ضروری نوٹ

موبائل(Mobile)،آئی پیڈ(IPAD) اور ٹیبلٹ (Tablet) وغیرہ میں کتاب کو بہتر طور پر دیکھنے کے لئے Adobe Acrobat کو ہی PDF Reader کے طور پر استعمال کریں۔

کتاب کے اس پی ڈی ایف ورژن کے تمام صفحات کو فہرست کے ساتھ لنک کیا ہوا ہے، جس کے ذریعے سے فہرست پر کلک کر کے مطلوبہ صفحہ تک پہنچا جا سکتا ہے، اور صفحہ نمبر پر کلک کر کے واپس فہرست پر جایا جا سکتا ہے۔

SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

شبان ختم نبوۃ
SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

امام مہدی علیہ الرضوان

اور

فتنہ قادیانیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قال اللہ تعالیٰ فی القرآن المجید
ما کان محمد ابا احد من رجالکم
ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین
صدق اللہ العظیم
محمد ﷺ باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر
ترجمہ: قطب العالم شیخ الہند حضرت مولانا محمود حسن قدس سرہ

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی
میں "خاتم النبیین" ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں

انتساب

کے نام کرتا ہوں جن کے حکم پر احقر نے اپنی زندگی تحفظ ختم نبوت کے عظیم مشن کے لیے وقف کرنے کا ارادہ کیا اور اب انہی حضرات کی دعاؤں اور خصوصی توجہات سے مشن صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ کچھ نہ کچھ وابستہ ہے۔

SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

فہرست مضامین

SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ابتدائیہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

قیامت کا عقیدہ حق ہے اور ایمانیات کا حصہ ہے لیکن ایک امر غیبی ہے جس کے وقوع کا حقیقی علم صرف خدا تعالیٰ ہی کو ہے جیسے قرآن مجید میں ہے:

" ان اللہ عندہ علم الساعۃ " اللہ تعالیٰ ہی کو قیامت کا علم ہے۔

البتہ جناب رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور پیشن گوئی کے قرب قیامت کی بہت سی علامات بیان فرمائی ہیں بعض علامات کو صغریٰ اور بعض کو کبریٰ کہتے ہیں۔ علامات صغریٰ کا مطلب یہ نہیں کہ انکے ظہور کے بعد قیامت بالکل قریب آجائے گی بلکہ مطلب یہ ہے کہ قیامت سے پہلے ان کا وجود میں آنا ضروری ہے۔ جبکہ علامات کبریٰ بالعموم قیامت کے قریب تر زمانے میں ظاہر ہوں گی اور یہ علامات خلاف معمول ہوں گی کیونکہ قیامت آنے کا مطلب دنیا کے وجود کا ختم ہوجانا ہے اس لئے جس طرح دنیا کی ابتداء خلاف معمول وخلاف عادت ہے اسی طرح دنیا کا اختتام بھی خلاف معمول وعادت ہوگا۔

ایک حدیث شریف میں "10" علامات قیامت کو بیان فرمایا گیا ہے:

"اِطَّلَعَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم عَلَیْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاکَرُ فَقَالَ مَا تَذَاکَرُوْنَ ؟ قَالُوْا نَذْکُرُ السَّاعَۃَ قَالَ اِنَّھَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰی تَرَوْا قَبْلَھَا عَشَرَ اٰیٰاتٍ فَذَکَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ، وَالدَّابَۃَ وَطُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِھَا وَ نُزُوْلَ عِیْسیٰ ابْنِ مَرْیَمَ وَیَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ وَثَلَاثَۃَ خُسُوْفٍ خَسَفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسَفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسَفٌ بِجَزِیْرَۃِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذَالِکَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْیَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰی مَحْشَرِھِمْ۔" (مسلم شریف ج ۲ ص ۳۹۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالا خانہ سے ہماری طرف تشریف لائے اور ہم آپس میں باتیں کررہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا، تم لوگ کس چیز کا تذکرہ کررہے ہو، لوگوں نے عرض کیا قیامت

کا، آپ ﷺ نے فرمایا قیامت برپا نہیں ہوگی، تاوقتیکہ تم اس سے پہلے دس علامتیں نہ دیکھ لو، پھر آپ ﷺ نے ان کو بیان فرمایا جو یہ ہیں، دھواں، دجال، دابۃ الارض، سورج کا پچھّم (مغرب) سے نکلنا، حضرت عیسیٰ ابن مریم کا نزول، یاجوج وماجوج کا نکلنا، زمین میں تین مقامات پر لوگوں کا دھنس جانا، ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں اور تیسرا عرب میں، اور ان سب کے آخر میں آگ یمن سے نکلے گی جو لوگوں کو گھیر کر محشر میں پہنچا دے گی۔

اس حدیث شریف میں قیامت کی علامات کبریٰ میں سے دس علامات بیان کی گئی ہیں، غرض یہ کہ آنحضرت ﷺ نے قیامت کے قریب ہونے والے بہت سے واقعات کے بارے میں خبر دی ہے جنہیں محدثین کرام ''الفتن اور علامات الساعۃ'' کے ابواب میں ذکر کرتے ہیں انہی علامات میں سے ایک علامت حضرت مہدی علیہ الرضوان کا ظہور، ان کی خلافت وغیرہ کا قیام بھی بیان فرمائی ہے۔ جس کے بارے میں نبی علیہ الصلوۃ والسلام کا فرمان ہے:

لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَبْعَثَ اللّٰهُ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِي اسْمُهُ اسْمِي۔

کہ دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص بھیجے گا اس کا نام میرے نام پر ہوگا۔

احادیث مبارکہ میں حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ظہور سے قبل اور بعد کے حالات اور امام مہدی علیہ الرضوان کا نام، نسب اور حلیہ وغیرہ تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور ان کے بارے میں اس قدر احادیث ہیں کہ انکار کی گنجائش نہیں ہے۔

چونکہ مہدویت کا منصب ایک روحانی مقام ہے اس لئے شروع سے آج تک بہت سے حب جاہ وشہرت کے مریدوں نے مہدویت کے دعوے کیے ہیں اور بہت سے لوگوں نے ان کو مہدی مان کر اپنی عقبیٰ کو خراب کیا ہے، ان جھوٹے مدعیان میں سے بعض کے ماننے والے ایک لمبے عرصے تک اُن کے باطل دعوؤں کا پرچار کرتے رہے اور بعضوں کو تو کئی کئی سال تک حکمرانی بھی میسر آئی لیکن ان تمام فتنوں میں سب سے بڑا فتنہ ''فتنہ قادیانیت'' ہے مرزا قادیانی نے پہلے مناظر اسلام

ہونے کا دعویٰ کیا پھر عالم، مجدد، ملہم من اللہ، مہدی، مثیل مسیح، مسیح موعود اور پھر آخر میں نبوت کا دعویٰ کیا ، گویا مرزا قادیانی کے پاس ایک ایسا تھیلا تھا جس میں ہر طرح کے دعوے موجود تھے جب کسی دعویٰ کی خواہش ہوتی تو فوراً تھیلے سے نکال کر دعویٰ کر دیتا، دو تولے کی زبان کو ہلا کر بڑے سے بڑے دعویٰ کرنے میں بھی دیر نہیں لگتی لیکن حالات و واقعات اور سیرت و کردار کی کسوٹی ہمیشہ سچے جھوٹے میں فرق کر دیتی ہے قادیانی گوریلے جب ہمارے سادہ لوح مسلمانوں کو قادیانیت کی دعوت دیتے ہیں تو عموماً مسئلہ مہدویت سے ہی اپنی چھیڑ چھاڑ کا آغاز کرتے ہیں کہ مثلاً امت مسلمہ سے ہمدردی کا جذبہ ظاہر کرتے ہوئے کہتے ہیں دیکھو!!! امت مسلمہ کس بدحالی میں مبتلا ہے کس قدر مشکلات میں پھنس چکی ہے۔ احادیث کے مطابق امت کو ان تمام پریشانیوں سے نجات امام مہدی ہی دلائیں گے اور ابھی تک کیوں تشریف نہیں لائے اور کبھی سادہ لوح میں مسلمانوں کو دھوکہ دیتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمارا عام مسلمانوں سے صرف مہدویت کے مسئلے میں اختلاف ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ احادیث میں جس مہدی کے آنے کا ذکر ہے وہ آچکا ہے اور وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے غرض اس طرح کی چالوں سے امت کو گمراہ کرنے کی کوششیں کرتے ہیں۔

زیر نظر کتابچے میں جہاں احادیث کی روشنی میں امام مہدی علیہ الرضوان کے حالات واقعات و علامات ذکر کی گئیں ہیں وہاں ساتھ ہی اُن علامات کا مہدویت کے جھوٹے دعوے دار مرزا قادیانی سے تقابل کر کے واضح کیا گیا ہے کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان کے بارے میں احادیث میں جو تفصیل آئی ہے مرزا قادیانی ہرگز ہرگز اس معیار پر پورا نہیں اترتا اور اسی طرح مرزا قادیانی نے اپنے مہدی ہونے کے ثبوت میں جو دلائل دیئے ہیں ان کی حقیقت واضح کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے قبولیت سے نوازیں اور اس کا فائدہ عام و تام فرما کر راہِ حق سے بھٹکے ہوؤں کے لیے ہدایت کا سبب بنائیں۔ آمین

خاکپائے مجاہدین ختم نبوت

منیر احمد علوی

ظہور مہدی علیہ الرضوان کا مختصر تعارف

رحمت دو عالم ﷺ نے علامات قیامت میں ایک علامت یہ بیان فرمائی ہے کہ قیامت سے قبل ایک صالح شخص مسلمانوں کا خلیفہ اور امیر بنے گا اس امیر کے لیے مختلف احادیث میں مہدی کے الفاظ آئے ہیں لفظ مہدی ''لغت'' میں ہدایت یافتہ شخص کو کہتے ہیں لغوی معنی سے ہر ہدایت یافتہ شخص کو مہدی کہہ سکتے ہیں لیکن احادیث میں آنے والے مہدی سے خاص شخصیت ہی مراد ہے اور ان ہی کو امام مہدی علیہ الرضوان کہا جاتا ہے۔

اہل سنت والجماعت کے نزدیک حضرت امام مہدی علیہ الرضوان نبی کریم ﷺ کے متبع ہوں گے اور خلفا راشدین میں سے ایک خلیفہ راشد ہوں گے آپ نہ نبوت کا دعویٰ کریں گے اور نہ ہی انبیاء کرام کی طرح صفت معصویت سے متصف ہوں گے۔ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا نام رسول پاک ﷺ کے نام پر یعنی محمد یا احمد، اُن کے والد کا نام آپ ﷺ کے والد کے نام پر یعنی عبداللہ ہوگا۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان کا لقب مہدی اور کنیت ابوالقاسم یا ابوعبداللہ ہوگی۔ آپ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی عترت سے ہوں گے، آپ کے حسنی اور حسینی ہونے میں اختلاف ہے۔ حضرت مہدی علیہ الرضوان کی ولادت مدینہ منورہ میں ہوگی جب کہ بعض نے بلا دمغرب بیان کی ہے۔ حضور ﷺ کے ساتھ ان کا تعلق صرف نسلی اور نسبی نہیں بلکہ روحانی اور شرعی بھی ہوگا اس لیے ان کے طور طریقے اور عادات ومعمولات حضور ﷺ کے طور طریقے اور آپ کے عادات ومعمولات کے مطابق ہوں گے۔ احادیث مبارکہ میں آپ کا حلیہ بھی بیان کیا گیا ہے۔

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور سے پہلے پوری زمین ظلم وزیادتی سے بھر چکی ہوگی اور آپ کے ظہور سے کچھ عرصہ قبل شام سے ایک شخص سفیانی اٹھے گا جو سادات کو قتل کرے گا اور اس کی بیعت کرنے والے اہل شام ہوں گے اس کے قبیلہ بنو امیہ کے افراد کو بنو ہاشم کا ایک حکمران شخص قتل کردے گا یہاں تک کہ صرف چند افراد رہ جائیں گے پھر سفیانی اپنے قبیلے کے ہر ہر آدمی کے

بدلے بنو ہاشم کے دو دو آدمیوں کو قتل کرے گا یہاں تک کہ صرف عورتیں باقی بچیں گی اس کے بعد امام مہدی علیہ الرضوان کا ظہور ہو گا جب امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کی خبر سفیانی کو ملے گی تو یہ ایک بڑے لشکر کو حضرت مہدی علیہ الرضوان سے جنگ کے لیے بھیجے گا جب یہ لشکر بیداء نامی جگہ پر پہنچے گا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم خداوندی ہو گا کہ وہ اپنا پاؤں ان پر ماریں گے جس کی وجہ سے پورا لشکر زمین میں دھنس جائے گا اور صرف دو آدمی بچیں گے ان میں سے ایک آدمی اس حولناک واقعہ کی خبر سفیانی کو دے گا لیکن وہ کچھ اثر نہ لے گا اور دوسرا آدمی اس خوشخبری کو حضرت امام مہدی علیہ الرضوان تک پہنچائے گا۔ سفیانی نہایت ظلم و جور اور لوٹ مار کرے گا اس کے بعد آسمان سے یہ آواز آئے گی۔ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم سے ظالموں، منافقوں اور ان کے ہم نواؤں کو دور کر کے تم پر امت محمدیہ کے ایک بہترین فرد کو امیر بنایا ہے چنانچہ تم اس سے مکہ میں جا کر ملو وہ مہدی ہیں اور ان کا نام محمد بن عبداللہ ہے۔

اسی طرح امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور سے قبل دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ نکلے گا جس کو حاصل کرنے کے لیے تین لشکروں کی آپس میں لڑائی ہو گی لڑائی اتنی سخت ہو گی کہ ہر سو میں سے ۹۹ آدمی قتل کر دیئے جائیں گے۔ ایک سال حج کے دوران حجاج کے درمیان سخت لڑائی ہو گی اور خوب لوٹ مار ہو گی اسی دوران پوری دنیا سے سات بڑے بڑے علماء کرام مکہ مکرمہ آئیں گے جن میں سے ہر ایک کے ہاتھ پر 310 سے کچھ اوپر افراد نے بیعت کر رکھی ہو گی۔ یہ امام مہدی علیہ الرضوان کو تلاش کریں گے جب یہ حضرات ایک شخص میں مہدی موعود کی علامات کو پالیں گے تو کہیں گے آپ ہمیں بیعت کر لیں کیونکہ آپ مہدی علیہ الرضوان ہیں وہ شخص جواب میں کہے گا میں تو ایک انصاری ہوں اور مکہ روانہ ہو جائے گا بعد میں لوگوں کے بتانے سے ان علماء کو پتا چلے گا کہ یہی مہدی ہیں لیکن امام مہدی علیہ الرضوان اس وقت تک مدینہ منورہ جا چکے ہوں گے، یہ حضرات مدینہ کی طرف روانہ ہوں گے لیکن امام مہدی علیہ الرضوان مکہ مکرمہ آ جائیں گے غرض اس طرح تین چکر لگیں گے اور یہ ساتوں علماء تیسری مرتبہ امام مہدی علیہ الرضوان کو مکہ مکرمہ میں حجر اسود کے پاس جا ملیں گے

اور ان سے کہیں گے کہ اگر آپ نے بیعت کے لیے اپنا ہاتھ نہ بڑھایا تو ہمارا گناہ اور ہمارا خون آپ پر ہوگا کیونکہ سفیانی لشکر ہماری تلاش میں ہے۔

اس پر امام مہدی علیہ الرضوان حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیٹھ کر بیعت لیں گے پھر عشاء کی نماز کے بعد حضور ﷺ کے جھنڈے، قمیض اور تلوار کے ساتھ ظہور فرمائیں گے پھر مقام ابراہیم کے پاس آ کر دو رکعات نماز ادا فرمائیں گے اور منبر پر چڑھ کر خطبہ دیں گے جس میں اللہ تعالیٰ کے خوف، سنتوں کو زندہ کرنے اور بدعتوں کو ختم کرنے کی ترغیب دیں گے پھر اہل بدر کی تعداد کے برابر افراد کے ساتھ ظہور فرمائیں گے۔ یہ 313 افراد شام کے ابدال، عراق کے عصائب اور مصر کے نجائب پر مشتمل ہوں گے امام مہدی علیہ الرضوان اپنے لشکر کے ساتھ وادی قریٰ کی طرف روانہ ہوں گے، راستے میں امام مہدی علیہ الرضوان کے ایک چچا زاد اپنے لشکر کے ساتھ امام مہدی علیہ الرضوان سے ملیں گے اور امام مہدی علیہ الرضوان کی کرامات دیکھنے کے بعد ان کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے ۔حضرت امام مہدی سفیانی کو اپنی بیعت کرنے کے لیے خط لکھیں گے وہ اپنے مشیروں کے مشورے سے امام مہدی علیہ الرضوان کی بیعت کر لے گا لیکن تین سال بعد سفیانی لوگوں کے بہکانے سے بیعت توڑ کر وہاں سے کوچ کر جائے گا۔ امام مہدی علیہ الرضوان اس پر لشکر کشی کریں گے اور اس کے لشکر کو شکست دے کر سفیانی کو پکڑ کر قید کریں گے اور اس کو ایک چٹان پر بکری کی طرح ذبح کروا دیا جائے گا۔

اسلام کو استحکام نصیب ہوگا اور امام مہدی علیہ الرضوان کی اطاعت میں زمین کے تمام حکمران داخل ہو جائیں گے۔ پھر امام مہدی علیہ الرضوان ہندوستان کی طرف ایک لشکر بھیجیں گے جو ہندوستان کو فتح کرے گا اس طرح کئی سال حکمرانی کریں گے اس کے بعد مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان صلح ہو جائے گی لیکن ایک جنگ کے بعد دونوں کی آپس میں لڑائی ہوگی اور سارے مسلمان جام شہادت نوش کریں گے پھر رومیوں کی جرأت بڑھے گی اور وہ نو لاکھ ساٹھ ہزار فوج کے بڑے لشکر کے ساتھ جنگ کریں گے ان کے مقابلے میں جو مسلمانوں کا لشکر آئے گا وہ تین حصوں پر مشتمل ہوگا

ایک وہ جو جنگ سے بھاگ جائے گا اللہ تعالیٰ ان کی توبہ کبھی قبول نہیں کرے گا دوسرا گروہ جو شہادت حاصل کرے گا اور تیسرا گروہ وہ ہوگا جو رومیوں پر فتح حاصل کرے گا۔اس کے بعد بھی بہت سی سخت جنگیں ہونگیں ۔آپ کی خلافت کی مدت سات سال، آٹھ سال یا نو سال ہوگی۔حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی عمر کے بارے میں روایات مختلف ہیں ۔حضرت کعب رضی اللہ عنہ فرماتے حضرت مہدی علیہ الرضوان کی عمر 51 سال یا 52 سال ہوگی۔عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ خروج کے وقت چالیس سال عمر ہوگی۔دمشق کی جامع مسجد میں فجر کی نماز پڑھانے لگیں گے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول من السماء ہوگا پھر حضرت امام مہدی علیہ الرضوان بحیثیت وزیر معاونت جاری رکھیں گے اور اپنی مقررہ مدت عمر پوری کرنے کے بعد طبعی موت سے انتقال فرمائیں گے۔حضرت عیسیٰ علیہ السلام آپ کی نماز جنازہ پڑھائیں گے اور ان کو بیت المقدس میں دفن کر دیں گے۔

SHUBBAN KHATAM - E - NUBUWWAT

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا حلیہ، نام ونسب

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے نام، نسب اور حلیہ وغیرہ کے بارے میں بہت سی مستند روایات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا نام نبی پاک ﷺ کے نام پر اوران کے والد کا نام آپ ﷺ کے والد کے نام پر ہوگا۔ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی آل سے حسنی حسینی ہوں گے۔ سیرت و اخلاق میں حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے مشابہ ہوں گے۔ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا چہرہ اور پیشانی نہایت روشن ہوگی۔ داڑھی گھنی ہوگی، دائیں گال میں ایک تل ہوگا۔ آپکے کندھوں کے درمیان نبی کریم ﷺ کے اسم مبارک کی مہر ہوگی، اونی چادریں پہن رکھی ہوں گی، قد درمیانہ، اکہرا جسم، سیاہ زلفیں، دانت آگے سے کھلے ہوں گے اوران سے نور نکلے گا، سر پر عمامہ، کملی اوڑھے ہوئے ہوں گے، حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا آنا اس قدر یقینی ہے کہ انکار کی قطعاً گنجائش نہیں خود سرکار دو جہاں ﷺ کے فرامین سے ثابت ہے کہ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ آپ کے اہل بیت میں سے ایک شخص خلیفہ نہ ہو جائے۔

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا لقب ''مہدی'' ہے اور کنیت ابو عبداللہ یا ابوالقاسم ہوگی اورآپ کی جائے ولادت مدینہ منورہ ہے۔ان تمام باتوں کی تصریح بہت سے مستند روایات میں موجود ہے چند روایات مندرجہ ذیل ہیں۔

''عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمِنَّا اٰلِ مُحَمَّدِ نِ الْمَهْدِيُ اَمْ مِنْ غَيْرِنَا ؟ فَقَالَ لَابَلْ مِنَّا يَخْتِمُ اللّٰهُ بِهِ الدِّيْنَ كَمَا فَتَحَ بِنَا، وَبِنَا يَنْقُذُوْنَ مِنَ الْفِتْنَةِ كَمَا اُنْقِذُوْامِنَ الشِّرْكِ، وَبِنَا يُؤَلِّفُ اللّٰهَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ بَعْدَ عَدَاوَةِ الْفِتْنَةِ كَمَا اَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ بَعْدَ عَدَاوَةِ الشِّرْكِ وَبِنَا يُصْبِحُوْنَ بَعْدَ عَدَاوَةِ الْفِتْنَةِ اِخْوَاناً كَمَا اَصْبَحُوْا بَعْدَ عَدَاوَةِ الشِّرْكِ اِخْوَاناً رَفِيْقَ دِيْنِهِمْ ۔ (الطبرانی المعجم الاوسط ۱،۵٦ رقم ۱۵۷)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آپ ﷺ نے فرمایا، میں نے

آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ کیا مہدی ہم ال محمد سے ہوں سے ہوں گے یا ہمارے علاوہ کسی اور سے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا نہیں بلکہ وہ ہم ہی میں سے ہوں گے۔ اللہ رب العزت اُن پر دین اسی طرح ختم فرمائے گا جیسے ہم سے آغاز فرمایا ہے اور ہمارے ذریعے ہی لوگوں کو فتنہ سے بچایا جائے گا۔ جس طرح انہیں شرک سے نجات عطا فرمائی گئی ہے اور ہمارے ذریعے ہی اللہ تعالیٰ ان کے دلوں میں فتنہ کی عداوت کے بعد محبت والفت پیدا کردے گا جس طرح اللہ تعالیٰ نے شرک کی عداوت کے بعد اُن کے دلوں میں (ہمارے ذریعے) الفت پیدا فرمائی اور ہمارے ذریعے ہی فتنہ کی عداوت کے بعد اس دین میں بھائی بھائی بن گئے ہیں۔

"عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِی اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتّٰى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ يُوَافِقُ اسْمُهُ اسْمِيْ۔"

(ترمذی ج۲ص۴۷)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ میرے اہل بیت (آل اولاد) میں سے ایک شخص عرب کا بادشاہ ہو جائے جس کا نام میرے نام کے مطابق (یعنی محمد) ہوگا۔

عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلَ الْمَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِيْ مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ۔

(سنن ابی داؤد ج۲ص۵۸۸)

حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مہدی علیہ الرضوان میری نسل یعنی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہوگا۔

وَبِاِسْنَادِہٖ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ مَرْفُوْعاً لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَمْلَأَ الْاَرْضَ ظُلْمًا وَ جُوْراً وَعُدْوَانًا ثُمَّ یَخْرُجُ مِنْ اَھْلِ بَیْتِیْ مَنْ یَّمْلَأُھَا قِسْطًا وَّعَدْلاً۔ (المستدرک ج ۴ ص ۵۵۷)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا! قیامت قائم نہیں ہوگی، یہاں تک کہ زمین ظلم و جور اور سرکشی سے بھر جائے گی۔ بعدازاں میرے اہل بیت سے ایک شخص (مہدی رضی اللہ عنہ) پیدا ہوگا جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ (مطلب یہ ہے کہ خلیفہ مہدی علیہ الرضوان کے ظہور سے پہلے قیامت نہیں آئے گی۔)

"عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِی اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَذْھَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَبْعَثَ اللّٰہُ رَجُلاً مِنْ اَھْلِ بَیْتِیْ یُوَاطِی اسْمُہٗ اسْمِیْ وَاِسْمُ اَبِیْہِ اِسْمُ اَبِیْ الخ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، ج ۱۵ ص ۱۹۸)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دنیا ختم نہ گی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص (مراد مہدی علیہ الرضوان ہیں) بھیجے گا جس کا نام میرے نام کے اور اس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مطابق ہوگا۔ (یعنی اس کا نام بھی محمد بن عبد اللہ ہوگا۔)

ان احادیث کے مطابق حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا نام آپ علیہ السلام کے نام پر ہوگا اس سے معلوم ہوا کہ ''مہدی'' ان کا نام نہیں بلکہ لقب ہوگا اور اس نام کے ساتھ موسوم ہونے کی وجہ یہ ہوگی کہ ''مہدی'' ہدایت سے ہے چونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت یافتہ ہوں گے اس لیے ان کا لقب مہدی ہوگا چنانچہ سید برزنجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَلَقْبُہٗ الْمَھْدِیُّ لِاَنَّ اللّٰہَ ھَدَاہُ لِلْحَقِّ وَالْجَابِرُ لِاَنَّہٗ یُجْبِرُ قُلُوْبَ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ

صلی اللہ علیہ وسلم اَوْلِاَنَّهٗ يُجْبِرُ اَیْ يُقْهِرُ الْجَبَّارِيْنَ وَيُقْصِمُهُمْ۔ (الاشاعة ص ۱۹۳)

ان کا لقب مہدی ہوگا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی رہنمائی فرمائی جائے گی۔اسی طرح ان کا لقب ''جابر'' بھی ہوگا کیونکہ وہ امت محمدیہ کے قلوب پر مرہم رکھیں گے یا اس لیے کہ وہ ظالموں پر غالب آ کر ان کی شان و شوکت کو ختم کر دیں گے۔

امام مہدی علیہ الرضوان کی کنیت ایک قول کے مطابق ابو عبد اللہ اور ایک قول کے مطابق ابوالقاسم ہوگی۔

چنانچہ سید برزنجی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

وَكُنِيَّتُهٗ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ وَفِي الشِّفَاءِ لِلْقَاضِيْ عِيَاضٍ رَحْمَةُ اللّٰهِ اَنَّ كُنِيَّتَهٗ اَبُوْ الْقَاسِمُ۔ (الاشاعة ص ۱۹۳)

امام مہدی کی کنیت ابو عبد اللہ ہوگی اور قاضی عیاض رحمہ اللہ کی کتاب میں ہے کہ ان کی کنیت ابوالقاسم ہوگی۔

عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَنَظَرَ اِلٰى اِبْنِهِ الْحَسَنِ فَقَالَ اِنَّ اِبْنِيْ هٰذَا سَيِّدٌ كَمَا سَمَّاهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَسَيَخْرُجُ مِنْ صُلْبِهٖ رَجُلٌ يُسَمّٰى بِاسْمِ نَبِيِّكُمْ صلی اللہ علیہ وسلم يَشْبَهُهٗ فِي الْخُلْقِ وَلَا يَشْبَهُهٗ فِي الْخَلْقِ ثُمَّ ذَكَرَ قِصَّةً يَمْلَاءُ الْاَرْضَ عَدْلاً الخ۔ (سنن ابی داؤد ج۲ص۵۸۹)

ابو اسحاق السبعی روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنے برخوردار حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہوئے کہا میرا یہ بیٹا سید ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سید سے نامزد کیا ہے۔اس کی اولاد میں ایک شخص پیدا ہوگا اس کا نام وہی ہوگا جو تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی ہے سیرت اور اخلاق میں تو میرے بیٹے حسن رضی اللہ عنہ کے مشابہ ہوگا لیکن شکل وصورت میں اس

کے مشابہ نہ ہوگا۔ پھر حضرت مہدی کا زمین کو عدل وانصاف سے بھر دینے کا قصہ ذکر فرمایا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مَرْفُوْعاً اَلْمَھْدِیُّ مِنَّا اَھْلُ الْبَیْتِ اَشَمُّ الْاَنْفِ اَقْنٰی اَجْلٰی یَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطاً وَّعَدْلاً کَمَا مُلِئَتْ جُوْراً وَّظُلْماً یَعِیْشُ ھٰکَذَا وَبَسَطَ یَسَارَہٗ وَاِصْبَعَیْنِ مَنْ یَّمِیْنِہٖ الْمُسَبَّحَۃِ وَالْاِبْھَامِ وَعَقَدَ ثَلَاثَۃً (قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰہِ الْحَاکِمُ: صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَقَالَ الذَّھَبِیَّ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَفِیْہِ عِمْرَانُ (الْقُطَّانُ) ضَعِیْفٌ وَلَمْ یَخْرُجْ لَہٗ مُسْلِمٌ) (مجمع البحار ج۲ ص۲۱۳)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ مرفوعا روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہدی علیہ الرضوان میری نسل سے ہوگا۔ اس کی ناک ستواں اور بلند اور پیشانی روشن اور نورانی ہوگی۔ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح (اس سے پہلے وہ) ظلم وزیادتی سے بھری ہوگی اور انگلیوں پر شمار کر کے بتایا کہ (وہ خلافت کے بعد) سات سال تک زندہ رہے گا۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَلْمَھْدِیُّ مِنِّیْ اَجْلَی الْجَبْھَۃِ اَقْنَی الْاَنْفِ یَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطاً وَّعَدْلاً کَمَا مُلِئَتْ ظُلْماً وَّجُوْراً وَیَمْلِکُ سَبْعَ سِنِیْنَ الخ۔ (سنن ابی داؤد ج۲ ص ۵۸۸)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہدی علیہ الرضوان مجھ سے ہوگا (یعنی میری نسل سے ہوگا) اس کا چہرہ خوب نورانی، چمک دار اور ناک ستواں اور بلند ہوگی۔ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا، جس طرح پہلے وہ ظلم وجوار سے بھری ہوگی۔

☆☆☆☆☆☆☆

مذکورہ احادیث سے حاصل ہونے والے نتائج کا
مرزا قادیانی سے تقابل

مرزائی امت مرزا قادیانی کو اس کے دعویٰ مہدویت میں سچا خیال کرتی ہے اس لیے اب ہم ان مذکورہ احادیث سے حاصل ہونے والے نتائج کو لکھتے ہیں جو مہدی علیہ الرضوان کی علامات کے طور پر بیان فرمائے گئے ہیں اور اُن کا مرزا قادیانی سے تقابل کرتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ کیا مرزا قادیانی وہی مہدی ہے جس کی پیشن گوئی مخبر صادق حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے دی ہے۔

	احادیث میں بیان کردہ علامات مہدی علیہ الرضوان	مرزا قادیانی کے حالات
۱۔	امام مہدی علیہ الرضوان کا نام حضور ﷺ کے نام پر یعنی محمد ہوگا۔	جب کہ مرزا قادیانی کا نام مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔
۲۔	آپ علیہ الرضوان کے والد کا نام حضرت رسول پاک ﷺ کے والد کے نام پر (یعنی عبداللہ) ہوگا۔	جب کہ مرزا قادیانی کے باپ کا نام مرزا غلام مرتضیٰ تھا۔
۳۔	حضرت مہدی علیہ الرضوان حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے (یعنی سید) ہوں گے۔	جب کہ مرزا قادیانی حقیقتاً ''مغل'' خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔لیکن اس کے علاوہ مرزے نے خود کو فارسی، چینی، سید اور بنی اسرائیل ثابت کرنے کی بھی کوشش کی ہے۔
۴۔	حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی کنیت ابوعبداللہ یا ابوالقاسم ہوگی۔	جب کہ مرزا قادیانی کی کوئی کنیت نہ تھی۔ البتہ بچپن میں دسوندی اور سندھی کے نام سے پکارا جاتا تھا۔

SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

۵۔	ظہورمہدی علیہ الرضوان اس وقت ہوگا جب دنیا ظلم و جوار سے بھر چکی ہوگی (تفصیل آئندہ صفحات پر) حضرت مہدی علیہ الرضوان دنیا کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔	جب کہ مرزائی بتائیں کیا مرزا کے دعویٰ مہدویت کے وقت زمین ظلم و جور سے بھر چکی تھی اور اگر ظلم و جوار سے بھر چکی تھی تو کیا آپکے مہدی صاحب نے ظلم و جور ختم کر دیا اور پوری زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیا؟ نہیں بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے ورُود کے بعد دنیا میں ظلم و معصیت کو جو ترقی ملی ہے اس کی مثال گذشتہ 13 صدیوں میں نہیں ملتی تو پھر مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے میں کیا شک رہ جاتا ہے؟
٦۔	حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ظہور سے قبل فتنے بہت بڑھ چکے ہوں گے۔آپ فتنوں کو ختم کریں گے اور آپ کے زمانہ میں آپس میں محبت و الفت کا وہ رنگ ہوگا جو حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دور میں تھا اور تمام مسلمان آپس میں بھائیوں کی طرح رہیں گے۔	جب کہ مرزائی تجزیہ کر کے دیکھ لیں کہ آپ کے مہدی صاحب کے زمانے میں فتنے کتنے تھے اور مرزا قادیانی کے بعد فتنے زیادہ ہوئے ہیں یا فتنوں کا خاتمہ ہوگیا اور کیا مسلمان آپس میں بھائیوں کی طرح بن گئے ہیں یا بھائیوں کے درمیان بھی عداوتیں بڑھ گئیں ،اگر عقل دانش کا کچھ حصہ ہوتو نتیجے تک پہنچنا انتہائی آسان ہے۔

نمبر	حضرت مہدی علیہ الرضوان	مرزا قادیانی
۷۔	حضرت مہدی علیہ الرضوان کی خلافت میں پوری دنیا کے حکمران امام مہدی علیہ الرضوان کے تابع ہوں گے جس کی مدت 7 سال سے 9 سال تک کے درمیان ہوگی۔	کیا مرزا قادیانی کو ایک دن بھی حکمرانی نصیب ہوئی بلکہ مرزا قادیانی تو ساری زندگی سرکار انگریز کی مدح سرائی اور غلامی کے گیت گاتا رہا یہاں تک کہ تحفہ قیصریہ کے نام سے ایک کتاب بھی لکھی جس میں انگریز کی مدح میں زمین آسمان کے قلابے ملا دیئے اور صرف یہی نہیں کہ مرزا قادیانی نے غلامی کی زندگی بسر کی ہے بلکہ تقسیم ہند سے پہلے مرزائی ذریت انگریز کے غلام تھے، پاکستان بننے کے بعد مسلمانوں کے اور اب پھر انگریزوں کی غلامی میں ہیں۔
۸۔	حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا حلیہ مبارک مذکورہ حدیث مبارکہ میں بیان فرمایا گیا ہے۔	کیا مرزا قادیانی کا حلیہ ایسا تھا، مرزائی لوگ مذکورہ حدیث میں حضرت مہدی علیہ الرضوان کا حلیہ مبارک ذرا غور سے پڑھیں اور پھر عقیدت کا چشمہ اتار کر نظر غائر سے مرزا قادیانی کو دیکھیں تو یقیناً دونوں کے حلیے میں زمین و آسمان کا فرق پائیں گے۔ اور پکار اٹھے گے کہ تصویر فیصلہ کرتی ہے۔

SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

۹۔ مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں انگریزی حکومت کو اللہ تعالیٰ کا انعام کہا ہے اور انگریز کے عدل وانصاف کی تعریف کی ہے حالانکہ مہدی علیہ الرضوان کا وقتِ ظہور وہ ہے کہ جب ظلم وستم کے پہاڑ مسلمانوں پر توڑے جا رہے ہوں گے اور اہل ایمان کو پناہ دینے والا کافر تو کیا کوئی مسلمان بھی نہیں ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆

ظہور امام مہدی علیہ الرضوان سے قبل کے حالات

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور سے قبل کے بہت سے حالات احادیث مبارکہ میں وارد ہوئے ہیں۔ چنانچہ حدیث مبارکہ میں ہے:

دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ برآمد ہوگا:

اسی طرح امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور سے قبل دریائے فرات سے سونے کا ایک پہاڑ نکلے گا، لوگوں کو جب اس کی خبر ہوگی تو وہ اس کے حصول کے لیے دریائے فرات کی طرف روانہ ہوں گے، وہاں پر تین آدمی قائدانہ حیثیت سے آئیں گے، ان تینوں لشکروں کے درمیان زبردست لڑائی ہوگی جس کے نتیجے میں ہر سو میں سے ننانوے (۹۹) افراد قتل ہو جائیں گے۔ آپ ﷺ نے اس موقع پر نصیحت فرمائی کہ اگر تم میں سے کوئی موجود ہو تو اس سے کچھ نہ لے۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ یَّحْسِرَ عَنْ كَنْزٍ مِنْ ذَهَبٍ فَمَنْ حَضَرَ فَلَا یَاخُذْ مِنْهُ شَیْئاً۔ (مشکوۃ المصابیح، ص۴۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا، عنقریب دریائے فرات کا پانی خشک ہو کر اس میں سے سونے کا ایک خزانہ ظاہر ہوگا جو (تم میں سے) اس موقع پر حاضر ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔

اسی طرح حضرت عبداللہ بن حارث رحمہ اللہ سے بھی روایت کی گئی ہے:

"عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ كُنْتُ وَاقِفاً مَعَ اُبَیِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ لَا یَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَةً اَعْنَاقُهُمْ فِیْ طَلَبِ الدُّنْیَا قُلْتُ اَجَلْ قَالَ اِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یُوْشِكُ الْفُرَاتُ اَنْ یَّحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِّنْ ذَهَبٍ فَاِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوْا اِلَیْهِ فَیَقُوْلُ مِنْ عِنْدِهٖ لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ یَاخُذُوْنَ مِنْهُ لَیَذْهَبَنَّ بِهٖ كُلِّهٖ قَالَ فَیَقْتَتِلُوْنَ عَلَیْهِ فَیُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَ تِسْعُوْنَ" (مسلم: ۷۲۷۶)

''عبداللہ بن حارث بن نوفل کہتے ہیں کہ میں حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے پاس کھڑا تھا کہ حضرت ابی رضی اللہ عنہ فرمانے لگے طلب دنیا میں لوگوں کی گردنیں ہمیشہ مختلف رہی ہیں۔ میں نے عرض کیا جی بالکل! پھر فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب دریائے فرات میں سے سونے کا ایک پہاڑ ظاہر ہوگا۔ جب لوگ یہ خبر سنیں گے تو اس کی طرف روانہ ہوں گے وہاں موجود لوگ یہ سوچیں گے کہ اگر ہم نے لوگوں کو اس کے لے جانے کی چھوٹ دے دی تو یہ لوگ سارا ہی لے جائیں گے (اور ہمیں کچھ بھی نہ ملے گا) چنانچہ وہ اتنا قتال کریں گے کہ ہر سو میں سے ننانوے افراد قتل ہو جائیں گے۔''

منیٰ میں خون ریزی:

جس سال حج کے موقع پر سیدنا امام مہدی علیہ الرضوان کا ظہور ہوگا اس حج پر منیٰ کے میدان میں بہت بڑی جنگ ہوگی۔ قبائل کے درمیان مقاتلہ سے بہت زیادہ خون خرابہ اور تباہی ہوگی۔

چنانچہ عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کی روایت ہے:

"عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ يَحُجُّ النَّاسُ مَعاً وَيَعْرِفُوْنَ مَعاً عَلىٰ غَيْرِ اِمَامٍ فَبَيْنَمَا هُمْ نَزُوْلٌ بِمِنٰى اِذَا اَخَذَهُمْ كَالْكَلْبِ فَصَارَتِ الْقَبَائِلُ بَعْضَهُمْ اِلىٰ بَعْضٍ فَاقْتَتَلُوْا حَتّٰى تَسِيْلَ الْعَقَبَةُ دَماً فَيَفْزَعُوْنَ اِلىٰ خَيْرِهِمْ فَيَاتُوْنَهٗ وَهُوَ مُلْصِقٌ وَجْهَهٗ اِلىٰ كَعْبَةٍ يَبْكِيْ كَاَنِّيْ اُنْظُرُ اِلىٰ دُمُوْعِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ هَلُمَّ فَلْنُبَايِعُكَ فَيَقُوْلُ وَيَحْكُمْ كَمْ مِنْ عَهْدٍ نَقَضْتُمُوْهُ وَكَمْ مِنْ دَمٍ قَدْ سَفَكْتُمُوْهُ فَيُبَايِعُ كَرْهاً فَاِنْ اَدْرَكْتُمُوْهُ فَاِنَّهٗ الْمَهْدِيُّ فِي الْاَرْضِ وَالْمَهْدِيُّ فِي السَّمَاءِ" (کتاب الفتن ص ۲۳۸)

’’حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ (قیامت کے قریب ایک مرتبہ) لوگ حج کے لیے (مکہ مکرمہ) آئیں گے اور میدان عرفات میں جمع ہوں گے لیکن ان کا کوئی امام نہیں ہوگا پھر جب وہ (اگلے دن) منیٰ میں پڑاؤ کریں گے تو (اچانک دشمنی کی ایسی آگ بھڑکے گی کہ) قبائل ایک دوسرے پر کتوں کی طرح حملہ کردیں گے اور خوب لڑیں گے حتی کہ جمرہ عقبہ خون میں بہہ جائے گا (بھر جائے گا) اس وقت لوگ گھبرا کر کسی بہترین آدمی کو تلاش کریں گے (تاکہ اس کو امام بنائیں اور یہ فتنہ دور ہو) چنانچہ وہ ان کو اس حال میں جالیں گے کہ وہ بیت اللہ کے ساتھ اپنے چہرے کو چمٹا کر رو رہے ہوں گے۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا میں ان کے آنسوؤں کو ابھی دیکھ رہا ہوں، لوگ ان سے کہیں گے کہ آئیے! ہم آپ کی بیعت کریں، وہ کہیں گے ہائے افسوس! کس قدر وعدوں کو توڑ کر اور کس قدر خون ریزی کر کے تم میرے پاس آئے ہو؟ اور مجبور ہو کر لوگوں سے بیعت لیں گے اگر تم ان کا زمانہ پاؤ تو ان سے بیعت کر لینا کیونکہ وہ زمین و آسمان میں مہدی علیہ الرضوان (ہدایت یافتہ) ہیں۔‘‘

SHUBBAN KHATAM - E - NUBUWWAT

خروج سفیانی:

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور سے قبل عرب وشام میں حضرت ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ایک شخص پیدا ہوگا جو سادات کو قتل کرے گا۔ حسب بیان سید برزنجی سفیانی خالد بن یزید بن ابی سفیان کی نسل سے ہوگا۔ یہ شخص بھاری بھرکم جسم والا ہوگا۔ چہرے پر چمک کے آثار ہوں گے، آنکھ میں سفید داغ کا نشان ہوگا۔ دمشق کے نواحی علاقوں میں سے ایک وادی سے خروج کرے گا، جس کا نام وادی یابس ہوگا وہ سات آدمیوں کے ساتھ خروج کرے گا جن میں سے ہر ایک کے پاس ایک جھنڈا ہوگا لوگ اس جھنڈے تلے مدد آنے کا خیال کریں گے اور اس کے آگے آگے

تیس میل تک چلتے ہوں گے جو آدمی بھی اس جھنڈے کو سرنگوں کرنا چاہے گا وہ خود ہی شکست سے دوچار ہوگا۔ (کتاب الفتن ص ۱۸۹)

ایک روایت کے مطابق ساڑھے تین سال حکومت کرے گا اور ایک روایت کے مطابق یہ ہے کہ اس کی مدت حکومت 19 ماہ یا 17 ماہ ہوگی۔ (کتاب الفتن ص ۱۸۸)

سفیانی کے بیعت کرنے والے اہل شام ہوں گے یہ شخص پہلے اہل مشرق سے جنگ کرے گا جس میں اس کو غلبہ ہوگا یہ شخص کوفہ اور عراق کی سرزمین تک بہت سے شہروں کے تقریباً ایک لاکھ سے زائد افراد قتل کر دے گا اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قید کرے گا اس کا لشکر کوفہ کو برباد کر دے گا۔

سفیانی بدترین بادشاہ ہوگا جو علماء وفضلاء کو قتل کرے گا، وہ پہلے ان سے اپنی مدد کا مطالبہ کرے گا اور انکار کرنے پر ان کو قتل کر دے گا۔

سفیانی کی مکمل تفصیلات ابوالحسن احمد بن جعفر بن منادی نے اپنی کتاب ''اعلام'' میں بیان کی ہیں۔

سفیانی کا فتنہ اس قدر سخت ہوگا کہ ایک حدیث میں ہے:

حضور ﷺ نے فرمایا ابوسفیان کی اولاد میں سے ایک شخص اسلام میں ایسا سوراخ کھول دے گا پھر اس کو بند نہیں کیا جاسکے گا۔

ایک روایت میں ہے کہ:

بنو ہاشم میں سے ایک شخص حکمران بن جائے گا اور وہ بنوامیہ کو قتل کرے گا چنانچہ بنوامیہ میں سے صرف چند افراد ہی قتل ہونے سے بچیں گے پھر بنوامیہ کا ایک شخص ''سفیانی'' نکلے گا اور بنو ہاشم کے دو آدمیوں کو اس ایک آدمی کے بدلے میں قتل کرے گا جس کو بنو ہاشم نے قتل کیا ہوگا یہاں تک کہ صرف عورتیں بچیں گی اس کے بعد امام مہدی علیہ الرضوان کا ظہور ہو جائے گا۔

(کتاب البرھان ج ۲ ص ۶۲۴)

اسی طرح اور بھی بہت سی روایات سفیانی کے بارے میں ہیں اور ان روایات کے تناظر میں یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور سے قبل مسلمان سخت تکالیف میں مبتلا

ہوں گے ان پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جائیں گے اور ان کو جائے پناہ ملنا مشکل ہو جائے گا۔
آنحضرت ﷺ نے ایک حدیث میں ایسے ہی حالات کی پیش گوئی فرمائی ہے:

”رُوِیَ مِنْ حَدِیْثِ مُعَاوِیَۃَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ فِیْ حَدِیْثٍ فِیْہِ طُوْلٌ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ سَتُفْتَحُ بَعْدِیْ جَزِیْرَۃٌ تُسَمّٰی بِالْاَنْدَلُسِ فَتَغْلِبُ عَلَیْھِمْ اَھْلُ الْکُفْرِ فَیَاخُذُوْنَ مِنْ اَمْوَالِھِمْ وَاَکْثَرَ بِبِلَادِھِمْ وَیَسْبُوْنَ نِسَاءَ ھُمْ وَاَوْلَادَھُمْ وَیَھْتِکُوْنَ الْاَسْتَارَ وَیَخْرِبُوْنَ الدِّیَارَ وَیَرْجِعُ اَکْثَرُ الْبَلَدِ فیافی وقفارا وَتَنْجَلِیْ اَکْثَرُ النَّاسِ عَنْ دِیَارِھِمْ وَاَمْوَالِھِمْ فَیَاخُذُوْنَ اَکْثَرَ الْجَزِیْرَۃِ وَلَایَبْقٰی اِلَّا اَقَلُّھَا وَیَکُوْنُ فِی الْمَغْرِبِ الْھَرَجُ وَالْخَوْفُ وَیَسْتَوْلِی عَلَیْھِمُ الْجُوْعَ وَالْغَلَاءَ وَتَکْثُرُ الْفِتَنُ وَیَاْکُلُ النَّاسُ بَعْضُھُمْ بَعْضاً فَعِنْدَ ذٰلِکَ یَخْرُجُ رَجُلٌ مِنَ الْمَغْرِبِ الْاَقْصٰی مِنْ اَھْلِ فَاطِمَۃَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَھُوَ الْمَھْدِیُّ الْقَائِمُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ وَھُوَ اَوَّلُ اَشْرَاطِ السَّاعَۃِ“

(التذکرۃ للقرطبی ص ۷۰۳)

”حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا عنقریب میرے بعد اندلس نامی جزیرہ فتح ہوگا اور اس پر کفار غالب آکر ان کے اموال اور اکثر شہروں پر قبضہ کرلیں گے۔ ان کی عورتوں اور اولاد کو قید کرلیں گے۔ ان کی عصمت دری کریں گے، شہروں کو اس طرح ویران کردیں گے کہ اکثر شہر جنگلوں کی مانند ہو جائیں گے، اکثر لوگ اپنے شہر اور مال دولت کو چھوڑ کر چلے جائیں گے اور تھوڑے سے حصے کے علاوہ پورے جزیرے پر ان کا قبضہ ہو جائے گا اور مغرب میں قتل اور خوف و ہراس پھیل جائے گا۔ لوگوں پر بھوک اور مہنگائی غالب آجائے گی، فتنے زیادہ ہو جائیں گے، لوگ ایک دوسرے کو کاٹ کھانے کے درپے ہوں گے، اس

وقت مغربِ اقصیٰ سے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے مہدی علیہ
الرضوان نامی شخص کا ظہور ہوگا جو آخری زمانے میں ہوگا اور اس کا آنا علامات
قیامت میں سے پہلی علامت ہے۔''

ان جنگوں کے علاوہ بہت سی جنگیں ہوں گی۔ غرض یہ کہ ظہور مہدی علیہ الرضوان سے قبل ہر طرف ظلم وستم کا بازار گرم ہوگا اور پوری زمین ظلم وستم سے بھر چکی ہوگی۔ (ان تمام واقعات کی تفصیل دیگر کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔

ان احادیث میں جو علامات بیان کی گئی ہیں ان کا خلاصہ مندرجہ ذیل ہے:

۱۔ دریائے فرات خشک ہوگا جس سے سونے کا پہاڑ نکلے گا۔

۲۔ اس پہاڑ کو حاصل کرنے کے لیے تین لشکروں کی آپس میں زبردست جنگ ہوگی۔

۳۔ حج کے موقع پر منیٰ میں خون ریزی ہوگی۔

۴۔ سفیانی کا خروج ہوگا جو بہت فساد برپا کرے گا۔

۵۔ اہل بیت کا قتل عام ہوگا۔

کیا مرزا قادیانی کے دعوے سے پہلے یہ ساری علامات جو احادیث مبارکہ ''ظہور مہدی علیہ الرضوان سے قبل کی بیان فرمائی گئی ہیں ان کا ظہور ہوا۔؟

SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

ظہور امام مہدی علیہ الرضوان

جب فتنوں کی کثرت ہوجائے گی اور مسلمانوں پر ظلم وستم انتہا کو پہنچ جائے گا تو اس بیعت خلافت سے قبل امام مہدی علیہ الرضوان اور مبیض (ایک روایت کے مطابق مہدی اور منصور) سات افراد کے ساتھ مکہ مکرمہ میں جا کر روپوش ہوجائیں گے ادھر جب گورنر مدینہ کو ان کے فرار ہونے کی اطلاع ملے گی تو وہ مکہ مکرمہ کے گورنر کو خط لکھ کر ان دونوں (امام مہدی۔مبیض) کے قتل کرنے کا کہے گا لیکن مکہ کے گورنر کو یہ بات ناپسند لگے گی وہ اس بارے میں اپنے مشیروں سے مشورہ کررہا ہوگا کہ یہ حضرات اس کے پاس پہنچ جائیں گے، گورنر مکہ ان کو پناہ دے گا لیکن بعد میں اپنے آدمیوں کو ان میں سے دو کے قتل کے لیے بھیج دے گا چنانچہ ان میں سے دو آدمیوں کو حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان قتل کردیا جائے گا ایک شخص بچ جائے گا وہ اپنے ساتھیوں کو آکر اس بات سے آگاہ کریگا کہ ہمارے ساتھ دھوکہ ہوا ہے چنانچہ یہ لوگ وہاں سے طائف کی طرف آجائیں گے وہاں کے لوگوں کو پیغامات کے ذریعے جہاد کیلئے تیار کیا جائے گا وہ تیار ہوجائیں گے جب اہل مکہ کو اس بات کی خبر ہوگی تو یہ ان سے جنگ کریں گے جس میں اہل مکہ کو شکست ہوگی اور یہ لوگ مکہ مکرمہ میں داخل ہوجائیں گے اسی سال دوران حج زبردست لڑائی ہوگی اور جمرہ عقبہ کے پاس خوب خون ریزی ہوگی۔

چنانچہ حدیث شریف میں ہے:

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ اِذَا قُتِلَ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ وَاَخُوْهُ يُقْتَلُ بِمَكَّةَ ضَيْعَةً نَادٰى مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اِنَّ اَمِيْرَكُمْ فُلَانٌ وَذٰلِكَ الْمَهْدِيُّ الَّذِيْ يَمْلَأُ الْاَرْضَ خَصَباً وَعَدْلاً۔

حضرت عمار بن یاسر فرماتے ہیں کہ جب نفس زکیہ اور ان کا بھائی مکہ مکرمہ میں ناحق شہید کردیئے جائیں گے تو آسمان سے ایک منادی پکارے گا کہ اے لوگو! تمہارا امیر فلاں آدمی ہے جس کا نام مہدی ہے وہ زمین کو شادابی اور عدل سے بھردے گا۔ (الحادی ج۲ ص۹۱)

سات بڑے علماء کا امام مہدی علیہ الرضوان کو تلاش کرنا:

اسی دوران پوری دنیا سے سات بڑے بڑے علماء بغیر سابقہ تیاری کے مکہ مکرمہ آ پہنچیں گے اوران میں سے ہر ایک کے ہاتھ پر تین سودس سے کچھ اوپر افراد نے بیعت کر رکھی ہوگی۔ یہ علماء مکہ مکرمہ میں جمع ہوکر ایک دوسرے سے دریافت کریں گے کہ تم کیوں آئے ہو؟ ہر ایک کا یہی جواب ہوگا کہ ہم مہدی علیہ الرضوان کی تلاش میں آئے ہیں چنانچہ یہ ساتوں علماء ملکر حضرت مہدی علیہ الرضوان کو تلاش کریں گے جب ایک شخص میں مہدی موعود والی علامتیں پائیں گے تو بیعت کی درخواست کریں گے اس پر وہ جواب دیں گے کہ میں تو ایک انصاری ہوں یہ کہہ کر وہاں سے مدینہ منورہ کو روانہ ہوجائیں گے بعد میں ان علماء کو معلوم ہوگا کہ یہی مہدی علیہ الرضوان تھے وہ سب ان کے پیچھے مدینہ منورہ جائیں گے جب امام مہدی علیہ الرضوان کو اُن کی اطلاع ملے گی وہ دوبارہ مکہ آجائیں گے وہ علماء اُن کے پیچھے مکہ مکرمہ آئیں گے لیکن مہدی علیہ الرضوان پھر مدینہ منورہ روانہ ہوجائیں گے غرض اس طرح تین چکر لگائیں گے لیکن بالآخر یہ علماء اُن کو مکہ مکرمہ میں پالیں گے ایک روایت میں ہے جب یہ حضرات ان کی تلاش میں مکہ جائیں گے تو حضرت مہدی علیہ الرضوان بیت اللہ کے ساتھ اپنے چہرے کو چپکا کر رو رہے ہوں گے۔ راوی حدیث حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں گویا میں اس وقت ان کے آنسوؤں کو دیکھ رہا ہوں لوگ ان سے بیعت کی درخواست کریں گے تو وہ فرمائیں گے کہ تم پر افسوس ہے کہ اس قدر وعدہ خلافی اور خون ریزی کے بعد میرے پاس آئے ہو؟

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان حجرا اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیٹھ کر بیعت فرمائیں گے پھر اسی دن جب کہ عاشورہ کی رات ہوگی عشاء کی نماز کے وقت حضور ﷺ کے جھنڈے قمیص اور تلوار کے ساتھ ظہور فرمائیں گے اور عشاء کی نماز پڑھنے کے بعد مقام ابراہیم کے پاس آکر دو رکعت نماز ادا فرمائیں گے پھر منبر پر چڑھ کر با آواز بلند خطبہ فرمائیں گے۔

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے ساتھ یہ 313 افراد شام کے ابدال، عراق کے اولیاء

ہوں گے جو رات کے وقت شب زندہ دار اور دن کے وقت شہسوار ہوں گے جب ان کے پاس گورنر مدینہ کا بھیجا ہوا لشکر جنگ کے لیے پہنچے گا تو اس سے قتال کر کے اسے شکست سے دوچار کریں گے نہ صرف یہ بلکہ ان کا پیچھا کرتے ہوئے مدینہ منورہ میں داخل ہوں گے اور مدینہ منورہ کو ان کے نیچے سے آزاد کرالیں گے۔

اس دوران جب سفیانی کو حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کی اطلاع ملے گی تو وہ کوفہ سے ایک لشکر مدینہ کی طرف روانہ کرے گا جو تین دن مدینہ منورہ میں خوب قتل و غارت گری کا بازار سرگرم رکھے گا پھر امام مہدی علیہ الرضوان کی تلاش میں مدینہ منورہ سے روانہ ہوگا لیکن جب مقام بیداء پر پہنچے گا تو پورا لشکر زمین میں دھنسا دیا جائے گا صرف دو آدمی بچیں گے جن میں سے ایک تو سفیانی کے پاس یہ خبر لے کر پہنچے گا اور دوسرا امام مہدی علیہ الرضوان کو جا کر یہ خوشخبری سنائے گا جب امام مہدی یہ بات سنیں گے تو فرمائیں گے ہاں اب وقت خروج ہے چنانچہ وہاں نکل کر مدینہ منورہ پہنچے گے اور بنو ہاشم کے جو لوگ قید ہو چکے ہوں گے انہیں آزاد کرائیں گے اور دیکھتے دیکھتے پوری سرزمین حجاز و فتح کر ڈالیں گے۔

"عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ یَکُوْنَ اِخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِیْفَةٍ فَیَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَةِ ھَارِباً اِلٰی مَکَّةَ فَیَاْتِیْهِ نَاسٌ مِنْ اَھْلِ مَکَّةَ فَیُخْرِجُوْنَهٗ وَھُوَ کَارِھَةٌ فَیُبَایِعُوْنَهٗ بَیْنَ الرُّکْنِ وَالْمَقَامِ وَیُبْعَثُ اِلَیْهِ بَعْثٌ مِّنَ الشَّامِ فَیَخْسِفُ بِھِمْ بِالْبَیْدَاءِ بَیْنَ مَکَّةَ وَالْمَدِیْنَةَ فَاِذَا رَأَی النَّاسُ ذٰلِكَ اَتَاهُ اِبْدَالُ الشَّامِ وَعَصَائِبَ اَھْلَ الْعِرَاقِ فَیُبَایِعُوْنَهٗ ثُمَّ یَنْشَاءُ رَجُلٌ مِّنْ قُرَیْشٍ اَخْوَالُهٗ کَلْبٌ فَیَبْعَثُ اِلَیْھِمْ بَعْثاً فَیَظْھَرُوْنَ عَلَیْھِمْ وَذٰلِكَ کَلْبٌ وَالْخَیْبَةُ لِمَنْ لَّمْ یَشْھَدْ غَنِیْمَةَ کَلْبٍ فَیُقْسِمُ الْمَالَ وَیَعْمَلُ فِیْ النَّاسِ بِسُنَّةِ نَبِیِّهٖ ﷺ وَیُلْقِی الْاِسْلَامَ بِجِرَانِهٖ اِلَی الْاَرْضِ وَیَلْبَثُ سَبْعَ سِنِیْنَ ثُمَّ یَتَوَفّٰی وَیُصَلِّیْ عَلَیْهِ الْمُسْلِمُوْنَ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ وَقَالَ

بَعْضُهُمْ عَنْ هَشَّامٍ تِسْعُ سِنِيْنَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ سَبْعُ سِنِيْنَ "

(اخرجه احمد فی مسند ٤٤ / ٢٦٨؛ وأبوداؤد فی سنة: ٥ / ٣٢؛ وابن حبان فی صحيحه برقم: ٦٧٥٧،وقال ابن القيم فی المنار المنيف ،ص ١٤٠؛ والحديث حسن مثله مما يجوز ان يقال فيه : صحيح)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا رسول خدا ﷺ کا ارشاد نقل کرتی ہیں کہ ایک خلیفہ کی وفات کے وقت (نئے خلیفہ کے انتخاب پر مدینہ کے مسلمانوں میں) اختلاف ہوگا ایک شخص (یعنی مہدی علیہ الرضوان اس خیال سے کہ کہیں لوگ مجھے خلیفہ نہ بنا دیں) مدینہ سے مکہ کے کچھ لوگ (جو انہیں بحیثیت مہدی علیہ الرضوان کے پہچان لیں گے)ان کے پاس آئیں گے اور انہیں (مکان) سے باہر نکال کر حجر اسود و مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت (خلافت) کر لیں گے (جب ان کی خلافت کی خبر عام ہوگی) تو ملک شام سے ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے روانہ ہوگا (جو حضرت مہدی تک پہنچے سے پہلے ہی) مکہ و مدینہ کے درمیان بیداء (چٹیل میدان) میں زمین کے اندر دھنسا دیا جائے (اس عبرت خیز ہلاکت کے بعد) شام کے ابدال اور عراق کے اولیاء آ کر آپ رضی اللہ عنہ سے بیعتِ خلافت کریں گے ۔ بعد ازاں ایک قریشی النسل شخص (یعنی سفیانی) جس کے ننہال قبیلہ بنو کلب سے ہوں گے خلیفہ مہدی علیہ الرضوان اور ان کے اعوان و انصار سے جنگ کے لیے ایک لشکر بھیجے گا۔ یہ لوگ اس حملہ آور لشکر پر غالب ہوں گے یہی (جنگ) کلب ہے اور خسارہ ہے اس شخص کے واسطے جو کلب سے حاصل شدہ غنیمت میں شریک نہ ہو (اس فتح و کامرانی کے بعد) خلیفہ مہدی علیہ الرضوان خوب داد و ہش کریں گے اور لوگوں کو ان کے نبی ﷺ کی سنت پر چلائیں گے اور اسلام مکمل طور پر زمین میں مستحکم ہو جائے گا (یعنی دنیا میں پورے طور پر اسلام کا رواج و غلبہ ہوگا) بحالت خلافت ،مہدی علیہ الرضوان دنیا میں سات سال اور دوسری روایات کے اعتبار سے نو سال رہ کر فوت ہو جائیں گے اور مسلمان ان کی نماز جنازہ ادا کریں گے۔

عَنْ صَفِيَّةَ اُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ يَنْتَهِيْ

النَّاسُ عَنْ غَزْوِ هٰذَا الْبَيْتِ حَتّٰى يَغْزُوْ جَيْشٌ حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ اَوْ بيدا مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِاَوَّلِهِمْ وَآخَرِهِمْ وَلَمْ يَنْجُ اَوْسَطُهُمْ قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَنْ كُرِهَ مِنْهُمْ ؟ قَالَ يَبْعَثُهُمُ اللّٰهُ عَلٰى مَا فِي اَنْفُسِهِمْ " (رواہ احمد ابوداؤد)

" ام المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: بیت اللہ پر لوگ ہمیشہ لشکر کشی کرتے رہیں گے حتی کہ ایک لشکر بیت اللہ پر حملہ کی نیت سے روانہ ہوکر جب مقام بیداء پر پہنچے گا تو سارا لشکر زمین میں دھنس جائے گا اور کوئی بھی نہ بچے گا، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اگر اس لشکر میں بعض لوگوں کو زبردستی شامل کرلیا گیا ہو (تو ان کا کیا حکم ہے) فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کی نیتوں پر اٹھائیں گے۔

ذَكَرَ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى بِاِسْنَادِهٖ اِلٰى اُمِّ سَلْمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُبَايِعُ رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِي بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ كَعِدَةِ اَهْلِ بَدْرٍ فَيَاتِيْهِ عَصَبُ الْعِرَاقِ اِبْدَالُ الشَّامِ۔ (المستدرک ج ۴ص ۴۳۱)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میری امت کے ایک شخص (مہدی رضی اللہ عنہ) سے رکن حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان اہل بدر کی تعداد کے مثل (۳۱۳) افراد بیعت خلافت کریں گے بعد ازاں اس خلیفہ کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال آئیں گے۔ (بیعت خلافت کی خبر مشہور ہو جانے پر)

عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ يَقْتُلُ عِنْدَ كَنْزِكُمْ ثَلَاثَةٌ كُلُّهُمْ ابْنُ خَلِيْفَةٍ ثُمَّ لَا يَصْبِرُ اِلٰى وَاحِدٍ مِّنْهُمْ ثُمَّ تَطَّلِعُ الرَّايَاتُ السُّوْدُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ فَيُقَاتِلُوْنَكُمْ قِتَالاً شَدِيْداً لَمْ يُقَاتِلْهُ قَوْمٌ مِثْلَهُ ثُمَّ ذَكَرَ شَيْئاً فَقَالَ اِذَا رَاَيْتُمُوْهُ فَبَايِعُوْهُ وَلَوْ حُبُوًا عَلَى الثَّلْجِ فَاِنَّهُ خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ قَالَ اَبُوْ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا

حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَوَافَقَہُ الذَّھبِیُّ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔
(المستدرک ج ۴ ص ۴۶۴۔۴۶۳)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، تمہارے خزانہ کے پاس تین شخص جنگ کریں گے۔ یہ تینوں خلیفہ کے لڑکے ہوں گے۔ پھر بھی یہ خزانہ ان میں سے کسی کی طرف منتقل نہیں ہوگا۔ اس کے بعد مشرق کی جانب سے سیاہ جھنڈے نمودار ہوں گے اور وہ تم سے اس شدت کے ساتھ جنگ کریں گے کہ اس سے پہلے کسی قوم نے اس قدر شدید جنگ نہ کی ہوگی (راوی حدیث یعنی حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے کوئی بات بیان فرمائی (جس کو یہ سمجھ نہ سکے) (ابن ماجہ کی یہ روایت میں اس جملہ کی تصریح بایں الفاظ ہے۔

ثُمَّ یَجِیْئُ خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِیُّ۔
یعنی پھر اللہ کے خلیفہ مہدی علی الرضوان کا ظہور ہوگا۔)

پھر فرمایا کہ جب تم لوگ انہیں دیکھنا تو ان سے بیعت کر لینا اگرچہ اس بیعت کے لیے برف پر گھسٹ کر آنا پڑے، بلاشبہ وہ اللہ کے خلیفہ مہدی علیہ الرضوان ہوں گے۔

عَنْ اَبِی الطُّفَیْلِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنَفِیَّۃِ قَالَ کُنَّا عِنْدَ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فَسَأَلَہُ رَجُلٌ عَنِ الْمَھْدِیِّ فَقَالَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ھَیْھَاتَ ثُمَّ عَقَدَ بِیَدِہٖ سَبْعًا فَقَالَ ذَاکَ یَخْرُجُ فِیْ آخِرِ الزَّمَانِ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ اَللّٰہَ قُتِلَ فَیَجْمِعُ اللّٰہُ تَعَالٰی لَہٗ قَوْمًا قَزْعَ السَّحَابِ یُؤَلِّفُ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ لَا یَسْتَوْحَشُوْنَ اِلٰی اَحَدٍ وَلَا یَفْرَحُوْنَ بِاَحَدٍ یَدْخُلُ فِیْھِمْ عَلٰی عِدَّۃِ اَصْحَابِ بَدْرٍ لَمْ یَسْبِقْھُمُ الْاَوَّلُوْنَ وَلَا یُدْرِکُھُمُ الْاٰخِرُوْنَ وَعَلٰی عَدَدِ اَصْحَابِ طَالُوْتَ الَّذِیْنَ جَاوَزُوْا مَعَہُ النَّھْرَ قَالَ ابْنُ الْحَنَفِیَّۃِ اَتُرِیْدُہٗ؟ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اِنَّہٗ یَخْرُجُ مِنْ بَیْنِ ھٰذَیْنِ

الْخَشْبَتَيْنِ قُلْتُ لَا جَرَمَ وَاللّٰهِ لَا اَدِيْمُهُمَا حَتّٰى اَمُوْتُ فَمَاتَ بِهَا يَعْنِي بِمَكَّةَ حَرَّسَهَا اللّٰهُ تَعَالىٰ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ عَلىٰ شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ وَوَافَقَهُ الذَّهْبِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالىٰ۔ (المستدرک مع التلخیص ج۴ص۵۹۶)

حضرت ابوالطفیل رضی اللہ عنہ محمد بن الحنفیہ سے روایت کرتے ہیں کہ محمد بن الحنفیہ نے کہا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی مجلس میں بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے ان سے مہدی علیہ الرضوان کے براے میں پوچھا؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بر بنائے لطف فرمایا دور ہو، پھر ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ مہدی علیہ الرضوان کا ظہور آخر زمانہ میں ہوگا (اور بے دینی کا) اس قدر غلبہ ہوگا کہ) اللہ کا نام لینے والے کوقتل کر دیا جائے گا (ظہور مہدی علیہ الرضوان کے وقت) اللہ تعالیٰ ایک جماعت کو ان کے پاس اکٹھا کر دے گا، جس طرح بادل کے متفرق ٹکڑوں کو مجتمع کر دیتا ہے اور ان میں یگانگت و الفت پیدا کر دے گا۔ یہ نہ تو کسی سے متوحش ہوں گے اور نہ کسی کو دیکھ کر خوش ہوں گے۔ (مطلب یہ ہے کہ ان کا باہمی ربط وضبط سب کے ساتھ یکساں ہوگا) خلیفہ مہدی کے پاس اکٹھا ہونے والوں کی تعداد اصحاب بدر کی تعداد کے مطابق ہوگی اس جماعت کو ایسی (جزوی) فضیلت ہوگی جو ان سے پہلے والوں کو حاصل ہوئی نہ بعد والوں کو حاصل ہوگی نیز اس جماعت کی تعداد اصحاب طالوت کی تعداد کے برابر ہوگی جنہوں نے طالوت کے ہمراہ نہر کو عبور کیا تھا۔ حضرت ابوالطفیل کہتے ہیں کہ محمد بن حنفیہ نے مجمع (کعبہ شریف کے) دوستونوں کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ خلیفہ مہدی کا ظہور انہی کے درمیان ہوگا اس پر حضرت ابوالطفیل نے فرمایا! بخدا میں ان سے تاحیات جدا نہ ہوں گا۔ (راوی حدیث کہتے ہیں) چنانچہ ابوالطفیل کی

وفات مکہ معظّمہ ہی میں ہوئی۔

عَنْ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ سَیَعُوْذُ بِھٰذَا الْبَیْتِ یَعْنِی الْکَعْبَۃَ قَوْمٌ لَیْسَ لَھُمْ مَنْعَۃٌ وَلَا عَدَدٌ وَلَا عِدَّۃٌ یُبْعَثُ اِلَیْھِمْ جَیْشٌ حَتّٰی اِذَا کَانُوْ بِبَیْدَاءَ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِھِمْ قَالَ یُوْسُفُ وَاَھْلُ الشَّامِ یَوْمَئِذٍ یَسِیْرُوْنَ اِلٰی مَکَّۃَ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ صَفْوَانَ وَاللّٰہِ مَا ھُوَ بِھٰذَا الْجَیْشِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ اُخْرٰی عِنْدَہٗ عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ عَبَثَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِیْ مَنَامِہٖ فَقُلْنَا الْعَجَبُ اَنَّ نَاسًا مِنْ اُمَّتِیْ یُؤُمُّوْنَ بِرَجُلٍ مِنْ قُرَیْشٍ قَدْ لَجَاَ بِالْبَیْتِ حَتّٰی اِذَا کَانُوْا بِالْبَیْدَاءِ خُسِفَ بِھِمْ فَقُلْنَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ الطَّرِیْقَ قَدْ یُجْمِعُ النَّاسَ قَالَ نَعَمْ فِیْھِمُ الْمُسْتَبْصِرُ وَالْجُبُوْرُ وَابْنُ السَّبِیْلِ یُھْلِکُوْنَ مُھْلِکًا وَاحِدًا وَیَصْدُرُوْنَ مَصَادِرَ شَتّٰی یَبْعَثُھُمُ اللّٰہُ عَلٰی نِیَاتِھِمْ۔ (مسلم ج۲ص۳۸۸)

حضرت ام المؤمنین (یعنی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ) روایت کرتی ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا۔ زمانہ قریب میں مکہ معظّمہ کے اندر ایک قوم پناہ گزیں ہوگی جو شوکت وچشمت اور افرادی اور ہتھیاروں کی طاقت سے تہی دست ہوگی۔ اس سے جنگ کے لیے ایک لشکر (ملک شام سے) چلے گا۔ یہاں تک کہ یہ لشکر جب (مکہ ومدینہ کے درمیان) ایک چٹیل میدان میں پہنچے گا تو اسی جگہ میں دھنسا دیا جائے گا۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری روایت میں یوں مروی ہے کہ ایک مرتبہ نیند کی حالت میں رسول اللہ ﷺ کے جسم مبارک میں (خلاف معمول) حرکت ہوئی تو ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! آج نیند میں ایسا کام ہوا جسے آپ ﷺ نے (اس سے پہلے) کبھی نہیں کیا؟ اس سوال کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا عجیب بات ہے کہ کعبۃ اللہ میں پناہ گزیں اسی قریشی (یعنی مہدی رضی اللہ عنہ) سے جنگ کے ارادے سے میری امت کے کچھ لوگ آئیں گے اور

جب مقام بیداء (یعنی مکہ و مدینہ کے درمیان واقع چٹیل بیابان) میں پہنچیں گے تو زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے۔ ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ ان میں تو بہت سے راہ گیر بھی ہو سکتے ہیں (جو اتفاقاً راستہ میں ان کے ساتھ ہو گئے ہوں گے تو انھیں کس جرم میں دھنسایا جائے گا) آپ ﷺ نے فرمایا ہاں ان میں کچھ بارادۂ جنگ آنے والے ہوں گے، کچھ مجبور ہوں گے (یعنی زبردستی انہیں ساتھ لے لیا جائے گا) اور کچھ راہ گیر ہوں گے۔ یہ سب کے سب اکٹھے دھنسا دیئے جائیں گے البتہ قیامت میں ان کا حشر ان کی نیتوں کے لحاظ سے ہوگا۔ مطلب یہ نزول عذاب کے وقت مجرمین کے ساتھ رہنے والے بھی عذاب سے محفوظ نہیں ہوں گے بلکہ عذاب کی ہمہ گیری میں وہ بھی شامل ہوں گے البتہ قیامت کے دن سب کے ساتھ معاملہ ان کی نیت وعمل کے مطابق ہوگا۔

وَعَنْ اُمِّ سَلْمَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَكُوْنُ اخْتِلَافٌ عِنْدَ مَوْتِ خَلِيْفَةٍ فَيَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ فَيَاتِیْ مَكَّةَ فَيَسْتَخْرِجُهُ النَّاسُ مِنْ بَيْتِهٖ وَهُوَ كَارِهٌ فَيُبَايِعُوْهُ بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ فَيَتَجَهَّزُ اِلَيْهِ جَيْشٌ مِنَ الشَّامِ اِذَا كَانُوْا بِالْبَيْدَاءِ خُسِفَ بِهِمْ فَيَاتِيْهِ عَصَائِبُ الْعِرَاقِ وَ اَبْدَالُ الشَّامِ وَيَنْشَؤُ رَجُلٌ بِالشَّامِ وَاَخْوَالُهٗ مِنْ كَلْبٍ فَيُجَهِّزُ اِلَيْهِ جَيْشٌ فَيَهْزِمُهُمُ اللّٰهُ فَتَكُوْنُ دَائِرَةٌ عَلَيْهِمْ فَذَالِكَ يَوْمُ كَلْبٍ الْخَائِبُ مَنْ خَابَ مِنْ غَنِيْمَةِ كَلْبٍ فَيَفْتَحُ الْكُنُوْزَ وَيَقْسِمُ الْاَمْوَالَ وَيُلْقِی الْاِسْلَامَ بِجِرَانِهٖ اِلَی الْاَرْضِ فَيَعِيْشُوْنَ بِذَالِكَ سَبْعَ سِنِيْنَ اَوْ قَالَ تِسْعَ رَوَاهُ الطِّبْرَانِیْ فِی الْاَوْسَطِ وَرِجَالُهٗ رِجَالُ الصَّحِيْحِ۔ (مصنف ابن ابی شیبہ ج۱۵ص۵۳)

حضرت ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ خلیفہ کی وفات پر اختلاف ہوگا۔ (یعنی اس کی جگہ دوسرے خلیفہ کے انتخاب پر، صورت حال دیکھ کر) خاندان بنی ہاشم کا ایک شخص (اس خیال سے کہیں لوگ میرے اوپر بارِ خلافت نہ ڈال دیں) مدینہ سے مکہ چلا جائے گا۔ (کچھ لوگ اسے پہچان کر کہ یہی مہدی علیہ الرضوان ہیں) اسے گھر

سے نکال کر باہر لائیں گے اور حجر اسود ومقام ابراہیم کے درمیان زبردستی اس کے ہاتھ پر بیعت خلافت کرلیں گے (اس کی بیعت خلافت کی خبر سن کر ایک لشکر مقابلہ کے لیے) شام سے اس کی سمت روانہ ہوگا۔ یہاں تک کہ جب مقام بیداء (مکہ ومدینہ کے درمیانی میدان) میں پہنچے گا تو زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔اس کے بعد اس کے پاس عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال حاضر ہوں گے اور ایک شخص شام سے (سفیانی) نکلے گا جس کی ننہال قبیلۂ کلب میں ہوگی اور اپنا لشکر خلیفۂ مہدی علیہ الرضوان کے مقابلہ کے لیے روانہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ سفیانی کے لشکر کو شکست دے دے گا۔ یہی کلب کی جنگ ہے۔وہ شخص خسارہ میں رہے گا جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ پھر خلیفۂ مہدی علیہ الرضوان خزانوں کو کھول دیں گے اور خوب داد ودہش کریں گے اور اسلام پورے طور پر دنیا میں تمام ہوجائے گا۔لوگ اسی عیش وراحت کے ساتھ سات یا نو سال رہیں گے۔(یعنی جب تک خلیفۂ مہدی علیہ الرضوان حیات رہیں گے لوگوں میں فارغ البالی اور چین وسکون رہے گا۔)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم یَخْرُجُ رَجُلٌ یُقَالُ لَهُ السُّفْیَانِیُّ فِیْ عُمْقِ دِمَشْقٍ وَعَامَّةُ مَّنْ یَّتْبَعُهُ مِنْ كَلْبٍ فَیَقْتُلُ حَتّٰی یَبْقَرَ بُطُوْنَ النِّسَاءِ وَیَقْتُلَ الصِّبْیَانَ فَتَجْتَمِعُ لَهُمْ قَیْسٌ فَیَقْتُلُهَا حَتّٰی لَا یَمْنَعُ ذَنَبُ تَلْعَةٍ وَیَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ بَیْتِیْ فِی الْحَرَمِ فَیَبْلُغُ السُّفْیَانِیْ فَیَبْعَثُ اِلَیْهِ جُنْدًا مِنْ جُنْدِهٖ یَهْزِمُهُمْ فَیَسِیْرُ اِلَیْهِ السُّفْیَانِیُ بِمَنْ مَّعَهٗ حَتّٰی اِذَا صَارَ بِبَیْدَاءِ مِنَ الْاَرْضِ خُسِفَ بِهِمْ فَلَا یَنْجُوْ مِنْهُمْ اِلَّا الْمُخْبِرُ عَنْهُمْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحُ الْاَسْنَادِ عَلٰی شَرْطِ الشَّیْخَیْنِ وَلَمْ یَخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِیُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دمشق کے اطراف سے سفیانی نامی ایک شخص خروج کرے گا۔جس کے عام پیروکار قبیلہ کلب کے لوگ ہوں گے یہ جنگ کرے گا۔ یہاں تک عورتوں کے

پیٹ چاک کرے گا اور بچوں تک کو قتل کرے گا۔ اس کے مقابلہ کیلئے قبیلۂ قیس کے لوگ مجتمع ہوں گے۔ سفیانی ان سے بھی جنگ کرے گا اور اس اکثرت سے لوگوں کو قتل کرے گا کہ مقتولین سے کوئی وادی خالی نہ بچے گی (اسی دوران) میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کا ظہور حرم میں ہوگا (مراد خلیفہ مہدی علیہ الرضوان ہیں) سفیانی کو اس کی اطلاع پہنچے گی تو اپنا ایک لشکر ان سے جنگ کے لیے بھیجے گا۔ اس کا لشکر شکست کھا جائے گا تو خود سفیانی اپنے ہمرائیوں کو لے کر چلے گا یہاں تک کہ جب مقام بیداء (یعنی مکہ و مدینہ کے درمیان چٹیل میدان) میں پہنچے گا تو ان سب کو زمین میں دھنسا دیا جائے گا اور بجز ایک مخبر کے کوئی نہ بچے گا۔

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ لَا يَهْدَأُ مِنْهَا جَانِبٌ اِلَّا جَاشَ مِنْهَا جَانِبٌ حَتّٰى يُنَادِيْ مُنَادٍ مِّنَ السَّمَاءِ اِنَّ اَمِيْرَكُمْ فُلَانٌ (اَخْرَجَهُ الطِّبْرَانِي) (الحاوی، ج۲ص۷۳، کتاب البرہان ج۲۰ص۵۱۰)

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا، عنقریب ایک ایسا فتنہ بھڑکے گا کہ ایک جانب سے ختم نہ ہونے پائے گا کہ دوسری جانب بھڑک اٹھے گا اور یہ فتنہ برابر جاری رہے گا یہاں تک کہ آسمان سے ایک مناوی آواز دے گا کہ تمہارا امیر فلاں آدمی ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جُزْءِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ النَّاسُ مِنَ الْمَشْرِقِ فَيُوَطِّئُوْنَ لِلْمَهْدِيِّ يَعْنِيْ سُلْطَانَهُ ﴿اَخْرَجَهُ ابْنُ مَاجَةَ وَالطِّبْرَانِيُّ۔ (ابن ماجہ :۴۰۸۸)

حضرت عبداللہ بن حارث فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا مشرق سے کچھ لوگ نکلیں گے جو امام مہدی کے لیے (مسئلہ) خلافت کو آسان کردیں گے۔

عَنْ حَسَّانِ بْنِ عَطِيَّةَ قَالَ مَالَ مَكْحُوْلُ وَ ابْنُ اَبِى زَكَرِيَّا اِلٰى خَالِدِ بْنِ مِعْدَانَ ، وَمِلْتُ مَعَهُمْ فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنِ الْهُدْنَةِ قَالَ قَالَ جُبَيْرُ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى ذِىْ مِخْبَرِ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَاَتَيْنَاهُ فَسَاَلَهُ جُبَيْرٌ عَنِ الْهُدْنَةِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ سَتُصَالِحُوْنَ الرُّوْمَ صُلْحًا اٰمِنًا فَتَغْزُوْنَ اَنْتُمْ وَهُمْ عَدُوًّا مِّنْ وَرَائِكُمْ فَتَنْصِرُوْنَ وَتَغْنَمُوْنَ وَ تَسْلِمُوْنَ ثُمَّ تَرْجِعُوْنَ حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرَجٍ ذِىْ تَلُوْلٍ فَيَرْجِعُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ النَّصْرَانِيَةِ فَيَقُوْلُ غَلَبَ الصَّلِيْبُ فَيَغْضِبُ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ فيدقه فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغَدَّرَ الرُّوْمُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ۔ (ابوداؤد، ۴۲۹۲)

حسان بن عطیہ کہتے ہیں کہ مکحول اور ابن ابی زکریا، خالد بن معدان کی طرف روانہ ہوئے، میں بھی ان کے ساتھ چل پڑا، خالد نے ہمیں جبیر بن نفیر کے حوالے سے صلح روم کے متعلق یہ حدیث سنائی کہ حضرت جبیر ایک مرتبہ مجھ سے فرمانے لگے آؤ! ذرا حضور ﷺ کے ایک صحابی ذی مخبر رضی اللہ عنہ کے پاس چلتے ہیں چنانچہ ہم ان کے پاس پہنچے، جبیر نے ان سے صلح روم کے متعلق پوچھا تو فرمایا کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ تم عنقریب رومیوں سے امن وامان کی صلح کرو گے۔ اور ایک دشمن کیخلاف تم اور رومی جہاد کرو گے، تمہیں فتح، مال غنیمت اور سلامتی نصیب ہوگی پھر تم واپس لوٹ کر مرج ذی تلول مقام پر پڑاؤ ڈالو گے، اس موقع پر ایک عیسائی صلیب کو اونچا کر کے پکارے گا ''صلیب کی جے'' مسلمانوں میں سے ایک آدمی کو غصہ آئے گا اور اس کو گرادے گا اس موقع پر رومی عہد شکنی کریں گے اور جنگ کے لیے جمع ہوجائیں گے۔

☆☆☆☆☆☆

مذکورہ احادیث سے حاصل ہونے والے نتائج
اور ان کا مرزا قادیانی کے ساتھ تقابل

۱۔	خلیفہ کی وفات پر نیا خلیفہ بنانے پر اختلاف ہوگا اور حضرت مہدی علیہ الرضوان اس وقت مدینہ منورہ میں ہوں گے۔	جب کہ مرزا قادیانی نے ساری زندگی مدینہ دیکھا ہی نہیں ساری زندگی ہندوستان میں انگریزی حکومت کی ماتحتی میں گزاردی۔
۲۔	مہدی علیہ الرضوان خلیفہ بنائے جانے کے خوف سے مدینہ سے مکہ چلے جائیں گے۔	جب کہ مرزا قادیانی نے ساری زندگی مکہ کی طرف رخ بھی نہیں کیا اور اپنی مہدویت ثابت کروانے کے لیے مختلف چالیں چلتا رہا۔
۳۔	مکہ میں کچھ لوگ (سات علماء) ان میں علامات مہدی علیہ الرضوان دیکھ کر بیعت کی درخواست کریں گے لیکن مہدی علیہ الرضوان خود کو انصاری کہہ کر مدینہ روانہ ہو جائیں گے (یعنی نہ مہدی علیہ الرضوان مہدویت کا دعویٰ کریں گے اور نہ ہی ابتداء خوشی سے خلافت کی بیعت کریں گے۔	مرزا قادیانی میں نہ علامات مہدی پائی جاتیں تھیں اور نہ مکہ جاسکا اور نہ ہی علماء کرام نے بیعت کی درخواست کی بلکہ پوری دنیا کے جید علماء کرام شروع سے آج تک مرزائیت کے کفر کا فتویٰ دے چکے ہیں۔
۴۔	حضرت مہدی علیہ الرضوان حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت خلافت لیں گے۔	کیا مرزا قادیانی بیعت خلافت لیتا تھا؟ اور کس مقام پر بیعت لیتا تھا؟

SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

۵۔	شام سے ایک لشکر حضرت مہدی علیہ الرضوان سے قتال کے لیے آئے گا لیکن بیداء نامی مقام پر زمین میں دھنسا دیا جائے گا۔	جبکہ مرزا قادیانی یہ اعلان کرتا رہا کہ میں وہ مہدی نہیں ہوں جو جنگ وقتال کرے گا۔ (یعنی احادیث میں جس مہدی علیہ الرضوان موعود کا ذکر ہے مرزا قادیانی وہ نہیں بلکہ جھوٹا مہدی ہے) کیا شام سے کوئی لشکر مرزا قادیانی سے مقابلے کے لیے آیا؟ کیا مرزا قادیانی کے بالمقابل کوئی لشکر بیداء نامی جگہ پر زمین میں دھنسا گیا؟
٦۔	حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی ہاتھ پر ابتداء بیعت خلافت کرنے والوں کی تعداد اہل بدر کی تعداد کے برابر یعنی ۳۱۳ ہوگی۔	یہاں نہ بیعت خلافت اور نہ ہی ابتداء اہل بدر کے برابر بیعت کرنے والے؟
۷۔	بیداء نامی مقام پر مہدی علیہ الرضوان کے مقابلے کے لیے آنے والے لشکر کے دھنسائے جانے کے واقعہ کے بعد عراق کے اولیاء اور شام کے ابدال حضرت مہدی علیہ الرضوان کی بیعت کرنے مکہ آئیں گے۔	کیا عراق کے عصائب یا شام کے ابدال میں سے کسی ایک نے بھی مرزا قادیانی سے بیعت کی۔
۸۔	لشکر کے دھنسائے جانے کے بعد ایک اور لشکر مہدی علیہ الرضوان سے جنگ کے لیے آئے گا جس کو شکست کا سامنا ہوگا۔	مرزا قادیانی نے جہاد کی حرمت کا اعلان کر کے جہادی جرأت وشجاعت کا قصہ ہی ختم کر دیا۔

۹۔	امام مہدی علیہ الرضوان مکمل طور پر سنت پر چلائیں گے ان کے زمانے میں دین مستحکم ہوگا۔	کیا مرزا قادیانی کے زمانے میں ایسا ہوا؟ کیا مرزا نے امت کو سنت پر چلایا ؟ کیا دین کو استحکام حاصل ہوگیا۔
۱۰۔	حضرت مہدی علیہ الرضوان کی خلافت سات سال یا نو سال رہے گی پھر ان کی وفات ہوگی۔	جبکہ مرزا قادیانی کو ایک دن خلافت وحکمرانی نصیب نہ ہوسکی۔
۱۱۔	حضرت مہدی علیہ الرضوان کے گرد جو جماعت اکٹھی ہوگی اُن میں باہم محبت و الفت ہوگی۔	مرزا قادیانی کی بیعت کرنے والے ابتدائی دور میں ہی کئی حصوں میں تقسیم ہوگئے جیسے لاہوری گروپ، قادیانی گروپ، ظہیر الدین اروپی، چراغ دین جمونی وغیرہ۔

خلافت مہدی علیہ الرضوان کی برکات

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کی خلافت کے زمانے کے حالات احادیث مبارکہ میں بیان فرمائے گئے ہیں کہ حضرت مہدی کے زمانے میں امت پر اللہ تعالیٰ کے انعامات کی اس قدر بارش ہوگی کہ پہلے کسی زمانے میں بھی امت اس قدر خوشحال نہ ہوگی ظلم و جبر کا بالکل خاتمہ ہوجائے گا۔ بارش بقدر ضرورت ہوگی اور مویشیوں کی کثرت وفروانی ہوگی غرض یہ کہ ہر طرف خوشحالی ہوگی چند احادیث مبارکہ ملاحظہ کیجئے۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ الْمَهْدِیُّ اِنْ قَصُرَ فَسَبْعٌ وَاِلَّا فَتِسْعٌ تَنْعَمُ فِیْهِ اُمَّتِیْ نَعْمَةً لَمْ یَسْمَعُوْا بِمِثْلِهَا قَطُّ ،تُوْتِیْ اُکُلَهَا وَلَا تَتْرُکُ مِنْهُمْ شَیْئًا وَالْمَالُ یَوْمَئِذٍ کَدُوْسٍ فَیَقُوْمُ الرَّجُلُ فَیَقُوْلُ یَامَهْدِیُ ! اَعْطِنِیْ فَیَقُوْلُ خُذْ۔ (التذکرہ ص۲۹۹)

میری امت میں مہدی علیہ الرضوان ہوں گے جو کم از کم سات سال یا نو سال (خلیفہ) رہیں گے، ان کے زمانے میں میری امت ایسی نعمتوں اور فراوانیوں میں ہوگی کہ اس سے پہلے اس کی مثال بھی نہیں سنی ہوگی، زمین اپنی تمام پیداوار اگل دے گی اور کچھ بھی نہ چھوڑے گی اور اس زمانے میں مال کھلیان میں اناج کے ڈھیر کی طرح پڑا ہوگا چنانچہ ایک آدمی کھڑا ہو کر کہے گا کہ اے مہدی! کچھ مجھے بھی دیجئے! تو وہ اس سے فرمائیں گے کہ (حسب منشا دیتا ہوں) لے لو۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اُبَشِّرُکُمْ بِالْمَهْدِیِّ یُبْعَثُ فِیْ اُمَّتِیْ عَلَی اخْتِلَافٍ مِّنَ النَّاسِ وَزِلْزَالٍ فَیَمْلَأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا کَمَا مُلِئَتْ جُوْرًا وَظُلْمًا یَرْضٰی عَنْہُ سَاکِنُ السَّمَاءِ وَسَاکِنُ الْاَرْضِ یَقْسِمُ الْمَالَ صِحَاحًا قَالَ لَہٗ رَجُلٌ مَا صِحَاحًا ؟ قَالَ بِالسَّوِیَّةِ بَیْنَ النَّاسِ وَیَمْلَأُ اللّٰہُ قُلُوْبَ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ غِنًی وَیَسَعُهُمْ عَدْلُہٗ حَتّٰی یَاْمُرَ مُنَادِیًا فَیُنَادِیْ فَیَقُوْلُ: مَنْ لَّہٗ فِی الْمَالِ حَاجَةٌ؟ فَمَا یَقُوْمُ مِنَ النَّاسِ اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ فَیَقُوْلُ: اَنَا فَیَقُوْلُ لَہٗ اِئْتِ السَّدَّانَ یَعْنِی الْخَازِنَ فَقُلْ لَّہٗ اِنَّ الْمَهْدِیَّ یَاْمُرُكَ اَنْ تُعْطِیَنِیْ مَالًا فَیَقُوْلُ لَہٗ اِحْثِ فَیَحْثِیْ حَتّٰی اِذَا جَعَلَہٗ فِیْ حِجْرِہٖ وَاَتْزَرَہٗ نَدِمَ فَیَقُوْلُ کُنْتُ اَجْشَعَ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ نَفْسًا اَوْ عَجَزَ عَنِّیْ مَا وَسِعَهُمْ ؟ قَالَ فَیَرُدُّہٗ فَلَا یُقْبَلُ مِنْہُ فَیُقَالُ لَہٗ اِنَّا لَا نَاْخُذُ شَیْئًا اَعْطَیْنَاہُ فَیَکُوْنُ کَذٰلِكَ سَبْعَ سِنِیْنَ اَوْ ثَمَانَ سِنِیْنًا وَتِسْعَ سِنِیْنَ ثُمَّ لَا خَیْرَ فِی الْعَیْشِ بَعْدَہٗ اَوْ قَالَ ثُمَّ لَا خَیْرَ فِی الْحَیَاةِ بَعْدَہٗ۔ (مجمع الزوئد ج۷ص۳۱۳)

۔۔۔حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! میں تمہیں مہدی علیہ الرضوان کی بشارت دیتا ہوں جو میری امت میں اختلاف واضطراب کے زمانہ میں بھیجا جائے گا تو وہ زمین کو عدل انصاف سے بھردے گا جس طرح وہ (اس سے پہلے) ظلم وجور سے بھری ہوگی۔ زمین

اور آسمان والے اس سے خوش ہوں گے۔ وہ لوگوں کو مال یکساں طور پر دے گا (یعنی اپنے دادودہش میں وہ کسی کا امتیاز نہیں برتے گا) اللہ تعالیٰ (اس کے دورِ خلافت میں) میری امت کے دلوں کو استغناء و بے نیازی سے بھر دے گا۔ (اور بغیر امتیاز و ترجیح کے) اس کا انصاف سب کو عام ہوگا وہ اپنے مناوی کو حکم دے گا کہ عام اعلان کر دے کہ جسے مال کی حاجت ہو (وہ مہدی علیہ الرضوان کے پاس آجائے اس اعلان پر) مسلمانوں کی جماعت میں سے بجز ایک شخص کے کوئی بھی نہیں کھڑا ہوگا۔ مہدی علیہ الرضوان اس سے کہیں گے! خازن کے پاس جاؤ اور اس کے کہو مہدی علیہ الرضوان نے مجھے مال دینے کا حکم دیا ہے (یہ شخص خازن کے پاس پہنچے گا) تو خازن اس کہے گا اپنے دامن میں بھر لے چنانچہ وہ (حسب خواہش) دامن میں بھر لے گا اور خزانے سے باہر لائے گا تو اسے (اپنے اس عمل پر) ندامت ہوگی اور (اپنے دل میں کہے گا کیا) امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام میں سب سے بڑھ کر لالچی اور حریص میں ہی ہوں یا یوں کہے گا، میرے ہی لیے وہ چیز ناکافی ہے جو دوسروں کے واسطے کافی ووافی ہے۔ (اس ندامت پر) وہ مال واپس کرنا چاہے گا، مگر اس سے یہ مال قبول نہیں کیا جائے گا اور کہہ دیا جائے گا کہ ہم دے دینے کے بعد واپس نہیں لیتے۔ مہدی علیہ الرضوان عدل وانصاف اور دادودہش کے ساتھ آٹھ یا نو سال زندہ رہے گا۔ ان کی وفات کے بعد زندگی میں کوئی خوبی نہیں ہوگی۔

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَكُوْنُ فِيْ أُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يُحْثِيْ الْمَالَ فِي النَّاسِ حَثْيًا لَا يَعُدُّهُ عَدًّا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيَعُوْدُنَّ۔

(مجمع الزوائد ج ۷ ص ۳۱۷)

۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا۔ جو لوگوں کو مال لپ بھر بھر تقسیم کرے گا، شمار نہیں کرے گا۔ (یعنی سخاوت اور دریا دلی کی بناء پر بغیر گنے کثرت سے لوگوں میں عطایا تقسیم کریں گے) اور قسم ہے اس ذات پاک کی جس کی قدرت میں میری جان ہے البتہ ضرور لوٹے گا (یعنی امر اسلام مضمحل ہوجانے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کرلے گا)

وَعَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عِنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ الْمَھْدِیُّ اِنْ قَصُرَ فَسَبْعٌ وَاِلَا ثُمَانٌ وَاِلَّا فَتِسْعٌ تَنْعَمُ اُمَّتِیْ فِیْھَا نِعْمَۃً لَمْ یَنْعَمُوْا مِثْلَھَا یُرْسِلُ السَّمَاءَ عَلَیْھِمْ مِدْرَارًا وَلَا یَدَّخِرُ الْاَرْضُ شِیْاءً مِنَ النَّبَاتِ وَالْمَالِ کِدُوْسٌ یَقُوْمُ الرَّجُلُ یَقُوْلُ یَا مَھْدِیُّ اَعْطِنِیْ فَیَقُوْلُ خُذْہُ، (رَوَاہُ الطِّبْرَانِیْ فِیْ الْاَوْسَطِ وَرِجَالُہٗ ثِقَاتٌ قَالَ الْاِمَامُ الْحَافِظُ الْحُجَّۃُ اَبُوْبَکْرِ بْنِ شَیْبَۃَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالیٰ) (مجمع الزوائد ج۷ص ۳۱۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں ایک مہدی علیہ الرضوان ہوگا (اس کی مدت خلافت) اگر کم ہوئی تو سات یا آٹھ یا نو سال ہوگی۔ میری امت اس کے زمانہ میں اس قدر خوش حال ہوگی کہ اتنی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔ آسمان سے (حسب ضرورت) موسلا دھار بارش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیدوار کو اُ گا دے گی۔ ایک شخص کھڑا ہوکر مال کا سوال کرے گا تو مہدی علیہ الرضوان کہیں گے (اپنی حسب خواہش خزانہ میں جاکر) خود لے لو۔

حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ نُمَیْرٍ ثَنَا مُوْسَی الْجُھَنِیُّ عُمَرُ بْنُ قَیْسٍ الْمَاصِرُ ثَنِی مُجَاھِدٌ ثَنِیْ فُلَانُ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ الْمَھْدِیَّ لَا یَخْرُجُ حَتّٰی

يُقْتَلَ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ فَإِذَا قُتِلَتِ النَّفْسُ الزَّكِيَّةُ غَضِبَ عَلَيْهِمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ فَأَتَى النَّاسُ الْمَهْدِيَّ فَزَفُّوهُ كَمَا تُزَفُّ الْعُرُوسُ إِلَى زَوْجِهَا لَيْلَةَ عِرْسِهَا وَهُوَ يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا وَيُخْرِجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا وَتُمْطِرُ السَّمَاءُ مَطَرَهَا وَتَنْعَمُ أُمَّتِي فِي وَلَايَتِهِ نِعْمَةً لَمْ تَنْعَمْهَا قَطُّ۔

(مصنف ابن ابی شیبۃ ج ۱۵ ص ۱۹۹)

امام مجاہد (مشہور تابعی) ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا ''نفس زکیہ'' کے قتل کے بعد ہی خلیفہ مہدی علیہ الرضوان کا ظہور ہوگا۔ جس وقت نفس زکیہ قتل کر دیئے جائیں گے تو زمین و آسمان والے ان قاتلین پر غضب ناک ہوں گے۔ بعد ازاں لوگ مہدی علیہ الرضوان کے پاس آئیں گے اور انہیں دلہن کی طرح آراستہ و پیراستہ کریں گے اور میری زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔ (ان کے زمانہ خلافت میں) زمین اپنی پیداوار کو اگا دے گی اور آسمان خوب برسے گا اور ان کے دور خلافت میں امت اس قدر خوشحال ہوگی کہ ایسی خوش حالی اسے کبھی نہ ملی ہوگی۔

عَنْ أَبِي سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا يَخْرُجُ فِي آخِرِ أُمَّتِي الْمَهْدِيُّ يَسْقِيهِ اللّٰهُ الْغَيْثَ وَيَخْرُجُ الْأَرْضُ نَبَاتَهَا وَيُعْطِي الْمَالَ صِحَاحًا وَتَكْثُرُ الْمَاشِيَةُ وَتَعْظُمُ الْأُمَّةُ يَعِيْشُ سَبْعًا أَوْ ثَمَانِيًا يَعْنِي حِجَجًا وَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ وَلَمْ يُخْرِجَاهُ وَوَافَقَهُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى۔ (المستدرک ج ۴ ص ۵۵۸)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، میری آخری امت میں مہدی علیہ الرضوان پیدا ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ اس پر خوب بارش برسائیں گے اور زمین اپنی پیداوار باہر نکال دے گا اور وہ

لوگوں کو مال یکساں طور پر دیں گے۔ان کے زمانہ (خلافت) میں مویشیوں کی کثرت اور امت میں عظمت ہوگی (وہ خلافت کے بعد) سات سال یا آٹھ سال زندہ رہے گا۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ خَلِیْفَۃٌ یُحْثِی الْمَالَ حِثْیًا لاَ یَعُدُّہٗ عَدًّا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَیَعُوْدَنَّ الْاَمْرُ کَمَا بَدَأَ لَیَعُوْدَنَّ کُلُّ اِیْمَانٍ اِلٰی الْمَدِیْنَۃِ کَمَا بَدَاَ بِھَا حَتّٰی یَکُوْنُ کُلُّ اِیْمَانٍ بِالْمَدِیْنَۃِ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا یَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنَ الْمَدِیْنَۃِ رَغْبَۃً عَنْھَا اِلَّا اَبْدَلَھَا خَیْرًا مِّنْہُ وَلَیَسْمَعَنَّ نَاسٌ بِرَخْصِ اِسْعَارٍ وَرَیْفٍ فَیَتَّبِعُوْنَہٗ وَالْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌلَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ قَالَ اَبُوْ عَبْدُ اللّٰہِ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ عَلٰی شَرْطِ مُسْلِمٍ وَلَمْ یَخْرُجَاہُ بِھٰذِہٖ السِّیَاقَۃِ وَوَافَقَہُ الذَّھَبِیُّ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

(المستدرک ج ۴ ص ۴۵۶)

نیز آپ ﷺ نے فرمایا: اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں میری جان ہے یقیناً اسلام اپنی پہلی حالت کی طرف لوٹے گا۔ یقیناً سارا ایمان مدینے کی طرف لوٹے گا جس طرح کہ ابتداء مدینہ سے ہوئی تھی حتی کہ ایمان صرف مدینہ میں ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: مدینہ سے جب بھی کوئی اس بے رغبتی کی بنا پر نکل جائے گا، اللہ تعالیٰ اس سے بہتر کو وہاں آباد کرے گا۔ کچھ لوگ سنیں گے کہ (فلاں جگہ) ارزانی اور باغ وزراعت کی فروانی ہے تو (مدینہ کو چھوڑ کر) وہاں چلے جائیں گے۔ حالانکہ ان کے واسطے مدینہ ہی بہتر تھا۔ کاش کے وہ لوگ اس بات کو جانتے۔

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اَلْمَحْرُوْمُ مَنْ حَرَمَ غَنِیْمَۃَ کَلْبٍ وَلَوْ عِقَالاً وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتُبَاعَنَّ نِسَاءُ ھُمْ عَلٰی دَرَجِ دِمَشْقٍ

حَتّٰی تُرَدَّ الْمَرْاَةُ مِنْ كَسْرٍ يُوْجَدُ لِسَاقِهَا قَالَ اَبُوْ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْاَسْنَادِ وَلَمْ يَخْرُجَاهُ۔ (المستدرك مع التلخيص ج۴ص۴۳۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ محروم وہ شخص ہے جو کلب کی غنیمت سے محروم رہا۔ اگر چہ ایک عقال ہی کیوں نہ ہو۔ اس ذات پاک کی قسم جس کی قدرت میں جان ہے۔ بلاشبہ کلب کی عورتیں (بحیثیت لونڈی کے) دمشق کے راستے پر فروخت کی جائیں گی یہاں تک کہ (ان میں سے) ایک عورت پنڈلی ٹوٹی ہونے کی بنا پر واپس کر دی جائے گی۔

مطلب یہ ہے کہ جو شخص خلیفہ مہدی علیہ الرضوان کے زیر قیادت سفیانی کے لشکر سے جس میں غالب اکثریت قبیلہ کلب کے سپاہیوں کی ہوگی جنگ نہیں کرے گا اور ان کے مال کو بطور غنیمت حاصل نہیں کر سکے گا۔ خواہ وہ مال مثل عقال کے معمولی قیمت ہی کیوں نہ ہو، وہ دین و دنیا دونوں ہی کے اندر خسارہ میں رہے گا کہ جہاد کے ثواب سے بھی محروم رہا اور مال غنیمت بھی حاصل نہ کر سکا۔ بعد ازاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خلیفہ مہدی علیہ الرضوان کی کامیابی کی بشارت سنائی کہ ان کا لشکر سفیانی کی فوج پر غالب ہوگا اور ان کی عورتوں کو جو غنیمت میں حاصل ہوں گی فروخت کرے گا۔

پوری دنیا کے حکمران:

"عَنْ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَلَكَ الْاَرْضَ اَرْبَعَةٌ مُؤْمِنَانِ وَكَافِرَانِ، فَالْمُؤْمِنَانِ ذُوْالْقَرْنَيْنِ وَسُلَيْمَانَ، وَالْكَافِرَانِ نَمْرُوْدُ وَبُخْتَ نَصَّرَ وَ سَيَمْلِكُهَا خَامِسٌ مِنْ اَهْلِ بَيْتِي ﴿اخرجه ابن الجوزی فی تاریخه" (الحادی ج۲ص۹۷)

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پوری دنیا پر حکمرانی کرنے والے چار آدمی گزرے ہیں جن میں سے دو مومن تھے اور دو کافر۔ مومن تو ذوالقرنین علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں اور کافر

نمرود اور بخت نصر ہیں، عنقریب ایک پانچواں شخص میری اولاد میں سے اس کا مالک ہو جائے گا۔(جس کا نام مہدی ہوگا)

مذکورہ احادیث سے حاصل ہونے والے نتائج اور اُن کا جھوٹے مدعی مہدویت مرزا قادیانی سے تقابل

ا۔	ظہور مہدی علیہ الرضوان امت میں اختلاف و اضطراب کے زمانے میں ہوگا اور اس وقت زمین ظلم سے بھری ہوگی مہدی علیہ الرضوان آکر زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے۔	کیا مرزا قادیانی ایسے وقت میں آیا اور کیا اس نے زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیا (مرزا قادیانی نے انگریز کے زمانے میں دعویٰ کیا اور خود سرکار انگریز کے عدل وانصاف کی مدح سرائی کرتا رہا اس لحاظ سے مرزا قادیانی کا زمانہ تو ایسا ہوا گویا کہ جس میں پہلے ہی عدل وانصاف عام تھا)
۲۔	زمین و آسمان والے مہدی علیہ الرضوان کے عدل وانصاف اور معاشی خوشحالی وجہ سے ان سے خوش ہوں گے۔	جب کہ مرزا قادیانی کی دیانت کی حالت تو مرزائی کتب سے عیاں ہوتی ہے۔لوگوں سے براہین احمدیہ کی پچاس جلدیں لکھنے کا وعدہ کیا اور پچاس جلدوں کی رقم بھی پہلے سے وصول کر لی (پانچ جلدیں لکھ کر یہ کہہ دیا کہ پانچ اور پچاس میں صرف نقطے (صفر) کا فرق ہے اس لیے میرا وعدہ پچاس جلدوں کا پورا ہو گیا۔ واہ کیا عدل وانصاف اور دیانت داری ہے کہ پچاس جلدوں کی رقم وصول کر کے صرف پانچ جلدیں دی جارہی ہیں ۔ایسے عدل و انصاف اور دیانت داری کی کئی مثالیں مرزا قادیانی کی زندگی سے ملتی ہیں۔رہی معاشی خوشحالی تو مرزائی خود اس بات کا جائزہ لیں کہ کیا مرزے کے زمانے میں مسلمانوں کو معاشی خوشحالی نصیب ہوگئی تھی؟

SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

۳۔	مہدی علیہ الرضوان لوگوں میں مال تقسیم کریں گے اور اس طرح لپ بھر بھر کر مال دیں گے کہ شمار نہیں کریں گے اور لوگوں کو اتنا دیں گے جتنا وہ اٹھا سکیں گے۔	مرزا قادیانی نے اپنی مہدویت کا اعلان کرنے سے پہلے ایک کتاب براہین احمدیہ لکھنے کا ارادہ کیا اس کے لیے لوگوں سے چندوں کی اپیل شروع کردی اور کئی اشتہار شائع کیے (اگر صرف ان اشتہارات کو دیکھ لیا جائے تو پتہ چل جائے گا کہ کہ مرزا قادیانی کے دل میں مال جمع کرنے کی کتنی حرص وطمع تھی) اور برابر موت تک مختلف اشتہارات اور خطوط کے ذریعے سے لوگوں سے چندے مانگتا رہا (تفصیل کیلئے دیکھئے ''رئیس قادیان'') اور اب بھی مرزائی جماعت میں پچاس قسموں کے چندے رائج ہیں جن کی برکت سے مرزا قادیانی کی رائل فیملی کے خرچ پورے ہو رہے ہیں اور مرزائیوں کی عقل پر ماتم ہے کہ مرتے وقت بھی نام نہاد بہشتی مقبرے (جو پہلے قادیان میں تھا) 2 گز زمین لینے کیلئے اپنی کل جائیداد کا 10 فیصد مرزائی جماعت کے نام کرواتے ہیں۔
۴۔	حضرت مہدی علیہ الرضوان کے زمانے میں لوگوں میں استغناء و بے نیازی بھر جائے گی۔	کیا مرزا قادیانی کے زمانے میں یا بعد میں کبھی امت پر ایک لمحہ بھی ایسا آیا کہ لوگوں کے دل مستغنی ہو جائیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ مرزا قادیانی کے زمانے سے اب تک مسلسل حرص وطمع بڑھتی جارہی ہے حتی کہ آئے روز ایسی خبریں میڈیا کی زینت بنتی رہتی ہیں جن میں معمولی رقم کی جھگڑے پر قتل ہو جاتے ہیں۔ مرزائی امت غور کرے یہ تو بالکل مشاہداتی امر ہے۔

۵۔	حضرت مہدی علیہ الرضوان کے زمانے میں امت اتنی نعمتوں اور فراوانیوں میں ہوگی کہ اس سے پہلے امت پر کبھی ایسی حالت نہیں ہوگی۔	جی ہاں! امت پر اللہ کی نعمتوں کی کثرت اس قدر ہوگی کہ خود رسول اللہ ﷺ خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، عمر فاروق رضی اللہ عنہ، عثمان غنی رضی اللہ عنہ، علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ، امیر معاویہ رضی اللہ عنہ، عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہم غرض گذشتہ کسی بھی زمانے میں اتنی کثرت سے اللہ کی نعمتیں (معاشی خوشحالی) امت پر نہیں ہوں گی۔ تو مرزائی بتائے، کیا مرزا قادیانی کے زمانے میں نعمتوں کی اتنی کثرت ہوئی۔ کثرت دور کی بات مرزا قادیانی کے دعویٰ مہدویت سے نعمتوں میں کمی واقع ہوئی ہے برکتیں اٹھ گئیں پھلوں کی مٹھاس ختم ہوگئی ہر طرف بے برکتی نظر آتی ہے۔
۶۔	امام مہدی علیہ الرضوان کے زمانے میں زمین اپنی تمام پیداوار اگل دے گی اور اس زمانے میں مال کھلیان میں اناج کے ڈھیر کی طرح عام پڑا ہوگا۔ بارشیں بھی حسب ضرورت خوب ہوں گی۔	جب کہ مرزا قادیانی کے زمانے سے اب تک کتنے ہی علاقے ایسے ہیں جہاں اکثر قحط رہتا ہے کچھ علاقوں میں بارشیں بالکل نہیں، کچھ میں ضرورت سے زیادہ ہیں۔

۷۔	حضرت مہدی علیہ الرضوان کے دور سعادت میں مویشیوں میں کثرت اور امت میں برکت ہوگی اور امام مہدی علیہ الرضوان دنیا کے لوگوں کو دلہن کی طرح آراستہ و پیراستہ کردیں گے۔	کیا مرزا قادیانی کے دعوے کے ساتھ امت کو ان برکات میں سے کچھ حصہ ملا؟
۸۔	ظہور مہدی علیہ الرضوان کے وقت میں ایمان سمٹ کر مدینے تک محدود ہو جائے گا۔	جب کہ مرزائیوں کے مہدی صاحب کو تو قدرت نے مدینہ منورہ جیسے مقدس شہر کی زیارت سے بھی محروم رکھا اور خود مرزا نے لکھا کہ ہم اپنا کام نہ مکہ میں چلا سکتے ہیں نہ مدینہ میں۔
۹۔	نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کے ساتھ مہدی علیہ الرضوان کے زمانے میں غلبہ اسلام کی بشارت دی ہے۔	کیا مرزا قادیانی کے زمانے میں اسلام کو غلبہ نصیب ہوا؟ کیا مرزا قادیانی کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے پوری دنیا میں اسلام کو غالب کیا بلکہ کسی ایک ملک یا شہر یا کسی قصبے اور دیہات میں بھی دین اسلام کو غالب کیا بلکہ دور کیا جانا مرزا قادیانی قادیان کا رہنے والا تھا، دعوے کے بعد ساری زندگی قادیان میں گزاری کیا قادیان میں دین اسلام کو غلبہ حاصل ہوا؟ کیا قادیان کے کسی ہندو، سکھ نے مرزا قادیانی کے ہاتھ پر اسلام قبل کیا۔

۱۰۔	ظہور مہدی علیہ الرضوان سے قبل عراق پر اہل عجم کی طرف سے اور اہل شام پر اہل روم کی طرف سے غلہ آنے پر پابندی لگا دی جائے گی۔	کیا مرزا قادیانی کے دعوے سے پہلے یہ واقعات رونما ہوئے؟
۱۱۔	کلب کی جنگ ہوگی اس قدر مال غنیمت حاصل ہوگا کہ لونڈی صرف ٹوٹی پنڈلی ہونے کی وجہ سے واپس کردی جائے گی۔	کیا مرزا قادیانی کو جنگ کی توفیق ہوئی وہ صاحب بہادر تو کافروں کی تعریفوں میں صفحات سیاہ کرتے رہے اوران کی عدالت میں تحریراً معافی بھی مانگی۔
۱۲۔	امام مہدی علیہ الرضوان کی خلافت پوری دنیا پر ہو گی اور آپ پوری دنیا کے اکیلے حکمران ہوں گے۔	کیا مرزا قادیانی کو ساری زندگی میں ایک دن بھی حکمرانی نصیب ہوسکی اور کیا مرزا قادیانی اسلامی خلافت کا نفاذ کر سکا نہیں بلکہ خود اس نے ساری زندگی انگریزی قانون کے تحت غلامی کی زندگی بسر کی۔

☆☆☆☆☆☆☆

SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

مرزا قادیانی کا دعویٰ مہدویت میں اتار چڑھاؤ

مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کرنے سے پہلے بے شمار عوے کیے تھے جن میں تعین دعوے کے متعلق خود مرزائی اس قدر پریشان ہیں کہ آج تک مرزا قادیانی کے دعوے متعین نہیں کر سکے کیونکہ مرزا قادیانی کی مثال اُن چھوٹے بچوں کی سی ہے جو ہر نئی چیز دیکھ کر اس کے شیدائی بن جاتے ہیں ایسے ہی مرزا قادیانی جب کسی باکمال شخصیت کے متعلق سنتا یا پڑھتا تو جھٹ دعویٰ کر دیتا کہ میں وہی ہوں۔

اسی طرح مرزا قادیانی نے کہیں سنا کہ ہندوؤں میں کرشن جی نام کے ایک بڑے اوتار گزرے ہیں جو بانسری بجایا کرتے تھے تو دعویٰ کر دیا کہ وہ کرشن میں ہوں۔کسی نے بتایا کہ پرانے خیال کے برہمن سنبھل ضلع مراد آباد میں کلکی اوتار کے ظہور کے منتظر ہیں تو جھٹ کہہ دیا کہ وہ تو میں ہوں ، پتہ چلا کہ مسلمان حضرت مسیح علیہ السلام کی آمد ثانی کے منتظر ہیں تو جھٹ کہہ دیا کہ وہ میں ہوں۔اس سب کچھ بننے کے اس خبط میں بھلا یہ کہاں ممکن تھا کہ کتب حدیث میں امام مہدی کا ذکر پڑھتا اور دعویٰ نہ کرتا چنانچہ مرزا قادیانی نے دعویٰ مہدویت بھی کیا لیکن مرزا قادیانی نے جیسے دعویٰ نبوت و مسیحیت میں قلابازیاں کھائی ہیں ایسے ہی دعویٰ مہدویت میں بھی قلابازیاں کھائی ہیں اور جیسے دعویٰ نبوت و مسیحیت میں جھوٹا ہے ایسے ہی دعویٰ مہدویت میں جھوٹا ہے۔

مہدی ہونے کا دعویٰ:

مرزا قادیانی کے لیے مہدویت کا دعویٰ دوسروں تمام دعوؤں سے دو وجھوں سے مختلف حیثیت رکھتا ہے پہلی وجہ تو یہ ہے کہ دعویٰ مہدویت کرنے میں بہت سے خطرات درپیش تھے کیونکہ جن دنوں مرزا قادیانی براہین احمدیہ کتاب لکھ کر مجددیت کی مسند پر بیٹھنے کی کوشش کر رہا تھا، انہی دنوں میں سوڈان کی سرزمین میں محمد احمد نامی ایک شخص نے مہدی ہونے کا دعویٰ کر رکھا تھا اور اپنے مریدوں کی بڑی تعداد کے ذریعے انگریزی حکومت سے لڑائی کر رہا تھا اور انگریز سے برسر پیکار

ہونے کے بعد کئی شہر فتح کر چکا تھا۔۱۸۸۳ء تک اُس نے سوڈان کو بھی اپنے زیر علم کر لیا تھا اسی وجہ سے اہل برطانیہ نہ صرف مہدی سوڈانی کے نام سے نفرت کرتے تھے بلکہ مہدی کا لفظ ہی ان کے لیے بڑا سخت بن چکا تھا۔اس لیے مرزا قادیانی ۱۸۹۲ء تک اپنے لیے کھل کر مہدی کا لفظ استعمال کرنے سے بھی گھبراتا تھا اسی لیے ابتداءً مہدویت کی بجائے مسیحیت کا دعویٰ کیا۔لیکن ۱۸۹۲ء میں جب مرزا قادیانی کو کہیں سے حضرت شاہ نعمت اللہ کا قصیدہ ملا جس میں انہوں نے امام مہدی علیہ الرضوان کی کچھ علامات بیان کی تھیں تو اس وقت سے باقاعدہ مہدویت کی مسند پر جا بیٹھا لیکن اس دعویٰ مہدویت پر کسی نے یہ کہہ دیا کہ مرزا قادیانی جب انگریزی حکومت کے بدخواہ ہیں اور مخالفانہ ارادہ رکھتے ہیں۔

تو مرزا قادیانی نے سرکار انگریز کو اپنے بارے میں مطمئن کرنے کے لیے خوشامد کرنا شروع کردی اور اس پر باقاعدہ ایک رسالہ ستارہ قیصریہ لکھا جس میں انگریز کی تعریف میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیئے اور اپنی وفاداری اور نمک حلالی کا یقین دلایا اور اپنی پوزیشن کو واضح کرنے کے لیے یہ بھی لکھا کہ:

ہم نہ خود ایسے مسیح و مہدی ہیں اور نہ ایسے مسیح و مہدی کے قائل ہیں جو تلوار سے دین کی ترقی چاہے یہ اس زمانہ کے بعض کوتاہ اندیش مسلمانوں کی غلطیاں ہیں جو کسی خونی مہدی یا خونی مسیح کے منتظر ہیں (نعوذ باللہ) چاہے کہ گورنمنٹ ہماری کتابوں کو دیکھے کہ کس قدر ہم اس اعتقاد کے دشمن ہیں اور کس قدر عام مولوی اس وجہ سے میرے دشمن ہوگئے ہیں کہ میں نے ان کے خونی مہدی اور خونی مسیح کا انکار کر دیا ہے۔میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت (گورنمنٹ انگریزی) کے سچے خیر خواہ ہوجائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہوجائیں پھر کیونکر ممکن تھا کہ میں اس سلطنت کا بدخواہ ہوتا یا کوئی ناجائز باغیانہ منصوبے اپنی جماعت میں پھیلاتا جبکہ میں بیس برس تک یہی تعلیم اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا۔ (خزائن ج ۱۵ ص ۱۵۶۔۱۵۷)

اس کے بعد مرزا قادیانی جب کبھی حضرت مہدی علیہ الرضوان کا ذکر کرتا تو رب العالمین کے اس مبشر کی توہین کرتے ہوئے خونی کے لقب سے ذکر کرتا جب کہ ایسا کہنا خالص کفر اور صریح زندقہ ہے۔

دعویٰ مہدویت میں دوسری بڑی رکاوٹ مرزا قادیانی کا روایات مہدی میں بیان کی گئی علامات پر پورا نہ اترنا ہے کیونکہ حضرت مہدی علیہ الرضوان کے حوالے سے جتنی بھی احادیث ہیں اُن میں حضرت مہدی علیہ الرضوان کی علامات کا بھی ذکر ہے مثلاً حضرت مہدی علیہ الرضوان کا نام، والد کا نام، نسب، حلیہ مبارک، ظہور سے ماقبل کے حالات، ظہور کی علامات خلافت مہدی، بیعت وغیرہ جبکہ مرزا قادیانی میں ان علامات میں سے کوئی ایک علامت بھی نہیں پائی جاتی اس لیے مرزا قادیانی نے انتہائی دجل کا مظاہرہ کرتے ہوئے ایک چال چلی اور کہا کہ وہ تمام روایات جن میں حضرت مہدی کا ذکر ہے وہ سب کی سب ضعیف ہیں پھر ساتھ ہی ایک ضعیف روایت ''لامہدی الاعیسیٰ'' کا سہارا لے کر کہا کہ مہدی سے مراد الگ کوئی شخصیت نہیں بلکہ مسیح موعود ہی کو مہدی کہا گیا ہے اور وہ مہدی مسیح میں ہی ہوں۔ قارئین کرام ہمارا یہاں مقصود ان روایات پر تبصرہ کرنا نہیں بلکہ صرف یہ بتانا ہے کہ روایات مہدی کے حوالے سے مرزا قادیانی کی عبارات میں کس قدر تضاد ہے ملاحظہ کیجئے:

روایات مہدی علیہ الرضوان کے بارے میں قادیانی نظریات

روایات مہدی علیہ الرضوان کے بارے میں مرزا قادیانی کے نظریات اس قدر متضاد ہیں کہ عقل حیران ہے اور بندہ پریشان ہے کہ آخر اتنے تضاد کو کس طرح بیان کیا جائے مرزا قادیانی اپنی تحریرات میں کئی جگہ یہ اعلان کرتے ہوئے نظر آتا ہے کہ تمام روایات مہدی قابل اعتبار نہیں ہیں سب کی سب ضعیف، مجروح، موضوع اور افترائی ہیں چند مرزائی عبارات ملاحظہ کیجئے۔

حضرت مہدی علیہ الرضوان سے متعلق روایات کو غیر معتبر بنانے کے لیے مرزا قادیانی نے

SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

پہلی سیڑھی پر قدم رکھتے ہوئے یہ کہا:

میرا اور میری جماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ اس قسم کی تمام حدیثیں جو مہدی علیہ الرضوان کے آنے کے بارے میں ہیں ہرگز قابل وثوق اور قابل اعتبار نہیں ہیں۔ (خزائن ج ۱۴ ص ۴۲۹، ۴۳۰)

ہمارا قادیانیوں سے سوال یہ ہے کہ مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کس کے نزدیک قابل وثوق اور قابل اعتبار رہے؟

مزید آگے بڑھتے ہوئے روایات مہدی علیہ الرضوان کو مطلقاً ضعیف اور موضوع قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:

مہدی کے بارے میں جس قدر احادیث ہیں وہ سب کی سب ضعیف، مجروح ،موضوع اور افترائی ہیں۔ (حقیقت الوحی ۲۰)

ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ کیا وہ کسی ایک محدث کو پیش کر سکتے ہیں جس نے تمام روایات مہدی کو ضعیف اور موضوع کہا ہو ہمارا قادیانی جماعت کو چیلنج ہے کہ وہ قیامت تک ایسے کسی ایک بھی محدث کا نام بھی پیش نہیں کر سکتے جس نے لکھا ہو کہ روایات مہدی سب کی سبموضوع، ضیعف، مجروح اور افترائی ہیں۔

روایات مہدی کو مشکوک بنانے کی غرض سے احادیث کے ظاہری باہمی تضاد کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

ترجمہ: جہاں تک ان احادیث کا تعلق ہے جن کے اندر مہدی کے آنے کا ذکر ہے تو خوب جانتا ہے کہ وہ تمام احادیث ضیعف اور مجروح اور ایک دوسرے کے مخالف و معارض ہیں یہاں تک کہ ابن ماجہ اور دوسری کتابوں میں ایک حدیث یہ بھی موجود ہے کہ ''نہیں مہدی مگر عیسیٰ بن مریم علیہ السلام پس احادیث کے اس شدید اختلاف، تعارض اور ضعف کے ہوتے ہوئے ان جیسی

احادیث پر کیسے اعتماد کیا جا سکتا ہے؟ جبکہ ان احادیث کے راویوں پر بہت
کلام کیا گیا ہے جیسا کہ محدثین پر مخفی نہیں۔

پس حاصل کلام یہ ہے کہ چونکہ تمام احادیث تعارض و تناقص سے خالی نہیں ہیں اس لیے ان سب احادیث کو چھوڑ دو اور حدیثی تنازعات کو قرآن پر پیش کرو اور اُسے احادیث پر حکم بناؤ تا کہ تمام رشد و ہدایت والے ہو جاؤ۔ (خزائن ج۷ص ۳۱۵،۳۱۴)

قارئین کرام! مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ تمام روایات مہدی آپس میں مخالف و معارض ہیں اس لیے قابل بھروسہ نہیں تو ہم قادیانی جماعت کو چیلنج کرتے ہیں کہ اپنے گروہ کنٹھال کی بات کو ثابت کر کے دکھائیں اور بتائیں کیا احادیث میں آنے والے مہدی کے نام میں کوئی اختلاف ہے؟ آنے والے مہدی کے والد کے نام میں کوئی اختلاف ہے؟ کیا آنے والے مہدی کے تحت فاطمہ سے ہونے میں کوئی اختلاف ہے؟ کیا آنے والے مہدی کے حلیہ میں کوئی اختلاف ہے؟ کیا آنے والے مہدی کی خلافت میں کوئی اختلاف ہے؟ کیا آنے والےم مہدی کے زمانہ خلافت کی برکات میں کوئی اختلاف ہے؟ پھر مرزائی قادیانی کا یہ کہنا کہ چونکہ روایات مہدی میں اختلاف ہے اس لیے ان کو چھوڑ قرآن کی طرف رجوع کرنا چاہیے ہمارا قادیانی ذریت سے سوال ہے کہ کس محدث نے اصول لکھا ہے کہ اگر روایات کے درمیان کوئی نقطہ نظر آتا ہو تو ان کو ہر دو قسم کی روایات کو چھوڑ دینا چاہیے؟ کیا صحیح اور ضعیف کے باہمی اختلاف و تضاد کی صورت میں صحیح روایات کو بھی چھوڑ دینا چاہیے۔

مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ روایات مہدی کو چھوڑ کر قرآن کی طرف رجوع کرنا چاہیے تو ہم قادیانیوں سے سوال کرتے ہیں کہ وہ اپنے گروہ کی بات مانتے ہوئے قرآن مجید سے ثابت کرے گے کہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان نے آنا ہے یا نہیں؟ آنے والے مہدی کا نام کیا ہوگا؟ آنے والے مہدی کی علامات کیا ہوگی؟

روایات مہدی کے بارے میں اپنے من گھڑت نظریے کو تمام محدثین پر تھوپتے ہوئے لکھتا ہے:

جیسا کہ تمام محدثین کہتے ہیں میں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں

جس قدر حدیثیں ہیں تمام مجروح اور مخدوش ہیں اور ایک بھی ان میں سے صحیح نہیں جس قدر افتراء ان حدیثوں میں ہوا ہے کسی اور حدیث میں ایسا نہیں ہوا۔ (خزائن جلد 21 صفحہ 356)

مرزا قادیانی نے اپنی اس تحریر میں ہزارہا محدثین پر افتراء باندھا ہے ہم قادیانی جماعت کو چیلنج کرتے ہیں کہ کوئی ایک محدث ایسا پیش کرے جس نے حضرت مہدی علیہ الرضوان سے متعلق تمام احادیث کو من گھڑت، مجروح اور مخدوش ٹھہرایا ہوں مرزا قادیانی کا اپنا اقرار ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اہلسنت والجماعت کی معتبر کتابوں میں متعدد صحیح اور مستند احادیث ملتی ہیں جن میں قرب قیامت میں ایک ایسے خلیفہ کا ذکر ملتا ہے جو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کی اولاد سے ہوگا ایسی روایات تواتر معنوی کا درجہ رکھتی ہیں چند احادیث ملاحظہ کیجئے:

عن ابی سعید الخدری رضی اللّٰہ عنه قال: قال رسول اللّٰہ المهدی منی، اجلی الجبهة، اقنی الانف، یملاارض قسطا وعدلا کما ملئت ظلما و جورا ویملك سبع سنین۔ (سنن ابی داؤد 4285)

عن ام سلمه رضی اللّٰہ عنها قالت: سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول المهدی من عترتی من ولد فاطمه۔ (سنن ابی داؤد 4284)

عن ابی هریرة قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم۔ (بخاری و علم)

روایات مہدی علیہ الرضوان کے بارے میں حضرات علماء کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ جن روایات میں حضرت مہدی علیہ الرضوان کا ذکر ہے ان میں سے بہت سی روایات صحیح اور جن درجہ کی ہیں اور تواتر معنوی کا درجہ رکھتی ہیں چند علماء کی تصریحات ملاحظہ فرمائے۔

۱۔ امام ابوجعفر محمد بن عمرو بن حماد العقیلی المکی (م 323ھ) لکھتے ہیں:

وفی المهدی احادیث صالحة الاسناد أن النبی ﷺ قال: یخرج منی رجل

ویقال من اھل بیتی یواطیء اسمه اسمی واسم ابیه اسم ابی۔

اور مہدی کے بارے میں ایسی احادیث موجود ہیں جن کی اسناد درست ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مجھ سے (یعنی میری ذریت سے) ایک آدمی ہوگا، اور یہ الفاظ بھی ہیں کہ میرے اہل بیت میں سے ہوگا، جس کا نام میرے نام جیسا اور جس کے والد کا نام میرے والد کے نام جیسا ہوگا۔

(کتاب الضعفاء الکبیر، جلد 2 صفحہ 81 دار الکتب العلمیہ بیروت)

۲۔ امام ابوالحسن الحسین الآبری لکھتے ہیں (م 363ھ):

وقد تواترت الاخبار و استفاضت عن رسول اللهﷺ بذكر المهدى، وانه يملك سبع سنين، وانه يملا الارض عدلا وان عيسىٰ يخرج فيساعده على قتل الدجال، وأنه يؤم هذه الأمة، ويصلى عيسىٰ خلفه۔

مہدی کا ذکر تو رسول اللہ ﷺ کی متواتر احادیث میں وارد ہوا ہے جن میں یہ بیان ہوا ہے کہ مہدی آپ ﷺ کے اہل بیت میں سے ہونگے وہ سات سال تک حکومت بھی کریں اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے اور یہ بھی بیان ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام دجال کو قتل کرنے نکلیں گے تو حضرت مہدی علیہ الرضوان ان کی مدد بھی کریں گے اور وہ اس امت کی امامت بھی فرمائیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام بھی آپ کے پیچھے نماز پڑھیں گے۔

(بحوالہ: المنار المنیف فی الصحیح والضعیف، صفحہ 142)

۴۔ امام ابوبکر احمد الحسین البیہقی رحمہ اللہ (م 458ھ) فرماتے ہیں:

والأحاديث فى التنصيص على خروج المهدى أصح اسنادًا وفيها بيان كونه من عترة النبىﷺ ۔

وہ احادیث جن کے اندر خروج مہدی کا ذکر ہے ان کی سندیں زیادہ صحیح ہیں

اوران (صحیح روایات میں ناقل) میں یہ بیان ہوا ہے کہ مہدی آنحضرت ﷺ کی عترت سے ہونگے۔ (بحوالہ: تہذیب الکمال، جلد25 صفحہ150)

۶۔ شیخ الاسلام احمد بن الحلیم الحرانی الحنبلی ابن تیمیۃ رحمہ اللہ (م728ھ) لکھتے ہیں:

ان الاحادیث التی یحتج بہ علی خروج المھدی احادیث صحیحۃ رواھا ابوداؤد والترمذی واحمد وغیرھم۔

وہ احادیث جن سے خروج مہدی پر استدلال کیا جاتا ہے صحیح ہیں جو امام ابوداؤد، امام ترمذی اور امام احمد (بن حنبل) وغیرہم نے روایت کی ہیں۔

(منہاج السنۃ النبویۃ، جلد8 صفحہ254)

۷۔ علامہ احمد بن محمد بن حجر المکی الھیثمی (م974ھ) لکھتے ہیں:

الذی یخرج الدجال وعیسیٰ بن مریم فی زمنہ وانہ المراد حیث اطلق المھدی۔

یہ اعتقاد رکھنا متعین ہے جو صحیح احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک مہدی ہوگا جس کے زمانے میں دجال اور حضرت عیسیٰ بن مریم ظاہر ہونگے اور جہاں ''مہدی'' کا لفظ بولا گیا ہے اس سے یہی ہستی مراد ہے۔

(القول المختصر فی علامات المہدی المنتظر ص75 مکتبہ القرآن القاہرہ)

۱۲۔ شرح العقائد النسفیہ کے شارح علامہ محمد عبدالعزیز فرہاری لکھتے ہیں:

تواترت الاحادیث فی خروج المھدی وأفردھا بعض العلماءِ بالتالیف، انہ من اَھل بیت النبی ﷺ وانہ یملك الأرض ویملؤھا بالعدل بعد ما ملئِت بالجور وانہ یلاقی عیسیٰ علیہ السلام، وبالجملۃ فالتصدیق بخروجہ واجب۔

خروج مہدی کے بارے میں احادیث متواترہ ہے، بعض علماء نے ان احادیث پر الگ کتابیں بھی تالیف کی ہیں، ان احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ

مہدی اہل بیت نبی ﷺ میں سے ہوں گے اور وہ زمین پر حکمرانی کریں گے اور جیسے وہ پہلے ظلم سے بھری ہوگی وہ اسے عدل وانصاف سے بھردیں گے اور عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ان کی ملاقات بھی ہوگی الغرض! اُن کے خروج کی تصدیق کرنا واجب ہے۔ (النبراس شرح شرح العقائد، ص664)

مرزا قادیانی کے دعویٰ مہدویت پر چند دلائل

قارئین کرام! ان تمام حوالہ جات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان کا آنا یقینی ہے اور حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام الگ الگ شخصیات ہیں اور جمہور امت کا عقیدہ ہے۔

مرزے نے میری ہونے کا دعویٰ کیا تو اپنی مہدویت کے ثبوت کیلئے مرزا قادیانی نے کچھ دلائل بھی دیئے قادیانی بازار میں اگر مرزا قادیانی کی زبان سے کوئی بات اپنی صداقت کو ثابت کرنے کیلئے نکلتی تو قادیانی چڑیا گھر میں بہت سے جانور مرزا قادیانی کی زبان بولنے لگتے جس سے مرزا قادیانی کا حوصلہ بڑھتا لیکن ہم نہایت عدل و انصاف سے ان شبہات کا ازالہ کرتے ہیں جو مرزا قادیانی نے اپنے مہدی ہونے کے ثبوت میں لوگوں کے دلوں میں ڈالنے کی کوشش کی ہے۔

پہلی دلیل:

مرزا قادیانی نے اپنے مہدی ہونے پر ایک دلیل یہ دی ہے کہ سچا مہدی بمطابق حدیث عیسائیوں کے ساتھ مناظرہ کرے گا اور میں نے عیسائیوں سے مناظرہ کیا ہے اس لیے میں مہدی ہوں چنانچہ لکھتا ہے:

یہ فتنہ اور مکر جو عیسائیوں کا ہوا یہ مہدی موعود کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے اور ضروری تھا کہ ایسا ہی ہو کیونکہ حدیث کے الفاظ صاف اشارہ کرتے ہیں کہ مہدی کے وقت میں مسلمانوں کا عیسائیوں کے ساتھ کچھ مناظرہ واقع ہوگا اور پہلے تھوڑا ہوگا اور پھر اس کو طول ہو کر ایک فتنہ عظیمہ ہو

SHUBBAN KHATAM - E - NUBUWWAT

جائے گا۔ اس وقت آسمان سے یہ آواز آئے گی کہ حق ابِ عیسیٰ کے ساتھ ہے یعنی عیسائی صحیح سمجھتے ہیں۔ یہ حدیث صاف بتلا رہی ہے کہ اس فتنہ کے وقت جس قدر لوگ عیسائیوں کا ساتھ دیں گے وہ شیطان کے ذریات ہیں اوران کی آواز شیطان کی آواز ہے۔ (خزائن ۹ص۲۹۲،ضیاء الحق ص ۳۶)

مرزا قادیانی نے اپنے دعویٰ مہدویت کے لیے حدیث کہہ کر جس بات کو بیان کیا یہ سراسر افتراء ہے کوئی ایک حدیث بھی آپ ﷺ سے اس مضمون کی مروی نہیں کہ مہدی علیہ الرضوان کے عہد سعادت میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان مناظرہ ہوگا جو لڑائی کی شکل اختیار کر جائے گا یہ محض مرزا قادیانی کا آپ ﷺ پر افتراء ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّءْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ۔

جس نے مجھ پر جان بوجھ کر افتراء کیا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کرے۔

اصل میں مرزا قادیانی کی عادت تھی کہ جب بھی اپنے کسی دعویٰ کو ثابت کرنا ہوتو مخبر صادق ﷺ کی طرف غلط بات منسوب کر کے جھٹ کہہ دیتا ہے کہ میرے متعلق تو حدیث میں بھی ایسا آیا ہے وہ شاید یہی سمجھتا تھا کہ ساری دنیا میرے مریدوں کی طرح اندھی ہے کہ جیسے ہی میری زبان سے کچھ نکلا فوراً قبول کیا جائے گا۔

دوسری بات جو مرزا قادیانی نے اپنے دعویٰ مہدویت کے معیار کے لیے بیان کی ہے وہ یہ کہ آسمان سے آواز آئے گی کہ ''عیسائی سچے ہیں''۔

یہ روایت سخت ضعیف اور ناقابل استدلال لیکن مرزا قادیانی کو اس سے کیا اس کی تو عادت تھی کہ اگر بخاری ومسلم کی روایت بھی خلاف مدعا ہوتی تو اعلان عام تھا کہ جو حدیث ہماری وحی سے ٹکرائے اسے ردی کی ٹوکری میں ڈال دو اور اور اگر کوئی بات اپنے حق میں مفید پاتا تو ابن عساکر، ابو نعیم کی موضوع بناوٹی روایت ہی کیوں نہ ہوتی، استدلال میں پیش کر دیتا۔

اس کے علاوہ اگر بالفرض یہ روایت صحیح بھی ہوتی تو یہ سچے مہدی کے زمانے میں پوری ہوگی مرزائی بتائیں کہ مرزا قادیانی کے زمانے میں کب آسمان سے یہ آواز آئی تھی اور کب لوگوں کی

کثرت عیسائیوں کے ساتھ ہوگئی۔غرض یہ ساری کی ساری مرزا قادیانی کے دماغی افتراء ہیں اور بس۔

دوسری دلیل:

مرزا قادیانی نے اپنی مہدویت کی ایک دلیل یہ لکھی ہے کہ مہدی کے ظہور سے پہلے زمین ظلم اور جور سے بھری ہوگی چنانچہ لکھتا ہے:

اس زمانے میں ہر ایک قسم کے ظلم یعنی معصیت اور افراط اور تفریط اور فسق وفجور سے زمین بھری ہوئی ہے سو درحقیقت یہ وہی زمانہ ہے جو حدیث کے منشاء کے موافق ہے یعنی جس میں ہر ایک قسم کا گناہ اور ہر ایک قسم کی بدکاری اور ہر ایک قسم کی بداعتقادی پھیل گئی ہے اور شرک جو ظلم عظیم ہے اس کا جھنڈا نہایت زور سے کھڑا کیا گیا ہے اور یہ حدیث وضاحت سے بیان کر رہی ہے کہ حالت موجودہ کا ظلم اور جور جس کا طرز ہوگا اسی کی اصلاح کے لیے وہ مہدی موعود آئے گا۔

(کتاب البریہ ص۲۶۶)

مرزا قادیانی نے حدیث کے بیان کرنے میں نہایت دجل سے کام لیا ہے کیونکہ یہ حدیث مسند احمد کی ہے جس میں نبی پاک ﷺ نے جہاں ظہور مہدی علیہ الرضوان کی علامت میں زمین کا ظلم وجور سے بھر جانا فرمایا ہے وہاں اور علامات بھی بیان فرمائی ہیں جن کو مرزا قادیانی نے ذکر نہیں کیا بات وہی ہے جس سے کچھ مطلب نکل سکتا ہو نکال لیا باقی کی طرف یوں خاموشی جیسے جانتا ہی نہیں مسند احمد کی حدیث شریف کے الفاظ اس طرح سے ہیں:

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدَرِیّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تَمْلأُ الْاَرْضَ جُوْرًا وَّظُلْمًا فَیَخْرُجُ رَجُلٌ مِّنْ عِتْرَتِیْ یَمْلِكُ سَبْعاً اَوْ تِسْعًا فَیَمْلأُ الْاَرْضَ قِسْطًا وَّعَدْلاً۔

(مسند احمد ۱۱۶۶۵۔ مستدرک حاکم)

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا زمین ظلم و زیادتی سے بھر جائے گی تب میری نسل میں سے ایک شخص نکلے گا جو سات

سال یا نو سال تک حکومت کرے گا اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔

۱۔ ظہور مہدی علیہ الرضوان سے قبل زمین کا ظلم و جور سے بھر جانا۔

۲۔ ظہور مہدی علیہ السلام کے بعد زمین کا عدل و انصاف سے بھر جانا۔

۳۔ حضرت مہدی علیہ السلام کا نبی علیہ السلام کے اہل بیت میں سے ہونا۔

۴۔ بعد ظہور کے سات سال تک مسند حکومت پر براجمان رہنا۔

لیکن چونکہ یہ ساری علامتیں مرزا قادیانی کے قصر استبداء کو بالکل پیوند زمین کر دیتی تھیں اس لیے مرزا قادیانی نے نہایت دیانت داری سے ان علامات کو ذکر نہیں کیا۔

بہر حال اگر اس حدیث کو بھی لیا جائے مرزائی بتائیں کہ ان کے مہدی معہود نے مبعوث ہو کر معمورہ عالم کو ظلم و جور سے نجات دلائی اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیا؟ کیا دنیا سے شرک و معصیت کا قلع قمع ہو گیا؟ کیا مرزا قادیانی اہل بیت سے تھا؟ کیا مرزا قادیانی کو انگریزی کی غلامی سے ایک دن بھی نجات ملی؟ حکومت کرنا تو سچے مہدی کا کام ہوگا بہر حال ان علامات مختصہ میں سے کوئی ایک علامت بھی مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتی، کیا اب مرزا قادیانی کے جھوٹے ہونے میں شک رہ جاتا ہے۔

تیسری دلیل:

محترم قارئین کرام! آپ نے ماقبل صفحات میں روایات مہدی کے متعلق تحریرات ملاحظہ کیں کہ ایسی تمام روایات جن میں حضرت مہدی علیہ الرضوان کا ذکر ہے وہ سب کی سب مجروح مخدوش اور نا قابل اعتبار لیکن یہ بھی حقیقت ہے جہاں کہیں اپنا مطلب نکلنے کی امید بنی وہاں سے صرف ضعیف ہی نہیں بالکل موضوع اور من گھڑت اقوال کو بھی اپنی نظریات پر دلیل بنانے میں کچھ شرم محسوس نہیں کرتا تھا۔

چنانچہ اپنے دعویٰ مہدویت پر اپنی کتاب البریہ میں لکھتا ہے:

احادیث میں بیان فرمایا گیا ہے کہ مہدی موعود ایسے قصبے کا رہنے والا ہوگا جس کا نام کدعہ

یا کدیہ ہوگا اب ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ یہ لفظ کدعہ دراصل قادیان کے لفظ کا مخفف ہے۔
(خزائن ج ۱۳ کتاب البیریہ ص ۲۶۰)

دوسری جگہ لکھتا ہے:

شیخ علی حمزہ بن علی ملک الطّوسی اپنی کتاب جواہرالاسرار میں جو ۸۴۰ھ میں تالیف ہوئی تھی مہدی موعود کے بارے میں مندرجہ ذیل عبارت لکھتے ہیں:

دراربیعن آمدہ است کہ خروج مہدی ازقریہ کدعہ باشد قَالَ النَّبِیُّ صلی اللہ علیہ وسلم یَخْرُجُ الْمَهْدِیُّ مِنْ قَرْیَةٍ یُقَالُ لَهَا کَدْعَهُ وَیُصَدِّقُهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَیُجْمِعُ اَصْحَابَهٗ مِنْ اَقْصٰی الْبَلَاءِ عَلٰی عِدَةِ اَهْلِ بَدْرٍ بِثَلَاثِ مِائَةٍ وَ ثَلَاثَةِ عَشَرَ رَجُلاً وَمَعَهٗ صَحِیْفَةٌ مَخْتُوْمَةٌ (اَیْ مَطْبُوْعَةٌ) فِیْهَا عَدَدُ اَصْحَابِهٖ بِاَسْمَائِهِمْ وَبِلَادِهِمْ وَاخِلَّاءِ هِمْ۔

یعنی مہدی اس گاؤں سے نکلے گا جس کا نام کدعہ ہے (یہ نام دراصل قادیان کے نام کو معرب کیا ہوا ہے) اور پھر فرمایا کہ خدا اس مہدی کی تصدیق کرے گا اور دور دور سے اس کے دوست جمع کرے گا جن کا شمار اہل بدر کے شمار سے برابر ہوگا یعنی 313 تین سو تیرہ ہوں گے اور اُن کے نام بقید مسکن و خصلت چھپی ہوئی کتاب میں درج ہوں گے۔

(ضمیمہ رسالہ انجام آتھم خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۵،۳۲۴)

اس کے بعد مرزا قادیانی نے خود کو اس قول کا مصداق ثابت کرنے کے لیے (اپنے تین سو تیرہ 313) مریدوں کو خاص سمجھتے ہوئے ان کے نام مع مسکن لکھے ہیں لیکن ان تین سو تیرہ باوفا مریدوں میں کچھ مریدین نے مرزے کی حقیقت واضح ہونے پر مرزے اور مرزائیت پر تین حرف بھیج کر اسلام قبول کرلیا جن میں ڈاکٹر عبدالحکیم خان بٹیالوی خاص طور پر قابل ذکر ہے کیونکہ قبول اسلام کے بعد اس نے مرزا قادیانی کو مباہلے کی دعوت دی جس کے نتیجے میں مرزا قادیانی کو خوب ذلت و

رسوائی ملی اسی لیے آج تک قادیانی جماعت عبدالحکیم خان مرتد کے نام سے یاد کرتی ہے۔

مرزا قادیانی نے ان دونوں تحریروں میں بہت دجل وفریب سے کام لیا ہے۔

پہلا دجل:

مرزا قادیانی نے پہلی تحریر میں کہا کہ احادیث میں آیا ہے کہ مہدی کدعہ یا کدیہ بستی کا ہوگا یہ مرزا قادیانی نے احادیث پر افتراء باندھا ہے ہم قادیانی جماعت کو چیلنج کرتے ہیں کہ زیادہ نہیں صرف تین حدیثیں دکھا دیں جن میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہو کہ مہدی کدیہ یا کدعہ بستی کا رہنے والا ہوگا یقیناً قادیانی قیامت تک بھی ایسے مضمون کی احادیث پیش نہیں کر سکتے۔

دوسرا دجل:

مرزا قادیانی نے دوسری تحریر میں ''علی حمزہ طوسی'' کی کتاب جواہرالاسرار کا حوالہ دیا ہے اور اس کی نقل کردہ روایت کو صحیح کہہ رہا ہے جبکہ علی حمزہ طوسی شیعہ مذہب سے تعلق رکھتا تھا جبکہ مرزا قادیانی کا کہنا ہے کہ شیعہ مذہب اسلام کا مخالف ہے۔ (ملفوظات ج۱ص۹۶،۹۷)

قارئین کرام! دیکھئے جس مذہب کو اسلام کے مخالف کہہ رہا ہے اُسی کی کتابوں میں نقل کردہ روایت کو حدیث صحیح لکھ رہا ہے۔

تیسرا دجل:

مرزا قادیانی نے جواہرالاسرار کی عبارت ''یخرج المھدی من قریة یقال لھا کدعہ'' کہ مہدی ایسی بستی سے نکلے گا جس کا نام کدعہ ہوگا یہاں بھی مرزا قادیانی نے روایتی دجل سے کام لیا ہے کیونکہ اصل کتاب جواہرالاسرار میں لفظ کدعہ (دال کے ساتھ) نہیں ہے بلکہ کرعہ (راء کے ساتھ) ہے اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ ایران کے ''کتاب خانہ ملی'' کی ڈیجیٹل لائبریری کی ویب سائٹ پر بھی موجود ہے جس کا لنک یہ ہے http://dl.nlai.ir جب اس سائیٹ پر جا کر سرچ میں جواہرالاسرار لکھیں تو جو سب سے پہلی کتاب ہوگی اس کے صفحہ نمبر 96 پر کرعہ کا لفظ لکھا ہے نہ کہ کدعہ یا کدیہ۔

SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

کتاب جواہر الاسرار کے مصنف علی طوسی نے ''اربعین'' کا حوالہ دیا ہے جس سے غالباً ابو نعیم اصفہانی کی کتاب "اربعون حدیثا فی المهدی" ہے اس میں ساتویں نمبر پر یہ روایت موجود ہے جس میں لفظ کرعہ ہے نہ کہ کدعہ یا کدیہ۔

امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ نے بھی ابونعیم اصفہانی کی مذکورہ کتاب سے چند روایات اپنی کتاب " العرف الودی فی اخبار المهدی'' میں ذکر کی ہیں اور ان میں بھی لفظ کرعہ ہے نہ کہ کدعہ یا کدیہ۔ شیعہ مصنف علی طوسی کے علاوہ بھی دیگر شیعہ مصنفین نے امام مہدی کے ظہور کے نام کو علاقے کو نقل کیا ہے۔ اور وہاں بھی کرعہ کے الفاظ ملتے ہیں۔

مشہور شیعہ مصنف محمد باقر مجلسی لکھتا ہے:

فَيَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ مِنْ اَقْرِيْقَه يُقَالُ لَهَا كَرْعَةُ۔

وہ امام یمن کے ایک گاؤں سے خروج کرے گا جسے ''کرعہ'' کہا جاتا ہے۔

(بحار الانوار ج ۵۲ ص ۳۸۰)

لیجئے اس روایت نے تو صاف اعلان کر دیا کہ بستی کا نام کرعہ ہے نہ کہ کدعہ یا کدیہ اور یہ کہ بستی یمن کے علاقے میں ہے نہ کہ ہندوستان کے ضلع گورداسپور میں۔

شیعہ مصنف سید ہاشم بحرانی موسوی روایت کو ان الفاظ میں نقل کرتا ہے:

يَخْرُجُ الْمَهْدِيُّ مِنْ قَرْيَةٍ يُقَالُ لَهَا كَرْعَةُ

مہدی کرعہ نامی بستی سے خروج کرے گا۔

(غایۃ المرام و حجۃ الصفام ج ۷ ص ۱۰۱)

اہل سنت کی کتابوں میں ''کرعہ'' والی روایت کا ذکر:

حضرت مہدی کے کرعہ نامی گاؤں سے نکلنے کی روایت اہل سنت کی مندرجہ ذیل کتابوں میں ملتی ہے اور تمام کتب میں لفظ کرعہ ہی ہے۔

الاربعون حديثا فی المهدی (ابونعیم اصفہانی) روایت نمبر 7

الطرف الوردی فی اخبار المھدی (امام سیوطی) صفحہ 82 روایت نمبر 84

المبعمہ لابن اعقری (ابوبکر محمد بن ابراہیم اصفہانی) صفحہ 58 روایت نمبر 94

الکامل فی ضعفاء الرجال (ابن عدی جرجانی) ج6 صفحہ 516

قارئین کرام! یہ بات تو روز روشن کی طرح واضح ہوگئی کہ اہل سنت اور شیعہ دونوں کی جس کتاب میں بھی یہ روایت ہے اس میں کدعہ یا کدیہ نہیں کرعہ کے الفاظ آتے ہیں مرزا قادیانی کا کرعہ کو کدعہ لکھنا صریح دجل وفریب ہے جس کا پردہ چاک ہو چکا۔ باقی رہی بات روایت کی صحت کی تو آگے چل کر اس کی حقیقت بھی آشکارہ کرتے ہیں۔

چوتھا دجل:

مرزا قادیانی نے اس عبارت میں چوتھا دجل کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ ''کدعہ'' کا لفظ دراصل قادیان مُعَرَّب کیا ہوا ہے۔

مرزا قادیانی کے اس دجل کو سمجھنے سے پہلے یہ سمجھ لیں کہ مُعَرَّب کا معنی ہے کسی غیر عربی لفظ یا کلمہ کو جس کا عربی میں تلفظ مشکل ہو ایسے عربی الفاظ میں ڈھالنا کہ تلفظ آساں ہو جائے مثال کے طور پر ''چین'' کے لفظ میں حرف ''چ'' ہے یہ عربی میں نہیں پایا جاتا اس لیے عربی میں چین کو "الصین" کہتے ہیں اسی طرح پاکستان میں جو حرف ''پ'' ہے یہ عربی میں نہیں پایا جاتا اس لیے عربی میں پاکستان کو ''الباکستان'' کہتے ہیں تو ''الصین'' ''الباکستان'' کو چین اور پاکستان کا مُعَرَّب کہتے ہیں۔

اب مرزا قادیانی کا دجل دیکھئے کہ پہلے تو کرعہ کو کدعہ بنایا اور پھر کدعہ سے قادیان بنانے کے لیے یہ شوشہ چھوڑا کہ لفظ کدعہ اصل میں قادیان کو عربی میں دھالا گیا ہے حالانکہ قادیان کو مُعَرَّب کرنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ عربی زمین میں صرف حرف ق ہی نہیں بلکہ قادیان میں موجود تمام حروف پائے جاتے ہیں اس لیے قادیان کو عربی میں قادیان ہی کہتے ہیں اور پھر عجیب بات یہ ہے کہ ''ق'' اور ''ک'' دونوں حرف عربی کے ہیں پھر نہ جانے وہ کون احمق تھا جس نے قادیان کو عربی میں ڈھالتے ہوئے ''ق'' کو ''ک'' سے بدلنے کی ضرورت محسوس کی اور بجائے قدعہ

کے کدعہ بنایا؟ اور اگر یہی بات ہے کہ ق کو پڑھنا مشکل ہے تو پھر قادیان کو کادیان اور قادیانی کو کادیانی پڑھنا ہوگا جس کی مرزائیوں کو بہت تکلیف ہوگی کیونکہ یہ "کید" کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

ہمارا قادیانیوں سے سوال ہے کہ کس کتاب میں لکھا ہے کہ کدعہ کا لفظ قادیان کا مُعَرَّب ہے؟ لفظ کدعہ کا معنی قادیان کس نے کیا ہے؟

پانچواں دجل:

شیعہ مصنف علی طوسی کی تحریر کے الفاظ یہ ہیں:

وَمَعَهٗ صَحِيفَةٌ مَخْتُومَةٌ فِيهَا عَدَدُ اَصْحَابِهٖ بِاَسْمَائِهِمْ۔

ترجمہ: مہدی کے پاس ایک مہر بند صحیفہ ہوگا جس میں اس کے ساتھیوں کے نام لکھے ہوں گے۔

اس عبارت کے سیاق وسباق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب وہ مہدی ظاہر ہوگا تو یہ صحیفہ اس کے پاس ہوگا اس میں یہ کہیں نہیں کہ مہدی خود اپنے 313 اصحاب کے نام اس میں پرنٹ کروائے گا لیکن مرزا قادیانی نے معه صحيفة مختومة (ای مطبوعة) عبارت نقل کی ہے یعنی مطبوعۃ کے الفاظ اپنی طرف سے بڑھا لیے تا کہ کامیابی کے ساتھ سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دے سکے کہ مہدی نے اپنے 313 اصحاب کے نام پرنٹ کروانے تھے۔

چھٹا دجل:

مرزا قادیانی نے اس روایت کے بارے میں چھٹا دجل یہ رہا کہ اس کو "صحیح حدیث" کہا ہے حالانکہ اس روایت کی سند میں ایک راوی عبدالوہاب بن ضحاک حمصی" ہے جس کے بارے میں:

امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ شخص عجیب قسم کی روایات بیان کرتا تھا۔

امام ابوداؤد رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ روایتیں گھڑا کرتا تھا۔

امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ ثقہ نہیں ہے اس ترک کر دیا گیا ہے۔

امام عقیلی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ متروک راوی ہے۔

SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

امام دارقطنی رحمہ اللہ نے فرمایا: " "

امام بیہقی رحمہ اللہ نے فرمایا: " "

امام صالح بن محمد الی قط رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ منکر الحدیث ہے اس کی حدیثیں زیادہ تر جھوٹی ہیں۔

امام ابن حیان رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ حدیثیں چوری کرتا تھا اس لیے دلیل پکڑنا جائز نہیں۔

امام ابن ابی حاتم رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ جھوٹ بولا کرتا تھا۔

امام حاکم اور ابونعیم رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ موضوع حدیثیں بیان کرتا تھا۔

(تہذیب التھذیب ج ۲ ص ۶۳۷)

قارئین کرام یہ ہے مرزا قادیانی کی پیش کردہ ''صحیح حدیث'' کا حال جیسی مہدویت ویسی حدیث۔

چوتھی دلیل:

چوتھی دلیل جو مرزا قادیانی نے اپنے دعویٰ مہدویت کے ثبوت میں لکھی ہے اس کا خلاصہ ہے کہ مہدی کا معنی ہدایت یافتہ ہے جس سے یہ ماخوذ ہوتا ہے مہدی دنیا میں کسی کا شاگرد نہیں ہوگا۔ چنانچہ لکھتا ہے:

مہدی کے مفہوم میں یہ معنی ماخوذ ہیں کہ وہ کسی انسان کا علم دین میں شاگرد یا مرید نہ ہو۔

(خزائن ۱۷، ص ۳۶۰، اربعین ۲ ج ۱۳)

دوسری جگہ لکھتا ہے:

سو آنے والے کا نام جو مہدی رکھا گیا ہے سو اس میں یہ اشارہ ہے کہ وہ آنے والا علم دین خدا سے ہی حاصل کرے گا اور قرآن اور حدیث میں کسی استاد کا شاگرد نہیں ہوگا سو میں خلفاء کہہ سکتا ہوں کہ میرا یہی حال ہے کوئی ثابت نہیں کرسکتا کہ میں نے کسی انسان سے قرآن و حدیث یا تفسیر کا ایک سبق بھی پڑھا۔

باقی ہم اس بات پر بحث نہیں کرتے کہ مرزا قادیانی قرآن وحدیث کا علم رکھتا تھا یا نہیں لیکن مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ قرآن و حدیث کی تحصیل کے لیے میرا کوئی استاد نہیں یہ بات صریح

جھوٹ ہے کیونکہ مرزا قادیانی کے اس بیان کی تردید خود مرزا قادیانی کی تحریر سے ہوتی ہے جس میں علم دین استاتذہ کے ذریعے حاصل کرنے کا لکھا ہے چنانچہ لکھتا ہے:

بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح سے ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خوان معلم میرے لیے نوکر رکھا گیا (کیا تہذیب ہے استاد کو نوکر: ناقل) جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا۔

مرزا قادیانی اپنے ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

اس احقر نے ۱۸۶۴ یا ۱۸۶۵ء میں یعنی اسی زمانے کے قریب کہ جب یہ ضعیف اپنی عمر کے پہلے حصہ میں مبہوز تحصیل علم میں مشغول تھا۔ (تذکرہ ص ۳ طبع چہارم)

تذکرہ کا محشی اس خواب کی منظر کشی کرتے ہوئے لکھتا ہے:

یہ تاریخ غالباً سرسری طور پر ایک موٹے اندازے کی بنا پر لکھی گئی ہے کیونکہ یہ رویا (خواب) حضور (مرزا) کے زمانہ آغاز جوانی کا ہے جبکہ آپ ہنوز تحصیل علم میں مشغول تھے۔

لیجئے مرزا قادیانی اور اس کی ذریت خود اقرار کر رہی ہے کہ مرزا قادیانی نے ابتدائی جوانی میں علم حاصل کیا ہے۔

ہمارا مرزائیوں سے یہ سوال بھی ہے کہ مہدی کا یہ مفہوم کس نے بیان کیا؟ اگر مہدی کا مفہوم کسی شاگرد اور مرید نہ ہوتا تو نبی پاک ﷺ، خلفائے راشدین کو مہدی کیوں فرمایا حالانکہ وہ بھی شاگرد تھے اور مرید بھی۔ حدیث رسول ﷺ ہے:

”علیکم بسنتی وسنة الخلفاء الراشدین المهدین“۔

قارئین کرام! مرزا قادیانی کا پہلی عبارت میں یہ کہنا کہ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے قرآن و حدیث اور تفسیر کا ایک سبق بھی کسی سے نہیں پڑھا اور پھر دوسری عبارت میں کہا کہ فضل الٰہی نامی جو معلّم نوکر سے میں نے قرآن اور فارسی کی چند کتابیں پڑھیں ہیں۔ بات یقیناً جھوٹ اور جھوٹا شخص ہرگز مہدی نہیں ہوسکتا۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں نبی کریم ﷺ نے دعا فرمائی:

اَللّٰھُمَّ ثَبِّتْهُ وَاجْعَلْهُ هَادِیاً مَّھْدِیاً۔

اے اللہ ہدایت دینے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے۔ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۳۰۲۰)

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے بارے میں ارشاد رسول اللہ ﷺ ہے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ هَادِیاً مَّھْدِیاً وَاهْدِ بِهٖ۔

اے اللہ انہیں ہدایت دینے والا ہدایت یافتہ بنا دے اور ان کے ذریعے سے ہدایت دے۔ (سنن ترمذی حدیث نمبر ۳۸۴۲)

ان حدیثوں میں حضرت جریر بن عبداللہ اور حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہم کو بھی مہدی کہا گیا ہے حالانکہ وہ بھی آنحضرت ﷺ کے شاگرد اور مرید تھے۔

قارئین! مرزا قادیانی نے اپنی مہدویت کے ثبوت میں اس قسم کے شوشے چھوڑے ہیں جن کو حقائق سے دور کا واسطہ بھی نہیں۔ یہ بات بڑے یقین سے کہی جاسکتی ہے کہ اگر مرزائی امت میں مرزا قادیانی کی ذات وکردار کو نہایت دیانت داری سے صدق وکذب کی کسوٹی پر پرکھے تو حق تک پہنچنا کوئی مشکل بات نہ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ صحیح سمجھ عطا فرمائیں۔

☆☆☆☆☆☆

مرزا قادیانی کے حضور ﷺ پر صریح افتراء

نبی کریم ﷺ اور خلفاء راشدین کے زمانہ سعادت کے بعد ایک گروہ ایسا پیدا ہوگیا تھا جو اپنے اظہار تقدس واغراض کے لیے جھوٹی حدیثیں بنا بنا کر لوگوں میں مشہور کیا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ اس بات کو آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے ایسے گروہ کو اسلامی دنیا میں واضعین حدیث کے برے نام سے جانا جاتا ہے۔ ان کے بارے میں خود نبی پاک ﷺ کا ارشاد ہے:

مَنْ كَذَبَ عَلَیَّ مُتَعَمِّدًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ۔ (مشکوۃ شریف ص ۳۲)

اس حدیث میں حضور پر افتراء کرنے والوں کے لیے جہنم کی وعید سنائی گئی ہے۔ مگر مرزا قادیانی نے اس فن وضع حدیث میں گزشتہ واضعین کے بھی کان کتر لیے ہیں کیونکہ مرزا قادیانی نے ایسی احادیث کے نام پر ایک دو نہیں بلکہ بیسوں باتیں کی ہیں جن کا ذکر کسی موضوع سے موضوع حدیث میں بھی نہیں ہے اور یہ سب افتراء صرف اپنے مسیحیت اور مہدویت کے ثبوت کے لیے کیا ہے ہم مرزا قادیانی کے چند افتراء علی الرسول کی مثالیں آپ کے سامنے رکھتے ہیں تاکہ آپ کے لیے ''من کذب علی متعمدا فلیتبوءُ مقعدہ من النار'' کے مطابق فیصلہ کرنا آسان ہو۔

پہلا افتراء:

جاننا چاہیے کہ اگرچہ عام طور پر رسول اللہ ﷺ کی طرف سے یہ حدیث صحیح ثابت ہو چکی ہے کہ خدائے تعالیٰ اس امت کی اصلاح کے لیے ہر ایک صدی پر ایسا مجدد مبعوث کرتا رہے گا جو اس کے دین کو نیا کرے گا لیکن چودھویں صدی کے لیے یعنی اس بشارت (ظہور مہدی علیہ الرضوان) کے بارہ میں جو ایک عظیم الشان چودھویں صدی کے سر پر ظاہر ہوگا اس قدر اشارات نبویہ پائے جاتے ہیں کہ ان سے کوئی طالب منکر نہیں ہو سکتا۔

مرزا قادیانی کا یہ کلام رحمت کائنات ﷺ پر اسرار بہتان ہے مرزا قادیانی تو افتراء علی الرسول کرنے کی وجہ سے انجام کو پا چکا ہوگا لیکن مرزئی امت کو ہمارا چیلنج ہے کہ احادیث کے پورے ذخیرے میں کوئی ایک صحیح حدیث اگر صحیح نہیں تو ضعیف ہی سہی اس مضمون کو پیش کریں کہ آپ ﷺ کی طرف سے مہدی کے جودھویں صدی کے سر پر ظہور کی پیش گوئی ہوا گر نہیں اور یقیناً نہیں تو قادیانیت پر تین حرف بھیج کر دائرہ اسلام میں داخل ہو جائیں۔

دوسرا افتراء:

اور آثار نبویہ علیہ السلام میں بھی ایسا ہی آیا تھا کہ اس مہدی موعود پر کفر کا فتویٰ لگایا جائے گا سو وہ سب لکھا ہوا پورا ہوا۔ (خزائن ج ۱۲ ص ۷۵)

تیسرا افتراء:

حدیثوں میں صاف طور پر یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ مسیح موعود کی بھی تکفیر ہوگی اور علمائے وقت اس کو کافر ٹھہرائیں گے کہ یہ کیا ہے؟ اس نے تو ہمارے دین کی بیخ کنی کر دی۔ (خزائن ج ۱۷ ص ۲۱۳)

لیکن ضرور تھا کہ قرآن کریم واحادیث کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے لیے فتویٰ دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی۔ (خزائن ج ۱۷ ص ۴۰۴)

چوتھا افتراء:

مگر ضرور تھا کہ وہ مجھے کافر کہتے اور میرا نام دجال رکھتے کیوں کہ احادیث صحیحہ میں پہلے سے یہ فرمایا گیا تھا کہ اس مہدی کو کافر ٹھہرایا جائے گا اور اس وقت کے شریر مولوی اس کو کافر کہیں گے اور ایسا جوش دکھلائیں گے کہ اگر ممکن ہوتا تو اس کو قتل کر ڈالتے۔ (خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۲)

مرزا قادیانی کے عقائد ونظریات کو دیکھتے ہوئے علمائے اسلام نے مرزا قادیانی کے کفر کا فتویٰ دیا لیکن مرزا قادیانی نے اس فتویٰ تکفیر کو بھی اپنی صداقت کی دلیل بنانے کیلئے احادیث گھڑ لی کہ علماء اسلام مجھے کافر اس لیے کہتے ہیں کیوں کہ حضور ﷺ کے فرامین کے مطابق مہدی علیہ الرضوان کو علمائے اسلام کافر کہیں گے۔

بہرحال ہمارا مرزائیوں سے مطالبہ ہے کہ کوئی ایک ایسی حدیث صحیح دکھادیں جس میں مذکورہ باتیں حضور ﷺ نے بیان کی ہوں اور ہمارا دعویٰ ہے کہ مرزائی قیامت تک ایک بھی ایسی حدیث نہیں دکھا سکتے اگر نہیں دکھا سکتے اور یقیناً نہیں دکھا سکتے تو پھر اس کا کیا مطلب؟ علی الاعلان افتراء علی الرسول کو چھوڑ کر دامن رسول ﷺ سے وابستہ ہو جائیں۔

پانچواں افتراء:

ایک حدیث میں ہے کہ مہدی کے وقت یہ (چاند اور سورج گرہن) دو مرتبہ ہوگا۔
(خزائن ج ۲۳ ص ۳۲۹)

SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

کسی حدیث میں حضور ﷺ کا فرمان نہیں ہے کہ مہدی کے وقت چاند و سورج گرہن دو مرتبہ ہوگا۔ لعنة اللّٰه علی الکفرین۔

چھٹا افتراء:

لیکن بڑی توجہ دلانے کی بات ہے کہ خود آنحضرت ﷺ نے ایک مہدی کے ظہور کا زمانہ وہی قرار دیا ہے جس میں ہم ہیں اور چودھویں صدی کا اس کو مجدد قرار دیا ہے۔ (خزائن ج ۱۴ص ۳۷۰)

کوئی ایک بھی حدیث ایسی نہیں جس میں مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کا وقت چودھویں صدی بیان کیا گیا ہو اور نہ ہی کوئی حدیث ایسی ہے جس میں مہدی علیہ الرضوان کو چودھویں صدی کا مجدد قرار دیا گیا ہو۔

ساتواں افتراء:

اور جیسا کہ ایک حدیث میں بیان کیا گیا ہے یہ گرہن دو مرتبہ رمضان میں واقع ہو چکا ہے اول اس ملک میں دوسرا امریکہ میں اور دونوں انہیں تاریخوں میں ہوا ہے جن کی طرف حدیث اشارہ کرتی ہے۔ (خزائن ج ۲۲ص ۱۶۹)

آٹھواں افتراء:

پس حضرت رسول اللہ ﷺ نے خبر دی کہ سورج گرہن مہدی کے ظہور کے وقت ایام کسوف کے نصف میں ہوگا یعنی اٹھائیسویں تاریخ میں دوپہر سے پہلے۔ (خزائن ج ۸ص ۲۰۹)

یہ بھی سراسر رسول عربی ﷺ پر خالص افتراء ہے ایسے بیان کی کوئی بھی حدیث موجود نہیں نہ صحیح نہ موضوع۔ مرزا قادیانی تو افتراء علی الرسول کرنے کی وجہ سے انجام کو پہنچ گیا مرزائیوں کے چاہیے کہ اپنی آخرت ایسے شخص کے پیچھے لگ کر برباد نہ کریں۔

نواں افتراء:

چونکہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس

میں اس کے تین سو تیرہ اصحاب کا نام درج ہوگا اس لیے یہ بیان کرنا ضروری ہے کہ وہ پیش گوئی آج پوری ہوگی۔ (خزائن ج ۱۱ ص ۳۲۴)

یہ بھی سفید جھوٹ ہے کسی حدیث میں یہ بات نہیں کہ مہدی علیہ الرضوان کے پاس چھپی ہوئی کتاب ہوگی جس میں ۳۱۳ اصحاب کے نام ہوں گے۔

دسواں افتراء:

اگر حدیث کے بیان پر اعتماد ہے تو پہلے ان حدیثوں پر عمل کرنا چاہیے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں مثلاً بخاری شریف کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لیے آواز آئے گی "هٰذَا خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ" اب سوچو کہ یہ حدیث کسی پایہ اور مرتبہ کی ہے جو اس کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔ (خزائن ج ۶ ص ۳۳۷)

ماقبل آپ پڑھ چکے کہ مرزا قادیانی روایات مہدی علیہ الرضوان کا منکر تھا لیکن یہاں اپنی بات کو ثابت کرنے کے لئے بخاری کا نام لے رہا ہے حالانکہ صحیح بخاری میں ایسی کوئی روایت سرے سے موجود ہی نہیں ہے یہ مرزا کا بخاری شریف پر افتراء ہے ہم قادیانی جماعت کو چیلنج کرتے ہیں کہ بخاری شریف سے اس روایت کا ثبوت دیں اور مرزا کو قہر ذلت سے بچائے۔ اصل میں مرزا قادیانی کی عادت تھی جس چیز کو اپنے لیے ثابت کرنا ہوتا تو اس کے لیے من گھڑت حدیثیں بیان کرنے لگتا ہے۔ اور اپنے مریدوں کو دیکھتے ہوئے جو مرزا قادیانی کی ہر بات پر امنا وصدقنا کا نعرہ بلند کرتے تھے خیال کرتا کہ ساری دنیا میں جہالت ہی جہالت ہے یا شاید سارے مسلمان اپنے اسلام کو میرے ہاتھوں فروخت ہو چکے ہیں۔ اس لیے جو سیاہ سفید کہہ دیا، مانا جائے گا۔

امام باقر رحمہ اللہ کے قول

"اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ" کا جواب

مرزا قادیانی نے اپنی مہدویت کے ثبوت کے لیے دارقطنی کی ایک روایت سے بھی استدلال کیا ہے روایت کے الفاظ یہ ہیں۔

عَنْ عَمْرِو بْنِ شَمَرٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ قَالَ اِنَّ لِمَھْدِیِّنَا اٰیَتَیْنِ لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلَقِ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ یَخْسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِی النِّصْفِ مِنْہُ وَلَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ اللّٰہُ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ۔ (مسفن دار قطنی ج۲ص ۴۱۹،۴۲۰)

عمرو بن شمر نے جابر سے روایت کی ہے کہ محمد بن علی نے فرمایا کہ ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں جب سے زمین آسمان پیدا ہوئے کبھی ان کا ظہور نہیں ہوا وہ دونشانیاں یہ ہیں کہ رمضان کی پہلی رات میں چاند گرہن ہوگا اور سورج رمضان کے نصف میں ہوگا۔ جب سے زمین و آسمان بنے ہیں یہ دونوں کبھی نہیں لگے۔

ہم پہلے بھی اس بات کی وضاحت کرآئے ہیں کہ مرزا قادیانی کی عادت تھی کہ خواہ کیسی ہی صحیح متفق علیہ حدیث کیوں نہ ہو لیکن اگر اپنے دعویٰ کے خلاف پاتا تو نہایت بے باکی اور جرأت سے اس کے متعلق اعلان کردیتا تھا کہ میرے دعوے کی بنیاد وحی الٰہی ہے اس لیے اگر میرے دعوے کے خلاف کوئی حدیث ہو تو اس کو ردی کی ٹوکری میں ڈال دو (نعوذ باللہ) یا پھر اس میں اپنی ملحدانہ تاویل کاری کی ملمع سازی شروع کردیتا۔ چونکہ مرزا قادیانی کی ذات میں حضرت مہدی علیہ الرضوان کی علامات مختصہ میں سے ایک علامت بھی نہیں پائی جاتی تھیں۔ کچھ اس وجہ سے اور کچھ انگریز کے خوف کی وجہ سے ہمیشہ متذبذب رہا ہے۔

آخر جب مارچ ۱۸۹۴ء میں رمضان المبارک میں سورج اور چاند کا گرہن ہوا تو پھر سے

خودغرضی کی رگ بھڑکی اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ بمطابق حدیث مہدی معہود کے زمانے میں رمضان المبارک میں سورج چاند گرہن کی پیشگوئی کی گئی ہے اس لیے میں ہی وہ مہدی ہوں لیکن ساتھ سرکار انگریز کا بھی خوف تھا اس لیے یہ بھی اعلان کر دیا کہ میں خونی مہدی نہیں ہوں۔

مرزا قادیانی لکھتا ہے:

فَاَخْبَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم خَیْرُ الْاَنَامِ اِنَّ الشَّمْسَ تَنْکَسِفُ عِنْدَ ظُھُوْرِ الْمَھْدِیِّ فِیْ النِّصْفِ مِنْ ھٰذِہِ الْاَیَّامِ یعنی الثامن والعشرین قبل نصف النھار۔

پس رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے خبر دی کہ سورج گرہن مہدی کے ظہور کے وقت ایام کسوف کے نصف میں ہوگا یعنی اٹھائیسویں تاریخ میں دوپہر سے پہلے۔

(نورالحق خزائن ج ۸ ص ۲۰۹)

اپنی اسی کتاب میں مذکورہ روایت کے بارے میں لکھتا ہے۔

فَاعْلَمُوْا اَیُّھَا الْجُھَلاءُ وَالسُّفَھَاءُ اَنَّ ھٰذَا حَدِیْثٌ مِنْ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَخَیْرِ الْمُرْسَلِیْنَ وَقَدْ کُتِبَ فِیْ الدَّارِ قُطْنِیِ الَّذِیْ مَرَّ عَلٰی تَالِیْفٍ اَزْیَدُ مِنْ اَلْفِ سَنَۃٍ۔

اے جاہلو! اور بے وقوفو! جان لو کہ یہ حدیث خاتم النبیین و خیر المرسلین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی حدیث ہے جو دار قطنی میں لکھی ہے جس کی تالیف پر ہزار سال زیادہ عرصہ گزر چکا ہے۔ (نورالحق خزائن ج ۸ ص ۳۵۳)

مرزا قادیانی نے سنن دار قطنی کی جس روایت کو اپنی مہدویت پر دلیل بنایا ہے وہ مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر دلیل بننے کی صلاحیت نہیں رکھتی۔

اوّل:

یہ کہ مرزا قادیانی اور اس کی ذریت نے اس کو حدیث رسول کہا ہے حالانکہ یہ حدیث نہیں ہے بلکہ کسی محمد بن علی نامی بزرگ کی طرف منسوب قول ہے جن کے بارے میں قادیانی جماعت کا

دعویٰ ہے کہ محمد بن علی حضرت زین العابدین رحمہ اللہ کے بیٹے اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے امام باقر رحمہ اللہ ہیں اگر اس قادیانی دعوے کو صحیح بھی مان لیا جائے تو یہ بات حدیث نہیں بن سکتی کیونکہ امام باقر صحابی بھی نہیں ہے کہ جن کے بارے میں کہا جائے کہ یہ بات انہوں نے براہ راست آنحضرت ﷺ سے لی ہوگی اس لیے قادیانیوں کا اس قول کو حدیث کہنا افتراء علی الرسول ہے جس کا بدلہ بمطابق حدیث جہنم میں ٹھکانہ ہے۔

دوم:

یہ قول اس وجہ سے بھی دلیل بننے کی صلاحیت نہیں رکھتا کیونکہ یہ روایت جھوٹی اور من گھڑت ہے اور جھوٹے راویوں سے محمد بن علی کے نام سے گھڑی ہیں اس روایت کے دو راوی عمرو بن شمر اور جابر جعفی جھوٹے اور ضعیف ہیں ملاحظہ فرمائیں:

عمرو بن شمر الجعفی الکوفی:

اس کے تعارف میں حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

امام یحیٰ جن معین فرماتے ہیں یہ شخص کچھ بھی نہیں، امام جوزجانی فرماتے ہیں یہ شخص جھوٹا ہے امام ابن جان فرماتے ہیں یہ رافضی ہے اور حضرات صحابہ کو گالیاں دیتا تھا اور ثقہ لوگوں کے ناموں سے موضوع حدیثیں بنایا کرتا تھا، امام بخاری رحمہ اللہ فرماتے ہیں یہ حدیث کا منکر ہے، امام نسائی فرماتے ہیں: یہ ضعیف ہے امام دارقطنی فرماتے ہیں یہ ضعیف ہے امام سلیمانی فرماتے ہیں: یہ رافضیوں کے لیے حدیثیں گھڑا کرتا تھا امام ابو حاتم فرماتے ہیں: یہ حدیث کا منکر، ضعیف اور متروک ہے امام ابو زرعہ فرماتے ہیں یہ ضعیف ہے۔

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ نے ان مذکورہ ائمہ حدیث کے علاوہ بھی بہت سے آئمہ کے نام اور عمرو بن شمر کے جھوٹے اور ضعیف ہونے کے بارے میں فرامین نقل کیے ہیں (تفصیل کے لیے لسان المیز ان ج ۶ ص ۲۱۱، ۲۱۰ کا مطالعہ کیجئے) بہر حال اس جیسی ضعیف روایت سے استدلال کرنا اسی شخص کا کام ہوسکتا ہے جو علم حدیث سے بے بہرہ اور مطلب پرست ہو جیسے مرزا قادیانی۔

مرزائی شبہ:

مرزا قادیانی کی عادت تھی کہ اگر کوئی روایت اپنے مطلب ومفاد کے خلاف جانتا تو اُسے ضعیف، نا قابل اعتبار اور مخالف قرآن کہہ کر رد کر دیتا خواہ وہ بخاری ومسلم ہی کیوں نہ ہو اور اگر کوئی ضعیف بلکہ موضوع روایت بھی نا قابل تردید بنا کر پیش کرتا تھا مرزا قادیانی کو مذکورہ روایت سے بھی اپنا مطلب نکالنا تھا اس لیے اس من گھڑت روایت کو اعلیٰ درجے کی صحیح حدیث کہتے ہوئے حضرات محدثین کی تحقیق کے جواب میں جو لکھا وہ پیش خدمت ہے۔ لکھتا ہے:

جابر اور عمرو کا سچا ہونا کسوف خسوف سے ثابت ہو گیا اور رویت نے روایت کے ضعف دور کر دیا اب جو شخص ان بزرگوں (جابر جعفی اور عمر بن شمر) کو جھوٹا کہے وہ خود بدذات جھوٹا اور بے ایمان ہے۔ (خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۴)

دوسری جگہ لکھتا ہے:

محدثین نے اس حدیث پر جو جرح کی ہے اس سے کچھ نقصان نہیں بلکہ جنھوں نے جرح کی ہے اس سے اُن کی حماقت ظاہر ہوئی۔ (خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۳)

قارئین کرام! مرزا قادیانی اُن تمام اکابر محدثین کرام رحمہم اللہ جن کی ساری زندگی علم حدیث پڑھنے پڑھانے اور اسکی تبلیغ واشاعت میں گزری ہے بدذات، جھوٹا، بے ایمان اور احمق کہا ہے اور ان کے بالمقابل عمرو بن شمر اور جابر جعفی جیسے شیعہ، منکر حدیث اور جھوٹے کو بزرگ کہا ہے مرزا قادیانی کی خانہ ساز مہدویت میں محدثین اور ان کی تحقیق تو کیا اگر حدیث رسول ﷺ بھی آ جائے تو اسے بھی ردی کیطرح پھینک دیا جاتا تھا۔

ہمارا مرزائی ذریت سے سوال ہے کہ مرزا نے حدیث کی صحت کا جو اصول ''نے روایت کے ضعف کو دور کر دیا'' بیان کیا ہے یہ اُصول حدیث کی کس کتاب میں ہے اور پھر اس من گھڑت قول میں جس کسوف وخسوف کا ذکر ہے کیا مرزے کے زمانے میں یونہی ہوا؟ (مفصل تحقیق آگے دیکھئے)

انعام کا مرزائی اعلان:

مرزا قادیانی نے اس من گھڑت روایت پر انعامی چیلنج کا اعلان کرتے ہوئے کہا کہ اگر کوئی اس حدیث (من گھڑت قول) کو موضوع ثابت کردے تو ہم اسے فی الفور ایک سو روپیہ بطور انعام دیں گے۔ (خزائن ج ۷ اص ۱۳۴)

چیلنج اس روایت کی تحقیق اور چیلنج کے جواب میں علمائے امت نے عمرو بن شمر اور جابر جعفی کے از سر نو قلعی کھولی تو مرزے کیطرف سے بجائے انعام دینے کے مذکورہ گالیاں دی گئیں اور مرزا قادیانی کا ہمیشہ معمول بھی یہی رہا کہ انعام کا اعلان کرتا لیکن جب ایفاء کا وقت آتا تو من گھڑت تاویلات کر کے صاف انکار کر دیتا اور کھری کھری سناتا کہ جو انعام مانگنے کی جرأت نہ ہو سکے۔

دوسری وجہ:

اگر بالفرض اس روایت کو درست بھی تسلیم کر کے وہ معنی اور مفہوم مراد لیا جائے جو مرزا قادیانی تحریف کرتے ہوئے مراد لیا تو تب بھی مرزا قادیانی کے دعویٰ مہدویت کے لیے کچھ بھی مفید نہیں ہے کیونکہ صحیح احادیث میں سچے مہدی کی بہت سی نشانیاں بیان فرمائی گئی ہیں جیسے کہ مہدی عزت رسول ﷺ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہونگے، نام نامی محمد جبکہ والد کا نام عبد اللہ ہوگا، حج کے موقع پر بیت اللہ میں ظہور ہوگا عدل وانصاف سے حکومت کریں گے، امت کو اُن کے دور میں خوشحالی ملے گی وغیرہ جبکہ مرزا قادیانی میں مذکورہ علامات میں سے ایک بھی نہیں پائی جاتی کیا جز کے پائے جانے کا کل پایا جانا کہہ سکتے ہیں؟ انگلی کو ہاتھ ہاتھ کو بازو اور بازو کو انسان کہا جاسکتا ہے؟

تیسری وجہ:

دارقطنی میں محمد بن علی کیطرف منسوب مذکورہ روایت کو اگر حدیث بھی تسلیم کرلیا تو تب بھی مرزا قادیانی کے لیے کچھ مفید نہیں کیونکہ مرزا قادیانی خود اُن تمام روایات کو جن میں حضرت مہدی

SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

علیہ الرضوان کا تذکرہ ہے ضعیف موضوع، من گھڑت اور نا قابل اعتبار لکھ کران روایات کا سرے ہی سے انکار کر چکا ہے تو پھر یہ روایت کیسے صحیح ہو گئی؟

چوتھی وجہ:

مرزا قادیانی کے زمانے میں جو سورج اور چاند گرہن کا اجتماع ہوا دار قطنی کی مذکورہ روایت کے مطابق نہیں تھا روایت کے الفاظ ہیں:

يَنْكَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ وَتَنْكَسِفُ الشَّمْسُ فِي النِّصْفِ عَنْهُ۔

گرہن ہوگا چاند کو پہلی رات رمضان کی اور گرہن ہوگا سورج کو اس کے نصف میں۔

رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن ہوگا اور رمضان کے نصف میں سورج کو گرہن ہوگا۔

اس روایت کے مطابق رمضان المبارک کی پہلی رات کو چاند کو گرہن ہوگا جبکہ اسی رمضان کے نصف یعنی پندرویں رات کو سورج کو گرہن ہوگا جبکہ مرزا قادیانی کے زمانے میں خسوف کسوف کا جو اجتماع ہوا وہ مذکورہ تاریخوں کے مطابق نہیں تھا بلکہ چاند گرہن رمضان کی تیرھویں رات اور سورج گرہن رمضان کی اٹھائیسویں رات کا لگا تھا۔

مرزائی تحریف:

مرزا قادیانی نے انتہائی مکاری کے ساتھ دار قطنی کی مذکورہ روایت میں تحریف کرتے ہوئے رمضان کی پہلی رات کو تیرھویں رات اور نصف رمضان کا اٹھائیسویں رات ثابت کرنے کی کوشش کی ہے مرزا قادیانی لکھتا ہے:

مہدی موعود کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں چاند کو گرہن اس کی اول رات میں ہوگا یعنی تیرھویں تاریخ کو اور سورج کا گرہن رمضان کے بیچ کے دن میں ہوگا یعنی رمضان کی اٹھائیسویں تاریخ کو۔ (حقیقت الوحی ص ۱۹۴)

قارئین کرام! مرزا قادیانی نے اول رات کو تیرھویں اور نصف کو اٹھائیسویں رات بنانے

میں کچھ دلیل بنانے کی بھی کوشش کی ہے۔

مرزا لکھتا ہے:

اس روایت میں القمر کا لفظ ہے اور عرب محاورہ میں پہلی رات کا چاند قمر نہیں کہلاتا بلکہ تین دن تک اس کا نام ہلال ہوتا ہے اور بعض کے نزدیک سات دن تک ہلال ہی کہلاتا ہے اس لیے قمر کے لفظ سے پتہ چلتا ہے کہ مراد تیرھویں رات ہے نہ کہ پہلی اگر پہلی رات مراد ہوتی تو ہلال کا لفظ ہوتا اور عبارت یوں ہوتی۔ یَنْكَسِفُ الْهِلَالُ فِیْ اَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ۔ (روحانی خزائن ج ۲۲)

دوسری جگہ اخلاقیات کے موتی بکھرے ہوئے لکھتا ہے:

احمقوں نے یہ معنی کس لفظ سے سمجھ لے اے نادانوں! آنکھوں کے اندھو، مولویت کو بدنام کرنے والو ذرا سوچو کہ حدیث میں قمر کا لفظ آیا ہے اگر یہ مقصود ہوتا کہ پہلی رات میں چاند گرہن ہوگا تو حدیث میں قمر کا لفظ نہ آتا بلکہ ہلال کا لفظ آتا اس جگہ قمر کا معنی نہ سمجھنے والوں کو احمق، نادان، اندھا اور دین کو بدنام کرنے والے جیسے القابات سے۔

ایک جگہ لکھتا ہے:

کوئی شخص اہل لغت اور اہل زبان میں سے پہلی رات کے چاند ہر قمر کا اطلاق نہیں کرتا بلکہ وہ تین رات تک ہلال کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ (خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۱)

ایک اور جگہ لکھتا ہے:

خدا سے ڈرو جبکہ حدیث میں قمر کا لفظ موجود ہے اور بالاتفاق قمر اس کو کہتے ہیں جو تین دن کے بعد سات دن کے بعد کا چاند ہوتا ہے۔ (خزائن ج ۱۷ ص ۱۳۹، ۱۳۸)

مرزا قادیانی کی عبارات کا حاصل یہ ہے کہ:

☆ عرب محاورات میں پہلی رات کو چاند کو قمر نہیں ہلال کہتے ہیں۔

☆ پہلی رات کے چاند کو قمر کہنے والے احمق، نادان، اندھے ہیں۔

☆ اہل لغت اور اہل زبان پہلی رات کے چاند کو قمر نہیں کہتے۔

☆ بالاتفاق لفظ قمر تین دن یا سات دن کے بعد کے چاند کو کہتے ہیں۔

جواب:

قارئین کرام! مرزا قادیانی کے مذکورہ بالا تمام دعوے اس کی جہالت اور دھوکے کا بڑا ثبوت حقیقت یہ ہے چاند کا عربی میں مشترک نام قمر ہے یعنی مہینہ کی پہلی شب سے آخری شب تک کے چاند کو عربی میں قمر کہتے ہیں باقی ہلال اور بدر وغیرہ چاند (قمر) کی مختلف حالتوں کے نام ہیں مختلف اوقات اور مختلف حالتوں کے لحاظ سے کبھی اس قمر کو ہلالی اور بدر کہا جاتا ہے لیکن وہ ہلال اور بدر کہلاتے ہوئے بھی قمر ہی رہتا ہے جیسے اُردو میں پہلی رات سے آخری رات تک کے چاند کو ''چاند'' ہی کہتے ہیں اسی طرح عربی میں بھی پورے مہینے کے چاند کا نام ''قمر'' ہی ہے اس کی مثال ایسے ہے جیسے کسی شخص کا نام زید ہو لیکن ابتدائی عمر میں بچہ، درمیانی میں جوان اور آخری عمر میں بوڑھا کہلاتا ہے لیکن تینوں حالتوں میں زید ہی رہتا ہے ایسے ہی چاند کا نام ہی قمر ہے قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''هُوَالَّذِیْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِیَاءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَہٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِیْنَ وَالْحِسَابِ۔'' (پ11 سورۃ یونس آیت نمبر 5)

اور وہی اللہ ہے جس نے سورج کو سراپا روشنی بنایا اور چاند کو سراپا نور اور اس کے (سفر) کے لیے منزلیں مقررہ کر دیں تاکہ تم برسوں کی گنتی اور (مہینوں کا) حساب معلوم کر سکو۔

وَالْقَمَرَ قَدَّرْنَاہُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ کَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمُ (یٰس 39)

اور ہم نے چاند کے لیے اس کی منازل ناپ تول کر مقرر کر دی ہیں یہاں تک کہ وہ جب (ان منزلوں کے دور سے) لوٹ کر آتا ہے تو کھجور کی پرانی ٹہنی کی طرح (پتلا) ہو کر رہ جاتا ہے۔

ان دونوں آیتوں میں پورے مہینے کے چاند کو قمر کہا گیا ہے خواہ وہ پہلی رات کا ہو یا آخری

رات کا آئمہ لغت نے بھی چاند کو قمر ہی لکھا ہے چنانچہ لغت کی مشہور کتاب تاج العروس میں ہے۔

" اَلْهِلَالُ بِالْکَسْرِ تَمْرَةُ الْقَمَرَ "

ہلال قمر کی ابتدائی صورت کو کہتے ہیں۔

آگے لکھتا ہے:

" يُسَمّٰى الْقَمَرُ لِلَّيْلَيْنِ مِنْ اَوَّلِ الشَّهْرِ هِلَالاً "

قمر کو مہینے کی پہلی دو راتوں میں ہلال کہا جاتا ہے۔ (تاج العروس ج۳۱ص۱۴۴)

لغت کی مشہور کتاب لسان العرب میں ہے۔

يسمى القمر من اوّل شهر هلالاً

مہینہ کی پہلی دو راتوں میں قمر کو ہلال کہتے ہیں۔

قارئین کرام! آپ نے دیکھ لیا کہ پہلی رات کے چاند کو بھی قمر کہا گیا ہے مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ بالاتفاق پہلی رات کا چاند قمر نہیں، اور اہل لغت اور اہل زبان پہلی رات کے چاند کو قمر نہیں ہلال کہتے ہیں یہ باتیں اپنے اندر کتنی صداقت رکھتی ہیں؟ اور پہلی رات کے چاند کو قمر کہنے والے نادان، احمق اور اندھے ہیں یا خود مرزا کی جہالت پر ثبوت کیونکہ عربی محاورات میں یخسف القمر کہا جاتا ہے نہ کہ یخسف الھلال ہمارا مرزائیوں سے سوال ہے کہ کیا وہ ہمیں عربی محاورات میں یخسف الھلال کے الفاظ دکھا سکتے ہیں؟

اب اگر سارے حقائق کو چھوڑ کر مرزا قادیانی کی جاہلانہ منطق کو لے کر یہ کہا جائے کہ پہلی رات کے چاند کو قمر نہیں کہتے بلکہ چوتھی یا آٹھویں رات کے چاند کو قمر کہتے ہیں تو پھر:

" وَيَنْخَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ "

رمضان کی پہلی رات کو قمر کو گرہن ہوگا۔

کے مطابق مرزا کی منطق کو لیتے ہوئے ضروری تھا کہ چاند گرہن چوتھی یا آٹھویں رات کو ہوتا نہ کہ پہلی یا چودھویں کو کیونکہ بمطابق مرزا قمر کی پہلی رات نہ تو چودھویں بنتی ہے اور نہ ہی پہلی بلکہ

قمر کی پہلی رات چوتھی یا آٹھویں بنتی ہے۔

مرزائی عذر:

پہلی رات سے چودھویں اور نصف سے آٹھائیسویں رات مراد لینے پر مرزائیوں کیطرف سے ایک عذر یہ پیش کیا جاتا ہے کہ عادت اللہ یہی جاری ہے کہ چاند کو ہمیشہ 15,14,13 تاریخ میں گرہن ہوتا ہے اور سورج کو ہمشہ 29,28,27 تاریخ میں گرہن ہوتا ہے۔

روایت کے الفاظ "یَنْخَسِفُ الْقَمَرُ لِاَوَّلِ لَیْلَۃٍ مِّنْ رَمَضَانَ" سے مراد ہے چاند گرہن کی مقررہ تاریخوں میں سے پہلی رات یعنی رمضان کی چودھویں رات کو چاند گرہن ہوگا اور "تَنْکَسِفُ الشَّمْسُ فِیْ النِّصْفِ مِنْہُ" سے مراد یہ ہے کہ سورج گرہن کی مقررہ تاریخوں میں سے درمیانی رات یعنی رمضان کی آٹھائیسویں رات کو سورج گرہن ہوگا اور مرزا قادیانی کے زمانے میں بھی انھی دو تاریخوں میں چانداور سورج گرہن ہوا تھالہذا پیش گوئی پوری ہوگئی ہے اور رہی بات روایت کے ظاہری الفاظ کی یعنی رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن اور رمضان کے نصف میں سورج گرہن تو یہ مراد لیناعادت اللہ کے خلاف ہے جبکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ

وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّۃِ اللّٰہِ تَبْدِیْلاً

لہذا اگر رمضان کی پہلی اور درمیانی رات مراد لیں تو خلاف قرآن لازم آتا ہے

جواب:

مرزائیوں کا یہ عذر بھی تارعنکبوت سے زیادہ طاقت نہیں رکھتا کیونکہ اگر مکمل روایت کو سامنے رکھا جائے تو اس سے یہ بات بالکل واضح ہوجاتی ہے کہ حضرت مہدی علیہ الرضوان کے زمانے میں جیسا کسوف وخسوف کا اجتماع ہوگا ویسا کبھی نہ ہوا ہوگا چنانچہ روایت کے الفاظ:

لَمْ تَکُوْنَا مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ

جب سے زمین وآسمان بنے اس وقت سے ایسا نہیں ہوا ہوگا۔

SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT

اس پر دلیل ہے جبکہ جیسا مرزا کے زمانے میں خسوف وکسوف جا اجتماع ہوا ہے ویسا تو پہلے بھی رمضان ہی کے مہینے میں 60 سے زائد مرتبہ ہو چکا ہے اور جب تک نظام فلکی موجود ہے آئندہ بھی لگتا رہے گا اور دلچسپ بات یہ ہے کہ خود مرزا کی زندگی میں تین مرتبہ رمضان المبارک میں کسوف وخسوف کا اجتماع ہوا ہے پہلا 1851ء بمطابق 1267ھ میں رمضان المبارک کی انہی تاریخوں یعنی 13 رمضان کو چاند گرہن اور 28 رمضان کو سورج گرہن لگا تھا جبکہ مرزا قادیانی کر عمر صرف 11 یا 12 سال تھی پھر دوسرا اجتماع انہی تاریخوں میں 1894ء بمطابق 1311ھ کو امریکہ میں ہوا پھر تیسرا اجتماع 1895ء بمطابق 1312ھ کو ہوا۔

دوسرا جواب:

اگر چاند اور سورج گرہن کا گرہن کی مقررہ تاریخوں میں ہی لگنا مقصود ہوتا تو روایت کے الفاظ لِاَوَّلِ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ نہ ہوتے بلکہ لاول لیلة من لیالیھا ہوتے اور قادیانیوں کا اول اور نصف رمضان میں گرہن لگنے کو لا تبدیل لخلق اللّٰہ کے خلاف سمجھنا مرزائیوں کی کوڑھ مغزی اور جہالت پر بین ثبوت ہے اگر آیت کا معنی یہی ہو کہ نظام کائنات میں تبدیلی اللہ کے خلاف ہے تو دیکھئے سو پھر انسان کی پیدائش میں عادت اللہ کیا تھی پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام بغیر والدین کے پیدا ہوئے لیکن پھر حضرت حوا علیہا السلام کی دفعہ عادت بدلی اور وہ حضرت آدم کی پسلی سے پیدا ہوئی پھر آگے نسل انسانیت چلنے میں عادت اللہ بدل گئی اور مرد و عورت کے تعلق سے انسان پیدا ہونے لگے لیکن پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر عادت اللہ بدل گئی اور وہ بغیر باپ کے پید ہوئے اور پھر سے عادت اللہ بدل گئی۔

عادت اللہ یہ ہے کہ سورج مشرق سے نکلتا ہے لیکن قرب قیامت میں مغرب سے نکلے گا۔

لن تجدلسنة اللّٰہ تبدیلا۔ آیت کا اصل معنیٰ یہ ہے کہ اللہ کی سنت کو کوئی دوسرا نہیں بدل سکتا اس کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ نہیں بدل سکتا کیونکہ اس سے تو اللہ تعالیٰ کی قدرت محدود ہوتی ہے۔

تیسرا جواب:

اس روایت میں " اِنَّ لَمَهْدِيْنَا اٰيَتَيْنِ " کے الفاظ ہیں اور آیت کا معنی ''علامت'' اور نشانی کے ہوتا ہے اور علامت کی تعریف ہے" تُوْجَدُ فِيْهِ وَلَايُوْجَدُ فِيْ غَيْرِهٖ "علامت کہتے ہیں جو صرف اُسی شی میں پائی جائے جس کی وہ علامت ہے کسی اور میں نہ پائی جائے اور اگر کسی اور میں پائی گئی تو وہ علامت نہیں رہتی پس اگر یہ روایت صحیح بھی ہو تب بھی اگر یہ گرہن پہلے گرہنوں کی طرح ہو تو اسے امام مہدی کی علامت نہیں کہہ سکتے۔

مرزائی عذر:

اس جھوٹی روایت میں تاویلات کے تمام راستے مسدود ہو جانے پر مرزائی ذریت دور کی کوڑی لایا ہے/ایک آخری پوری تاویل کرتے ہیں اور خود مرزا قادیانی نے بھی اس تاویل کے سہارے اپنے مہدویت کے محل کو کھڑا کرنے کی کوشش کی ہے مرزا قادیانی خسوف وکسوف والی مذکورہ روایت کا ترجمہ کرتے ہوئے لکھتا ہے:

ترجمہ: تمام حدیث کا یہ ہے کہ ہمارے مہدی کے لیے دو نشان ہیں جب سے زمین وآسمان کی بنیاد ڈالی گئی وہ نشان کسی ماموراور مرسل اور نبی کے لیے ظہور میں نہیں آئے۔ (خزائن ج ۱۷ص ۱۳۲)

ایک اور جگہ لکھتا ہے:

اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ رمضان کے مہینہ میں کبھی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے بلکہ یہ مطلب ہے کہ کسی مدعی رسالت یا نبوت کے وقت میں کبھی یہ دونوں گرہن جمع نہیں ہوئے جیسا کہ حدیث کے ظاہر الفاظ اسی پر دلالت کر رہے ہیں اگر کسی کا یہ دعویٰ ہے کہ کسی مدعی نبوت یا رسالت کے وقت میں دونوں گرہن رمضان میں کبھی کسی زمانہ میں جمع ہوئے ہیں تو اس کا فرض ہے کہ اس کا ثبوت دے۔ (خزائن ج ۲۲ص ۲۰۳)

قارئین کرام! مرزا قادیانی نے اس من گھڑت روایت پر بھی جھوٹ بولا ہے کیونکہ اس روایت میں کوئی ایک لفظ بھی ایسا نہیں ہے جس کا ترجمہ یہ ہو کہ ’’جب سے یہ نشان (خسوف کسوف) کسی مرسل کے لیے ظہور میں نہیں آئے مذکورہ روایت میں نہ مامور کا ذکر ہے اور نہ کسی مرسل یعنی مدعی نبوت و رسالت لیکن یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ روایت میں تو خسوف و کسوف کو مہدی کی نشانی بنایا گیا ہے جبکہ مرزا اسے نبوت و رسالت کی نشانی کہہ رہا ہے تو کیا مرزا قادیانی کے نزدیک دعویٰ مہدویت ہی دعویٰ نبوت و رسالت ہے؟ اگر یہی بات صحیح ہے تو سوال یہ اٹھتا ہے کہ کسوف و خسوف کا اجتماع تو 1894ء میں ہوا جبکہ 1897ء میں مرزا قادیانی نہ صرف نبوت و رسالت کے دعوے سے دستبرداری کا اعلان کرتا نظر آتا ہے بلکہ مدعی نبوت پر لعنت بھی بھیجتا تھا۔ جنوری 1897ء کو مولانا غلام دستگیر قصوری صاحب کے اعتراضات کے جواب میں شائع کردہ اشتہار میں لکھتا ہے:

ان پر واضح رہے کہ ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔ (مجموعہ اشتہارات ج۲ ص۲)

اب مرزائی بتائیں کہ مرزا 1894ء میں مدعی نبوت و رسالت کا دعویٰ کرتا تھا جبکہ 1897ء میں دعویٰ نبوت کا انکار کرتے ہوئے مدعی نبوت پر لعنت بھیج رہا ہے اب اگر یہ کہا جائے کہ 1894ء میں خسوف و کسوف کے وقت مرزا قادیانی مدعی نبوت و رسالت تھا تو پھر 1897ء کے اپنے قول کے مطابق لعنتی بنتا ہے اور اگر کہا جائے کہ 1894ء میں مدعی نبوت و رسالت نہیں تھا تو پھر دعویٰ مہدویت میں جھوٹا ثابت ہوتا ہے مرزائی بتائیں کیا فیصلہ کرتے ہیں؟

دوسرا جواب:

مرزا قادیانی کا یہ کہنا کہ کسی مدعی نبوت و رسالت کے زمانے میں رمضان میں کسوف و خسوف کا اجتماع نہیں ہوا بالکل جھوٹ اور جہالت کی علامت ہے کیونکہ خود مرزے کی زندگی میں 1861ء میں جبکہ اُس کی عمر 11 یا 12 سال تھی محمد احمد سوڈانی نامی شخص مہدویت کا دعویٰ دار موجود تھا اس کے علاوہ تاریخ میں بھی کہی ایسے واقعات ملتے ہیں۔

بعض مرزائی شبہات کا ازالہ

اعتراض:

حدیث شریف میں حضرت مہدی علیہ الرضوان کا عترت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہونا بیان ہوا ہے اور مرزا صاحب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد سے ہے چنانچہ خود اُس نے ''ایک غلطی کا ازالہ'' میں اس بات کی وضاحت بھی کی ہے۔

جواب:

یہ واقعتاً ایک دلچسپ معمہ ہے کہ مرزا قادیانی کس خاندان سے تعلق رکھتا تھا کیونکہ مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں اپنا تعلق پانچ خاندانوں سے ہونا بیان کیا ہے۔ تفصیل اس کی اس طرح ہے کہ:

جب مرزا قادیانی نے خود کو ایک عام مسلمان کے طور ر مبلغ اسلام اور خادم اسلام کی حیثیت سے لوگوں میں متعارف کروایا تو اپنے نام کے شروع میں مرزا لکھا کرتا تھا (اب بھی مرزائی کتب پر مرزا غلام احمد قادیانی ہی لکھا ہوتا ہے) جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ مرزا قادیانی مغل خاندان سے تھا اور آٹھ، دس سال کے بعد مرزا قادیانی نے 1888ء میں ''کتاب البریہ'' شائع کی تو اس میں بھی اپنی قوم مغل برلاس بتائی ہے مرزا لکھتا ہے:

> میرے بزرگ سمرقند سے پنجاب میں وارد ہوئے تھے۔ اب میری سوانح اس طرح پر ہے کہ میرا نام غلام احمد، میرے والد صاحب کا نام غلام مرتضٰی اور دادا صاحب کا نام عطا محمد اور میرے پردادا کا نام گل محمد تھا اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے کہ ہماری قوم مغل برلاس ہے اور میرے بزرگوں کے پرانے کاغذات سے جواب تک محفوظ ہیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس ملک میں سمرقند سے آئے تھے۔ (کتاب البریہ خزائن ج ۱۳ ص ۱۶۳،۱۶۲ حاشیہ)

لیکن پھر اپنی حقیقت الوحی نامی کتاب میں اپنی قوم بدلتے ہوئے ہوئے لکھتا ہے:

ان تمام کلمات الٰہیہ سے ثابت ہے کہ اس عاجز خاندان دراصل فارسی ہے نہ مغلیہ نہ معلوم کس غلطی سے مغلیہ خاندان مشہور ہو گیا۔ (حقیقت الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۸۱ حاشیہ)

آگے اسی بات (کہ مرزا فارسی ہے) کو مزید پختہ کرنے کی غرض سے لکھتا ہے:

بہر حال جو کچھ خدا نے ظاہر فرمایا ہے وہی درست ہے انسان ایک ادنیٰ سی لغزش سے غلطی میں پڑ سکتا ہے مگر خدا سہو اور غلطی سے پاک ہے۔ (حقیقت الوحی خزائن ج ۲۲ ص ۸۱ حاشیہ)

اور اس کے بعد 1900ء تک اسی خیال پر بضدر رہا کہ وہ فارسی الاصل ہے اور اپنے رسالہ ''اربعین'' میں لکھا کہ اس خاکسار کا خاندان بظاہر مغلیہ خاندان ہے اور کوئی تذکرہ ہمارے خاندان کی تاریخ میں نہیں دیکھا گیا کہ وہ بنی فارس کا خاندان تھا لیکن اب مجھے خدا کے کلام سے معلوم ہوا کہ ہمارا خاندان فارسی خاندان ہے سو اس پر ہم پورے یقین سے ایمان لاتے ہیں۔ (خزائن ج ۱۷ ص ۳۶۵)

لیکن یہ پورے یقین سے ایمان لانا ایک سال تک چلا پھر اپنی کتاب ایک غلطی کا ازالہ میں اپنے سید ہونا بیان کرتا ہے یہ بات میرے اجداد سے ثابت ہے کہ ایک دادی ہماری شریف خاندان سادات سے اور بنی فاطمہ سے تھی۔ (ایک غلطی کا ازالہ خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۲) حاشیہ)

جب کہ ظاہر کے طور پر سنا گیا ہے کہ میں باپ کے لحاظ سے قوم کا مغل ہوں (باپ کے نسب پر بھی یقین نہیں: ناقل) مگر بعض دادیاں میری سادات میں سے تھیں۔ (خزائن ج ۲۱ ص ۳۶۳)

ایک غلطی کا ازالہ کے صفحہ 9 پر اپنا بنی اسرائیل ہونا بھی بیان کر دیا مرزا لکھتا ہے:

میں خدا سے وحی پا کر کہتا ہوں کہ میں بنی فارس میں سے ہوں اور بموجب اس حدیث کے جو کنز العمال میں درج ہے بنی فارسی بھی بنی اسرائیلی اور اہل بیت میں سے ہیں۔

قارئین کرام! یہاں تک قادیانی تحریرات کا مطلب یہ ہوا کہ مرزا قادیانی حضرت اسحاق علیہ السلام کی نسل سے بھی تھا اور ان کے بھائی حضرت اسماعیل علیہ السلام کی نسل سے بھی اور مغلیہ خاندان سے تعلق خاندانی روایات کی بنا پر تھا جبکہ مرزے کے خدا نے اس کو سچی بات یہ بتائی کہ وہ

فارسی ہے یعنی 1901ء تک مرزا قادیانی اپنا تعلق چار خاندانوں سے ہونا بیان کر چکا تھا مغل، فارسی، اسرائیلی، اور فاطمی لیکن یہ سلسلہ یہاں چار خاندانوں تک محدود نہیں رہا اس کے ایک سال بعد اُس نے اپنا چینی الاصل ہونا بھی بیان کر دیا اپنے آپ کو خاتم الخلفاء ثابت کرنے کے چکر میں شیخ ابن عربی کے حوالے سے لکھتا ہے:

حضرت محی الدین ابی العربی لکھتے ہیں کہ خاتم الخلفاء چینی الاصل ہوگا۔

(تذکرہ الشہادتین: خزائن ج20 ص35)

اکثر مائیں اور دادیاں ہماری مغلیہ خاندان سے ہیں اور وہ چینی الاصل ہیں یعنی چین کی رہنے والی۔ (حقیقت الوحی خزائن ۲۲ص ۲۰۹ حاشیہ)

غرض یہ کہ مرزا قادیانی اپنے باپ دادا کیطرف سے مغل بعض دادیوں کیطرف سے سید، اکثر ماؤں دادیوں کیطرف سے چینی، دیگر بعض دادیوں کیطرف سے بنی اسرائیل اور خدا کیطرف سے فارسی بن گیا۔ یعنی مرزا قادیانی ایک ہی وقت میں مغل، ایرانی، بنی اسرائیل، سید اور چینی سب کچھ تھا لیکن صرف اسی اکتفا نہیں بار بار نسب بدلنے کے جھنجٹ سے تنگ آ کر قصہ ختم کر دیا لکھتا ہے:

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(خزائن ج۲۱ص ۱۳۳)

قارئین کرام! حقیقت میں کسی شخص کا جائز و ناجائز ہر دو ذرائع سے اتنی نسلوں سے ہونا ناممکن ہے ان خرافات میں صحیح بیان وہی ہوسکتا ہے جو خاندانی روایات کے مطابق ہو چنانچہ مرزا قادیانی کا لڑکا مرزا محمود لکھتا ہے کہ:

کسی خاص قوم کے کسی خاص انسان کی اولاد ہونے کا ایک ہی ثبوت ہوتا ہے اور وہ اس قوم کی روایات ہیں۔ (الفضل قادیان ۲۵ ستمبر ۱۹۲۴ء)

اور مرزا قادیانی کی قوم کی روایات یہ ہیں کہ مرزا قادیانی مغل تھا باقی جو شخص نسب بدلتا ہو

اس کے بارے میں مرزا قادیانی کالڑکا مرزا محمود قرآنی زنیم جس کا معنی بے نسل ہے کی تشریح کرتے ہوئے کہتا ہے۔

قرآن مجید میں زنیم کا لفظ ہے جس کے معنی ہوتے ہیں کہ وہ شخص جو کسی قوم کا فرد تو نہیں مگر اپنے آپ کو اس کی طرف منسوب کرتا ہے (مفردات) (تفسیر صغیر، مرزا بشیر الدین محمود ص ۷۶۳)

لیکن سوال یہ ہے کہ ایک انسان ہوش ہوحواس کی موجودگی میں ایسی حماقت نہیں کرسکتا تو پھر مرزا قادیانی سے اپنی قوم سے رشتہ توڑ کر دوسری قوموں سے رشتہ جوڑنا اور دوسرے خاندانوں میں گھسنا کیوں کر ہوا۔ اس کے صاف جواب دو ہی ہو سکتے ہیں:

۱۔ مرزا قادیانی نے حواس باختہ ہونے کی حالت میں یہ سب کچھ لکھا ہے۔

۲۔ مرزا قادیانی کے سب کچھ بننے کے شوق نے مرزا قادیانی کے قلم کو مصلحت کے پیش نظر اس طرف موڑ دیا اور یہ دونوں باتیں بالکل صحیح ہیں مرزا قادیانی نے حواس باختہ ہو کر محض اپنے مشن کو کامیاب بنانے اور سب کچھ ہونے کے شوق کی خاطر دروغ مصلحت آمیز پر عمل کیا ہے۔

اعتراض:

مرزا قادیانی کہتا ہے کہ احادیث مبارکہ میں مہدی کا مال تقسیم کرنے سے مراد دنیاوی مال و دولت نہیں بلکہ روحانیت مراد ہے کہ مہدی موعود لوگوں میں روحانیت تقسیم کریں گے لیکن کوئی لینے والا نہ ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا ہے:

جواب:

احادیث مبارکہ کا یہ مطلب سمجھنا مرزائی سمجھ کا ہی حصہ ہے۔ احادیث میں حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے زمانۂ خلافت میں جس خوشحالی کا ذکر ہے اس سے مراد روحانیت نہیں بلکہ یہی دنیاوی بال ومتاع ہے اور مطلب یہ ہے کہ ہر شخص کے دل میں بے نیازی آجائے گی اور مال و دولت اس قدر ہوگا کہ مزید کی حاجت نہ رہے گی۔ دلوں میں استغناء آجائے گا چنانچہ چند احادیث مبارکہ

درج ذیل ذکر کی جاتی ہیں جن میں امام مہدی علیہ الرضوان کے زمانہ خلافت میں خوشحالی کا بیان ہے:

عن ابی سعید الخدری رضی اللّٰہ عنہ قال رسول اللّٰہ یکون فی امتی المھدی ان قصر فسبح والا فتسع تنعم فیہ امتی نعمۃ لم یسمعوا بمثلھا قط، توتی اکلھا ولا تترك منھم شیئا والمال یومئذ کدوس فیقوم الرجل فیقول یامھدی ! اعطنی فیقول خذ۔ (التذکرہ ص۲۹۹)

میری امت میں مہدی علیہ الرضوان ہوں گے جو کم از کم سات سال یا نو سال (خلیفہ) رہیں گے، ان کے زمانے میں میری امت ایسی نعمتوں اور فراوانیوں میں ہوں گی کہ اس سے پہلے اس کی مثال بھی نہیں سنی ہوگی، زمین اپنی تمام پیداوار اگل دے گی اور کچھ بھی نہ چھوڑے گی اور اس زمانے میں مال کھلیان میں اناج کے ڈھیر کی طرح پڑا ہوگا چنانچہ ایک آدمی کھڑا ہو کر کہے گا کہ اے مہدی! کچھ مجھے بھی دیجئے! تو وہ اس سے فرمائیں گے کہ (حسب منشا دیتا ہوں) لے لو۔

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ : خَشِیْنَا اَنْ یَّکُوْنَ بَعْدَ نَبِیِّنَا صلی اللہ علیہ وسلم حَدَثٌ، فَسَأَلْنَا النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ اِنَّ فِیْ اُمَّتِیْ الْمَھْدِیَّ یَخْرُجُ یَعِیْشُ خَمْسًا اَوْ سَبْعاً زید الشاك قَالَ فَیَجِیْئُ لَہٗ فِیْ ثَوْبِہٖ مَا اسْتَطَاعَ اَنْ یَحْمِلَہٗ۔

(رواہ الترمذی فی جامعۃ: ۵۰۶/۴،وقال: حدیث حسن ،وقد روی من غیروجہ عن أبیی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وأحمد فی مسندہ؛ ۲۵۴/۱۷، ۲۵۵، والحاکم فی المستدرك، ۶۰۱۱/۴ وفی اسنادہ ضعف غیر شدید لضعف فی زید العمی أحد رجال الاسناد ،ولکنہ منجیر بشواھدہ ومتابعیہ ،فمن ذلك ما أخرجہ الحاکم فی المستدرك، ۶۰۱/۴)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد پیش آنے والے حادثات کے خوف نے آ گھیرا تو ہم نے اس سلسلے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا (گھبرانے کی

بات نہیں) میری امت میں مہدی کا خروج ہوگا جو کہ پانچ سال یا سات سال یا نو سال (بطور خلیفہ) زندہ رہے گی (سالوں کی تعداد میں راوی کو شک ہے) ہم نے غرض کیا کہ یہ سلسلہ کب تک رہے گا فرمایا کئی سال پھر فرمایا کہ ایک آدمی ان کے پاس آکر کہے گا کہ اے مہدی مجھے کچھ دیجئے مجھے کچھ دیجئے ! تو وہ لپ بھر بھر کر اس کے کپڑے میں اتنا ڈال دیں گے جس کو وہ اٹھا نہ سکے یعنی کسی آدمی میں جتنا وزن اٹھانے کی ہمت ہوسکتی ہے امام مہدی اس سے کم نہیں دیں گے۔

وَعَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ يَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ خَلِيْفَةٌ يَحْثِيْ الْمَالَ فِيْ النَّاسِ حَثْيًا لَا يَعُدُّهُ عَدًّا ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَيَعُوْدُنَّ۔

(رواه البزار ورجاله رجال الصحيح) (مجمع الزوائد ج۷ص۳۱۷)

۔۔۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں ایک خلیفہ ہوگا۔ جو لوگوں کو مال لپ بھر بھر تقسیم کرے گا، شمار نہیں کرے گا۔ (یعنی سخاوت اور دریا دلی کی بناء پر بغیر گنے کثرت سے لوگوں میں عطا تقسیم کریں گے) اور قسم ہے اس ذات پاک کی جس کی قدرت میں میری جان ہے، البتہ ضرور لوٹے گا (یعنی امر اسلام مضمحل ہو جائے کے بعد ان کے زمانہ میں پھر سے فروغ حاصل کرلے گا)

وعن ابی هريرہ رضی الله عنه النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال يكون فی امتی المهدی ان قصر فسبع والاثمان والا فتسع تنعم امتی فيها نعمة لم ينعموا مثلها يرسل السماء عليهم مدرارا ولا يدخر الارض شياء من النبات والمال كدوس يقوم الرجل يقول يا مهدی اعطنی فيقول خذه۔(رواه الطبرانی فی الاوسط ورجاله ثقات قال الامام الحافظ الحجة ابوبكر بن شيبة رحمه الله تعالیٰ) (مجمع الزوائد ج۷ص۳۱۷)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں ایک مہدی علیہ الرضوان ہوگا (اس کی مدت خلافت) اگر کم ہوئی تو سات، آٹھ یا نو سال ہوگی۔ میری امت اس کے زمانہ میں اس قدر خوش ہوگی اور زمین اپنی تمام پیداوار کو اُگا دے گی۔ ایک شخص کھڑا ہو کر مال کا سوال کرے گا تو مہدی علیہ الرضوان کہیں گے (اپنی حسب خواہش خزانہ میں جا کر) خود لے لو۔

ان احادیث مبارکہ کا حاصل بھی وہی ہے جو ہم نے بیان کیا اور جو چودہ سو سال سے امت بیان کرتی آرہی ہے کیونکہ حدیث کے آخر میں یہ بھی ہے کہ خوشحالی ایسی ہوگی کہ پہلے کبھی بھی میری امت اتنی خوشحال نہ ہوگی۔

رہی روحانیت اور دینی خوشحالی تو اس کا ذکر بھی حدیث شریف میں موجود ہے کہ مہدی علیہ الرضوان کے زمانے میں پورا عدل وانصاف ہوگا اور پوری دنیا پر اسلامی ریاست قائم ہوگی۔

مرزائیوں سے ہمارا سوال ہے کہ اگر مال و دولت کی تقسیم سے روحانیت ہی مراد ہے تو کیا آپ کے مہدی نے روحانیت تقسیم کی؟ کیا پوری دنیا نے روحانیت حاصل کر لی، کیا لوگوں میں اس قدر دین راسخ ہوگیا کہ مزید کی حاجت نہ رہی ہوں۔ کیا مرزا قادیانی کے زمانے میں اسلام کو جو ترقی ملی وہ پہلے تیرہ سو سال میں کسی دور میں نہ ہوئی نہ رسول پاک ﷺ کے زمانے میں نہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے، نہ تابعین رحمہم اللہ کے؟

اعتراض:

احادیث مبارکہ میں حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کی جو نشانیاں بیان کی گئی ہیں اُن میں سے کوئی بھی نشانی مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتی اس لیے مرزائی قیامت تک مرزا قادیانی کا امام مہدی ہونا ثابت نہیں کر سکتے۔ اسی وجہ سے مرزائی تھک ہار کر یہ کہہ دیتے ہیں کہ اہل اسلام کا نظریہ حضرت مہدی اور حضرت مسیح کے بارے میں درست نہیں ہے کہ وہ دونوں الگ الگ شخصیتیں ہیں کیونکہ حدیث شریف میں آتا ہے کہ مہدی و مسیح ایک ہی شخص کے دو نام ہیں چنانچہ

حدیث شریف ہے۔ "لامھدی الا عیسیٰ "یعنی حضرت عیسیٰ ہی مہدی ہے اور دوسری حدیث میں بھی حضرت مسیح کو" اماماً مھدیا ً" فرمایا گیا ہے۔ لہذا مرزا قادیانی چونکہ مسیح موعود ہے اس لیے مہدی بھی یہی ہے۔

پہلا جواب:

عام طور پر جب مرزا قادیانی کی مہدویت کو ثابت کرنے کے لیے ہر طرف سے لاجواب ہو جاتے ہیں تو یہ روایت لے آتے ہیں یہ ابن ماجہ کی روایت کا ایک ٹکڑا ہے۔ مکمل روایت یہ ہے:

حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلیٰ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسِ الشَّافِعِيُّ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدٌ الْجُنْدِيُّ عَنْ اَبَّانَ بْنِ صَالِحٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: لا يزداد الامرا لاشده والا الدنيا الا دبارا ولا الناس الا شحا ولا تقوم الساعة الاعلى شرار الناس ولا المهدى الاعيسیٰ بن مريم۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معاملہ میں شدت بڑھتی جائے گی اور دنیا میں ادبار (افلاس اور اخلاق رذیلہ) بڑھتا ہی جائے گا، لوگ بخیل سے بخیل تر ہو جائیں گے اور قیامت انسانیت کے بدترین افراد پر قائم ہوگی اور مہدی نہیں ہوں گے مگر مریم کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام) (سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۴۰۳۹)

اس روایت کے بارے میں عرض یہ ہے کہ یہ روایت محدثین کے نزدیک صحیح نہیں ہے آئمہ احادیث کی جو آرا اس حدیث کے بارے میں وہ ملاحظہ فرمالیں۔

شارح مشکوۃ حضرت ملاعلی قاری رحمہ اللہ جو کہ مرزے کے نزدیک نویں صدی کے مجدد بھی لکھتے ہیں:

" ثُمَّ اعْلَمْ اَنَّ حَدِيْثَ: لَامَهْدِيَّ اِلَّاعِيْسیٰ ابْنُ مَرْيَمَ ضَعِيْفٌ بِاتِّفَاقِ

اَلْمُحَدِّثِیْنَ۔"

جان لو کہ "لامہدی لاعیسیٰ" والی حدیث کے ضعیف ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔ (فرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح ج۱۰ص۱۰۱)

امام شمس الدین ذھبی لکھتے ہیں:

لَامَهْدِیَ اِلَّاعِیْسیٰ بْنُ مَرْیَمَ ، وَھُوَ خَبَرٌ مُنْکِرٌ اَخْرَجَهٗ ابْنُ مَاجَهْ۔

لامہدی الاعیسیٰ بن مریم والی روایت منکر ہے جسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔ (میزان الاعتدال ج۴ص۱۰۷)

علامہ محمد بن علی الشوکانی لکھتے ہیں:

لامهدی الاعیسیٰ بن مریم : قال الصغانی موضوع۔

لامہدی الاعیسیٰ بن مریم والی حدیث کے بارے میں امام صغانی (امام حسن بن محمد الصغانی) نے کہا ہے کہ یہ موضوع حدیث ہے۔

(الفوائد المجموعۃ فی الاخبار الموضوعۃ ،ص۴۳۹ المکتب الاسلامی)

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہ رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَالْحَدِیْثُ الَّذِیْ فِیْهِ لاَ مَهْدِیَ اِلَّاعِیْسیٰ بْنُ مَرْیَمَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَهْ وَھُوَ حَدِیْثٌ ضَعِیْفٌ۔

وہ حدیث جس میں ہے کہ نہیں ہے مہدی مگر عیسیٰ بن مریم اور جو ابن ماجہ نے روایت کی ہے ضعیف ہے۔ (منہاج السنۃ النبویہ ج۴ص۱۰۱،۱۰۲)

علامہ محمد عبد العزیز فرھادی رحمہ اللہ روایات مہدی علیہ الرضوان پر یہ بات کرتے ہوئے کہتے ہیں:

جن احادیث میں حضرت مہدی علیہ الرضوان کا اہل بیت سے ہونا اور زمین پر حکمرانی کرنا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات کا ذکر فرمایا گیا ہے وہ سب تواتر کا درجہ رکھتی ہیں اور ان روایات کیخلاف کوئی روایت صحیح نہیں ہے پھر لامہدی الاعیسیٰ والی مذکورہ روایت کا ذکر کرتے ہوئے

لکھتے ہیں:

وَكَذَامَا قِيْلَ عَنْهُ عِيْسىٰ بْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهَا السَّلَامُ مُسْتَدِلاً بِحَدِيْثٍ لَامَهْدِىَ اِلَّاعِيْسىٰ بْنُ مَرْيَمَ لِاَنَّ الْحَدِيْثَ لَايَصِحُّ۔

اسی طرح (یہ استدلال بھی ٹھیک نہیں) جو یہ کہا جاتا ہے کہ مہدی تو حضرت عیسیٰ بن مریم ہی ہیں اور دلیل میں یہ حدیث پیش کی جاتی ہے کہ نہیں ہے مہدی مگر عیسیٰ بن مریم کیونکہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔

(النبراس فی شرح العقائد ص ٦٦٧)

قارئین کرام! آپ نے اس روایت کا مقام محدثین کے نزدیک ملاحظہ کرلیا اس روایت کا ضعف اس قدر واضح ہے کہ مرزا قادیانی کو بھی اقرار کرنا پڑا ہے مرزا قادیانی کہتا ہے:

جیسے مثلاً لا مہدی الا عیسیٰ والی: حدیث گو محدثین اس پر کلام کرتے ہیں لیکن مجھ پر خدا تعالیٰ نے یہ ظاہر کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔ (المہدی ص ٣٦)

مرزا قادیانی خود اعتراف کرتا ہے کہ اس حدیث کی صحت پر محدثین کلام کرتے ہیں لیکن چونکہ مرزے کے پاس حضرات محدثین کی تحقیق کا جواب نہ تھا اس لیے حدیث کی صحت کو ثابت کرنے کے لیے یہ شوشہ چھوڑ دیا کہ مجھ پر خدا تعالیٰ نے یہ ظاہر کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے (یعنی محدثین کی محنتیں، تحقیقیں سب بے کار گئی)

(اس روایت کی سند مفصل جائزہ و تحقیق دیکھنے کے لیے تعارف حضرت مہدی علیہ الرضوان منصف حضرت مولانا عبید اللہ صاحب کا مطالعہ کیجئے۔)

دوسرا جواب:

اگر بالفرض اس روایت کو صحیح بھی مان لیا جائے تو سوال یہ اس سے قادیانیوں کو کیا فائدہ اور ہمیں کیا نقصان؟ کیا اس حدیث کے صحیح ہونے سے مرزا قادیانی مہدی یا عیسیٰ بن جائے گا؟ اس سے تو صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ قیامت سے پہلے صرف شرار یعنی برے لوگ ہی باقی رہ جائیں گے

جن پر قیامت قائم ہوگئی اور اس وقت ہدایت یافتہ امام مہدی حضرت عیسیٰ بن مریم ہی ہوں گے کیونکہ حضرت مہدی تو پہلے ہی فوت ہو چکے ہونگے اور یہ بات ''لاتقوم الساعة علی شرار'' سے سمجھ آتی ہے۔

تیسرا جواب:

اگر ہم قادیانیوں کی مؤقف کو بھی لے لیں تو تب بھی اس سے زیادہ سے زیادہ یہ بات ثابت ہوسکتی ہے کہ مہدی اور عیسیٰ ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں۔

ہم قادیانیوں سے سوال کرتے ہیں کہ بالفرض یہ روایت صحیح بھی ہو اور تمہارے دعوے کے مطابق مرزا قادیانی ہی مہدی اور عیسیٰ ہے تو تم ہمیں ایک بات ثابت کر دو دوسری ہم خود ہی مان لیں گے اور وہ بات یہ کہ تم مرزا قادیانی میں مہدی علیہ الرضوان یا عیسیٰ علیہ السلام والی وہ علامات جو احادیث مبارکہ میں بیان کی گئی ہیں ثابت کر دو لیکن ہم یہ بات دعوے سے کہتے ہیں کہ قیامت تک بھی قادیانی امت مرزا قادیانی کے لیے ان ہر دو حضرات کی صفات مختصہ میں سے ایک بھی صفت و علامت مرزا قادیانی میں نہیں دکھا سکتے۔

چوتھا جواب:

اہل اسلام کے عقیدے کے مطابق مہدی اور مسیح الگ الگ دو ہستیوں کے نام ہیں اور وہ اس وجہ سے ہے کہ بیسیوں احادیث متواترہ میں امام مہدی اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جو نشانیاں بیان کی گئی ہیں وہ الگ الگ ہیں اور بڑی وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام امام مہدی کے پیچھے ایک نماز پڑھیں گے، امام مہدی کے ظہور کا وقت، جگہ اور قبل ظہور اور بعد ظہور کے واقعات الگ نوعیت کے ہیں اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا زمانہ، جگہ اور حالات الگ نوعیت کے ہیں۔ اب بالفرض اس روایت کو صحیح بھی مان لیا جائے تو تعجب ہے مرزائیوں کی عقل پر کے ایک طرف ایک گواہ ہے اور گواہ بھی ایسا جس کی صداقت میں اختلاف ہے اور دوسری طرف سینکڑوں

لیکن مرزائی ایک کو لیتے ہیں اور سینکڑوں کی گواہی جو بالیقین صادق ہیں چھوڑتے ہیں۔

پانچواں جواب:

مرزائیوں کے نزدیک اس حدیث سے دلیل پکڑنا درست نہیں کیونکہ مرزا قادیانی کے نزدیک حدیث کی صحت کا معیار یہ ہے کہ بخاری و مسلم نے بھی اس حدیث کو لیا ہو جب کہ یہ حدیث صرف ابن ماجہ میں ضعیف سند کے ساتھ منقول ہے۔اس لیے مرزائی مرزا قادیانی کی اطاعت کرنے کی وجہ سے اس حدیث کو ہرگز دلیل نہیں بنا سکتے۔

چھٹا جواب:

یہ بات یقینی ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے اور اگر بالفرض صحیح مان بھی لیا جائے تو یہ مخالف ہے احادیث صحیحہ متواترہ کے پھر اس بات روایت کے لیے دو صورتیں ہیں پہلی یہ کہ اس کو رد کر دیں۔ دوسری یہ کہ اس میں تاویل کرے۔ رد کرنے کو تو مرزائی ہرگز نہ مانیں گے کیونکہ یہ روایت مرزائیوں کے لیے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کی طرح ہے۔لہذا اس حدیث میں تاویل کی جائے گی اور اس حدیث کی تاویل میں علماء نے کئی صورتیں بیان کی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

ا۔ اس حدیث کی توجیہ بیان کرتے ہوئے امام قرطبی رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

" وَيَحْتَمِلُ اَنْ يَّكُوْنَ قَوْلُهٗ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَلَامَهْدِیَ اِلَّا عِيْسٰی اَیْ لَا مَهْدِیَ كَامِلاً مَعْصُوْمًا اِلَّا عِيْسٰی " (التذکرہ ص ۷۰۳)

''اور یہ بھی احتمال ہے کہ نبی علیہ الصلوۃ والسلام کے فرمان " ولامھدی الا عیسیٰ " سے یہ مراد ہو کہ کامل اور معصوم مہدی صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔''

اور یہ بات درست ہے کیونکہ امام مہدی علیہ الرضوان امتی ہوں گے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اور امتی معصوم عن الخطا نہیں ہوسکتا۔

۲۔ علامہ سید برزنجی اس حدیث کی توجیہ بیان کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

" لَاقَوْلَ لِلْمَهْدِیِّ اِلَّا بِمَشْوَرَةِ عِيْسٰی عَلَيْهِ السَّلَامُ اِنْ قُلْنَا اِنَّهٗ وَزِيْرُهٗ

اَوْلَامَهْدِیَ مَعْصُوْمًا مُطْلَقًا اِلَّا عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ "

(الاشاعہ، ص ۲۳۶)

"امام مہدی علیہ الرضوان حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے مشورہ کیے بغیر کوئی کام نہیں کریں گے جب کہ ان کو وزیر مانا جائے یہ مراد ہے کہ مہدی معصوم صرف حضرت عیسیٰ ہوں گے۔"

۳۔ مہدی، "مھد" سے مشتق ہے جس کے معنی "گود" کے آتے ہیں اس صورت میں حدیث مذکورہ کا مطلب یہ ہوگا کہ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے گود میں کلام کرنے والے نبی صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہیں۔

۴۔ اس حدیث کی توجیہ بیان کرتے ہوئے حضرت تھانوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس قسم کے الفاظ جہاں کہیں استعمال ہوں، اس سے مراد یہ ہوتا ہے کہ یہ دونوں چیزیں آپس میں بہت زیادہ متحد ہیں اور یہ اتحاد کبھی حقیقت کے اعتبار سے ہوتا ہے اور کبھی اس اعتبار سے یہ دونوں چیزیں زمانے کے لحاظ سے قریب قریب ہیں، اس صورت میں حدیث کا مطلب یہ ہوگا کہ مہدی علیہ الرضوان اور عیسیٰ علیہ السلام زمانے کے اعتبار سے قریب قریب ہوں گے۔

۵۔ علامہ سیوطی نے اپنی کتاب "الحاوی للفتاویٰ" ج ۲ ص ۱۰۳ پر علامہ ابن کثیر کے حوالے سے اس حدیث کی یہ توجیہ بیان کی ہے کہ اس حدیث کا معنی یہ ہے کہ امام مہدی علیہ الرضوان کا وجود برحق ہے اور وہ مہدی حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہوں گے۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ اور کے لیے مہدی ہونے کی نفی کی جائے۔

اس حدیث کی ایک توجیہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ عبارت میں مضاف محذوف ہو،

" لَامَهْدِیَ اِلَّا فِیْ زَمَنِ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ "

کہ امام مہدی علیہ الرضوان تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانے میں ہوں گے۔

چھٹی دلیل:

ان سب کے علاوہ خود مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور امام مہدی علیہ الرضوان کو الگ الگ شخصیت لکھا ہے چنانچہ مرزا لکھتا ہے:

اس لیے ماننا پڑا کہ مسیح موعود اور مہدی اور دجال تینوں مشرق ہی میں ظاہر ہوں گے۔

اگر دونوں ایک ہی شخصیت کے نام ہوتے تو مرزا تینوں نہ لکھتا بلکہ دونوں لکھتا۔

دوسری جگہ ہے:

اسی روایت کی تشریح میں لکھتا ہے کہ:

جو شخص عیسیٰ کے نام سے آنے والا احادیث میں لکھا گیا ہے اپنے وقت کا وہی مہدی اور وہی امام ہے اور ممکن ہے کہ اس کے بعد کوئی اور مہدی بھی آوئے۔

(خزائن ج۳ص۴۰۶)

یہاں بھی مرزا قادیانی اقرار کررہا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اپنے وقت کے مہدی اور امام ہونگے جبکہ اُن کے بعد کسی اور مہدی کا بھی امکان ہے جبکہ اہل اسلام کا عقیدہ بھی یہی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہی ہدایت یافتہ امام ہونگے لیکن یہ جس مہدی کا احادیث میں نام، ولدیت و دیگر علامات بیان فرمائی گئیں ہیں اُن کا ظہور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے ہوگا وہ الگ شخصیت ہے۔

SHUBBAN KHATAM-E-NUBUWWAT